اور اوضح نہین ہو سکتی کیونکہ لفظ شیر اور اسد اور ضیغم معنی موضوع لہ پر سب یکسان دلالت کرتے ہین البتہ دلالات اخیرہ
مین ممکن ہی کیونکہ لمبے انگرکھے والا یعنی شخص دراز قد دلالت سے واسطہ ہی اور بہت راکھہ والا یعنی مہمان دوست اسمین
کئی واسطے ہین کیونکہ بہت راکھہ بلزوم بہت لکڑی جلنے کی ہی اور بہت لکڑی جلنا لازم بہت روٹی پکنے کی اور وہ لازم
کثرت مہمان کی اور وہ لازم مہمان دوست ہونے کی ہی پس اول دلالت بنسبت دوم واضح تر ہی اب واضح ہو کہ جب کوئی
لفظ معنی موضوع لہ کے واسطے استعمال کیا جائے اوسکو حقیقت کہتے ہین اور اگر معنی غیر حقیقی کے واسطے استعمال
کرین اوسکو مجاز پس اس صورت مین معنی حقیقی اور مجازی مین کچھہ علاقہ ضرور ہوگا اور مجاز مین جبکہ معنی موضوع لہ
متروک ہون اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہی اوسکو استعارہ اور اگر اور کچھہ علاقہ مثل لزوم و سببیت وغیرہ کا ہی اوسکو مجاز مرسل
کہتے ہین اور اگر معنی موضوع لہ کا بھی ارادہ ہی اوسکو کنایہ کہتے ہین جیسے استعمال لفظ نرگس کا بجاے چشم استعارہ ہی
اور استعمال لفظ قارورہ کا بول مریض پر مجاز مرسل ہی چونکہ بول مریض کا اکثر قارورے یعنی شیشی مین رکھتے ہین پس یہان
علاقہ معنی حقیقی و مجازی مین ظرفیت کا ہی اور لمبے انگرکھے والا یعنی دراز قد کنایہ ہی مثال استعارہ مین مراد صرف
چشم سے ہی نہ نرگس علی ہذا القیاس مجاز مرسل مین صرف بول سے نہ شیشی سے مگر کنایہ مین لمبے انگرکھے والا اور دراز قد دونون مراد ہین پر
چونکہ استعارہ منحصر ہی اور ادراک ماہیت تشبیہ پر لہذا مدار علم بیان کا چار چیز پر ہی تشبیہ استعارہ مجاز مرسل کنایہ اب ہر ایک کا بیان ایک فصل مین آتا ہی

(فصل اول تشبیہ کے بیان مین)

فصل اول تشبیہ کے بیان مین تشبیہ عبارت مشارکت دو چیز سے ہی ایک معنی پر
اون دونون کو مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہین اور معنی مشترک کو وجہ شبہ ضرور رہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اگر
حقیقت مین مشترک ہون گے تو صفت مین مختلف اور یا بالعکس کیونکہ اگر حقیقت اور صفت کا
کسی مین اختلاف نہوگا تو تشبیہ باطل ہو جائے گی اور صفت وجہ شبہ مشبہ مین کم اور مشبہ بہ مین زیادہ ہونا چاہیے
ورنہ تشبیہ سے کچھہ فائدہ نہوگا اور تشبیہ سے جو مطلب متکلم کا ہوتا ہی اوسکو غرض تشبیہ کہتے ہین اور جو لفظ دلالت
تشبیہ پر کرتا ہی اوسکو ادات تشبیہ کہتے ہین پس واضح ہو کہ ارکان تشبیہ کے پانچ چیزین ہین مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ
غرض تشبیہ ادات تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ یہان چہرہ مشبہ پھول مشبہ بہ رنگینی وجہ شبہ اظہار خوبروئی معشوق
غرض تشبیہ اور لفظ سا ادات تشبیہ ہی اب اقسام تشبیہ باعتبار ان اصول پنجگانہ کے بیان کیے جاتے ہین

بیان مشبہ و مشبہ بہ مشبہ و مشبہ بہ کبھی دونون حسی ہوتے ہین یعنی جو کسی حس سے منجملہ حواس پنجگانہ
مدرک ہون حکیم تصدق حسین خان لکھنوی شعر سرو سا قد تو گل سے رخسارے + شانے بازو بھرے بھرے سارے +
کبھی دونون عقلی مستزاد از ظفر شعر ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل + ترے ہاتھون قاتل + تیرے آب دم شمشیر کو تیرا
بسمل سمجھے ہی آب بقا + تشبیہ شہادت کی حیات ابدی سے ہی یہ دونون مدرک بعقل ہوتے ہین اور کبھی ایک
حسی اور ایک عقلی بھی ہوتے ہین **بیان وجہ شبہ** وجہ شبہ بھی کبھی حسی کبھی عقلی ہوتی ہی فتامل اور وجہ شبہ

کبھی متحد ہوتی ہی جیسے تشبیہ شجاع کی شیر کے ساتھ کبھی متعدد جیسے تشبیہ قد کی سرو کے ساتھ کہ یہان راستی اور بلندی
اور وجہ شبہ مین کبھی ایک ہیأت مجموعی دوسری ہیأت مجموعی سے تشبیہ دی جاتی ہی اوسکو تشبیہ مرکب یا تمثیل کہتے ہین
ذوق **شعر** اراده گر کرے ناقص علوِ جاہِ کامل کا + تو یہ جانو کہ نابینا کنارِ بام چلتا ہی + **ولہ** گاہ مے خم مین ہی گہ شیشے
مین کیا کیا بے سیر + روح کرتی ہی کسی مست کی قالب تبدیل + سودا **شعر** زلفین بکھر گئی ہین یون ان چہرے پہ ناگنین جیسے دل +
جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین و بالاک + کبھی دو شی متضاده کو بطور طنز اور ظرافت کے تشبیہ دیتے ہین
اور جن معنی متضاده وجہ شبہ ہوتی ہی جیسے بخیل کی تشبیہ حاتم کے ساتھ — جس تشبیہ مین وجہ شبہ مذکور ہوتی ہی
اوسکو مفصل کہتے ہین جیسے نسیم **شعر** گول اوسکے ستون تھے ساعدِ حور + چلمن مژگان چشمِ مخمور + ورنہ مجمل

بیانِ غرضِ تشبیہ غرضِ تشبیہ کی بہت قسمین ہین کبھی تزئین مشبہ نظر سامع مین اور کبھی مذمت اور تقبیح مشبہ
نظر سامع مین اور کبھی بیان حال مشبہ غرض تشبیہ ہوتی ہی جرأت **شعر** بشکلِ مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھر
تو پیارے پھرین ہمارے دن + یہان غرض اظہار حالِ سرگشتگی ہی + امانت **شعر** ہنس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا +
گہر و نیلم و یاقوت کو یکجا دیکھا + غرض تزئین مشبہ سے ہی + نسیم **شعر** زنبور سیاہ خال اوسکے + برگد کی جٹائین
بال اوسکے + غرض مذمت مشبہ سے ہی **ادات تشبیہ** جس تشبیہ مین ادات تشبیہ ہوتے ہین اوسکو مرسل
اور جسمین نہین ہوتے اوسکو موکد کہتے ہین اور الفاظ تشبیہ مستعملۂ اردو یہ ہین مانند جیسا جون جون نظیر مقابل متشابہ برابر
عدیل برنگ بسان وغیرہ ہین مثال مرسل + ذوق **شعر** اونس ہی کیا دل کو تیرِ یار سے + ہی مشابہ زخم بھی سوفار سے +
ولہ یون نگہ نکلے ہی چشمِ یار سے + مست جیسے خانۂ خمار سے + **ولہ** نظر آتا ہی برنگ لب ساغر جو ہلال + ٹپکا پڑتا ہی
لبِ مست سے شوقِ تقبیل + مثال موکد + ناسخ **شعر** ہوا سے بال اوڑ کر آتے ہین جو اوسکے چہرے پر + غزالِ چشم شوخی کر رہے ہین
چین گیسو مین + **تشبیہ مطلق** اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کو تشبیہ دین دوسری چیز سے اور تشبیہ مین چار چیزین ہوتی ہین
مشبہ اور مشبہ بہ اور حروف تشبیہ اور وجہ شبہ چنانچہ بیان انکا ہو چکا مثال **شعر** رخ ترا مثل لالہ ہی رنگین + زرد رو ہی
مرا جو زرِ عیار + **تشبیہ تفضیل** یہ ہی کہ ایک شی کو کسی شی سے تشبیہ دین اور پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین بعد رجوع کے
چنانچہ یہ شعر **شعر** تو ہی گل ورنہین کہ ہی دائم + تجھسے خرم رخِ گل گلزار + **تشبیہ مشروط** یعنی تشبیہ سرو اور دولت
کی ساتھ محبوب کے بشرط رفتار و قیام قرار دی ہی **شعر** سرو ہی تو اگر ہو سروِ روان + تو ہی دولت اگر ہو اوسکو قرار +
تشبیہ اضمار اسطرح سے تشبیہ دینا کہ تشبیہ معلوم نہو **شعر** تیرہ کسواسطے ہی میرا بخت + گر ہی وہ زلف تیرہ جون شب تار +
تشبیہ تسویہ تشبیہ مین دونون کا مساوی کر دینا **شعر** قد مرا اور تیرے ابرو کج + دیکھ خمیدہ ہی کمان کردار +
تشبیہ کنایت تشبیہ مین مشبہ کو ذکر نکرنا **شعر** مین ہون کیون تلخکام گرچہ سدا + لعل شیرین ہی تیرا شکر بار +
تشبیہ عکس یعنی مشبہ کو مشبہ بہ اور پھر مشبہ بہ کو مشبہ قرار دینا **شعر** مین ہون لاغر تری کمر کیطرح + ہی کمر تیری جیسا مین ہون نزار +

فصل دوم استعارہ کے بیان مین

فصل دوم استعارے کے بیان مین اوپر ذکر ہو چکا کہ مجاز مین جب معنی حقیقی و مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہی اوسکو استعارہ کہتے ہین اور غرض استعارے سے یہ ہی کہ مشبہ کو عین مشبہ بہ قرار دین پس حالت استعارہ مین مشبہ کو مستعار لہ و مشبہ بہ کو مستعار منہ و وجہ شبہ کو وجہ جامع کہتے ہین جیسے شیر بمعنی مرد شجاع پس شجاع مستعار لہ شیر مستعار منہ شجاعت وجہ جامع ہی اور بطور تشبیہ مستعار لہ و مستعار منہ کبھی دونون حسی یا عقلی کبھی ایک حسی ایک عقلی فتامل پس اگر صرف مشبہ بہ کو ذکر کرین اوسکو استعارہ بالتصریح کہتے ہین جیسے امانت شعر ربط رہنے لگا اوس شمع کو پروانون سے آشنائی کا کیا حوصلہ بیگانون سے + شمع سے مراد معشوق اور پروانہ سے عاشق اور اگر صرف مشبہ کو ذکر کرین اوسکو استعارہ بالکنایہ کہتے ہین لیکن اس صورت مین قرینہ ضرور ہوگا یعنی مناسبات و لوازمات مشبہ بہ محذوف کے اور اوس قرینے کو استعارہ تخییلیہ کہتے ہین + ناسخ شعر نہین ممکن کہ کلک فکر لکھے شعر سب اچھے + برستا ہی بہت نیسان گہر ہوتے ہین کم پیدا + فکر کو منشی قرار دیا اور کلک جو واسطے منشی کے ضرور ہی اوسکے واسطے ثابت کیا پس استعارہ فکر کا منشی کے ساتھہ استعارہ بالکنایہ ہی اور اثبات کلک کا اوسکے واسطے استعارہ تخییلیہ ولہ پاس حرم نہ چاہیے ای بچۂ جنون + بار گران ہی جامۂ احرام دوش پر + جنون کو آدمی سے استعارہ کیا اور استعارہ دو قسم ہی اگر مستعار اسم جنس ہو وہ اصلیہ ہی جیسا امثلہ سے ظاہر ہی اور اگر مستعار فعل یا حرف ہی اوسکو استعارہ تبعیہ کہتے ہین ع بھاگ ان تعبدہ بازون سے مثال بھاگ اجتناب کو بھاگنے سے استعارہ کیا اور بھاگ صیغہ امر کا ہی علاوہ اسکے استعارہ تین قسم ہی مطلقہ مجردہ مرشحہ مطلقہ وہ جسمین مناسبات مستعار لہ اور مستعار منہ کے ذکر نہون + نسیم شعر حاجت کے گمان سے جب ہوئی دیر + گھبرا کے پلنگ سے اوٹھا شیر + شیر سے مراد مرد شجاع ہی + انشا شعر چین ہرگز نہین مخمل کے اوسے تکیے پر + اوس پری کے لیے ہو جو سکے پر کا تکیہ + پری سے معشوق مراد ہی استعارہ مجردہ وہ کہ صرف مناسبات مستعار لہ کے مذکور ہون + نسیم شعر ثابت کچھہ اثر ستارے کا ہی + اس چاند کو کیا گہن لگا ہی + لفظ گہن اور ستارہ مناسب چاند کے ہی جو مستعار منہ چہرۂ یار کا ہی ولہ سرکی تھی جو محرم اوس قمر کی + برجون پہ سے چاندنی تھی سرکی + برج سے مراد پستان اور لفظ محرم اوسکے لوازمات سے ہی ناسخ شعر ناسخ نہو جیو مگس خوان اغنیا + سنتا ہون یہ سخن لب نان جوین سے مین + مگس مراد بھرنے والے سے ہی کبھی مناسبات دونون کے بھی مذکور ہوتے ہین اور کبھی استعارہ بطور تمثیل بھی ہوتا ہی یعنی مستعار منہ و مستعار لہ اور وجہ جامع ہر ایک مرکب چند چیز سے ہو اوسکو مجاز مرکب بھی کہتے ہین + نسیم شعر انسان و پری کا سامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا تھامنا استعارہ ہی کار بیہودہ کرنے سے

فصل سوم مجاز مرسل کے بیان مین

فصل سوم مجاز مرسل کئی قسم ہی کبھی سبب کو بجائے مسبب کے لاتے ہین + قلق شعر رطب و یابس سے زمانے کے نہ آگاہ سمجھے ہم + حق بجانب ہی کہ نادان ہی و الله تھے ہم + مراد رطب و یابس سے تغیر زمانہ ہی اور تغیر سبب سردی و گرمی کا ہی کبھی مسبب کو بجائے سبب کے لاتے ہین ولہ بس ملاقات سے اب سیر ہوئے بھر گیا دل

کبھی چاہت تھی یا کبھی تھی طبیعت مائل + مراد سیر سے بیزار ہونا ہی اور سیری سبب بیزاری کا غذا سے ہی کبھی ظرف کو
بجاے مظروف کے لاتے ہین جیسے لفظ قارورہ کہ بمعنی شیشے کے ہی بمعنی بول کے استعمال کرتے ہین کبھی مظروف کو
بجاے ظرف جیسے گلاب کو طاق مین رکھدو یعنی شیشہ گلاب کو کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمان ماضی کے استعمال کرتے ہین
جیسے طبیب زادے کو طبیب کہنا یا مشت خاک مراد انسان سے + سودا شعر اکسیر ہی تو کیا ہی ہی مشت خاک سودا + خاطر
پہ جب کسی کے اوس سے ملال آیا + کبھی باعتبار حالت زمان مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا

کبھی کل بجاے جزو اور کبھی جزو بجاے کل اور کبھی عام بجاے خاص اور خاص بجاے عام استعمال کیا جاتا ہی + نسیم
شعر جب صبح ہوئی تو منہ مین ڈالا + کالے نے مین اژدہے نے کالا + کالا عام ہی اور یہان جو مقصود ہی خاص کبھی
کسی شی کو بلفظ آلہ استعمال کرتے ہین + ذوق شعر زبان کھولین گے مجھپہ زبان کیا بدشعاری سے + کہ مین نے
خاک بھر دی منہ مین اونکے خاکساری سے + بدبان یعنی بکلام ہی + نوازش شعر ساتھہ وہ میرے جنازے کے لحد تک
آئے + اے اجل تیرا قدم مجکو مبارک ہووے + لفظ قدم سے مراد آنے سے ہی + نسیم شعر تحریر کیا کہ نے مروت
آئینہ ہی تجھہ پہ میری صورت + یعنی ظاہر ہی اور آئینہ آلہ ظہور صورت کا ہی + مولفہ شعر سایے مین اپنے گھر مین جو آرام
کرتے ہین + کوچے مین اوسکے ہم ہین کھڑے آفتاب مین + یعنی دھوپ مین کبھی باسم مادہ کے استعمال کرتے ہین جیسے تلوار کو آہن کہنا

فصل چہارم کنایہ کے بیان مین تعریف کنایہ کی اوپر لکھی گئی امثلہ اوسکے + سرور شعر بیاد دوستان پہرون
مجھے ہچکی لگ آتی ہی + کبھی مذکور جب ہوتا ہی کچھہ گذرے فسانون کا + ہچکی لگنا کنایہ کثرت گریہ سے ہی +
نوازش شعر مرض کیسا پڑا ہی تپ جدائی سے + کہ پیٹھہ لگ گئی یارون کی چارپائی سے + پیٹھہ چارپائی سے
لگ جانا مراد سقوط طاقت نشست و برخاست سے ہی و لہ لگے زمین پہ اب سب اوتارنے ہمکو + یہ دن دکھاے
ترے انتظار نے ہمکو + زمین پر اوتارنا مراد قریب المرگ ہونے سے ہی + ناسخ شعر یہ التجا ہی پیرمغان کی جناب مین
رکھون مین ساق ساقی گلفام دوش پر + ساق دوش پر رکھنا کنایہ مباشرت سے ہی + ذوق شعر عزیزو جہلا
نہین سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے + گرہ دے کر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے + گرہ دے کر دامن سے باندھنا
مراد عزیز رکھنے سے ہی **فائدہ** کنایہ مین اگر وسائط لزوم نہون اور خفا بھی نہو اوسکو ایما و اشارت کہتے ہین جیسے
امثلۂ بالا سے ظاہر ہی اور اگر وسائط نہون لیکن خفا ہو اوسکو رمز کہتے ہین جیسے عریض القفا کنایہ احمق سے کہ
یہ امر علم قیافے سے متعلق ہی اور اگر کثیر الوسائط ہو اوسکو تلویح کہتے ہین جیسے لنبے ناک کہنے والا یعنی شخص دراز قامت
اوپر گذر چکا اور کنایہ سے اگر موصوف غیر مذکور مقصود ہو اوسکو تعریض کہتے ہین جیسے خطاب مین معشوق
نے وفا کے مصرع ہی دوست وہ جو دوست کی خاطر جلاے دل + مراد شاعر کی یہ ہی کہ تو از قسم دوستان نہین ہی

باب دوم علم بدیع مین

علم بدیع علم محسنات کلام کا ہی جو الفاظ و معنی مین ہوتے ہین لیکن وہ محسنات بر سبیل استحسان ہوتی ہین نہ بسبیل وجوب

فصل اول صنایع معنوی مین **تضاد** جسکو طباق اور مطابقہ بھی کہتے ہین یعنی وہ لفظ ضد ایک دوسرے کی لانا خواہ وہ دو لفظ اسم ہون یا فعل یا حرف + ذوق شعر لڑتے ہین کہ نصیب ہے گا ہی فلک سے ہم + فرقت کی رات کم نہین روز معاف سے + رات اور روز مین تضاد ہی ولہ فلک تو ٹیڑھا ہی بس صبح سے تا شام چلتا ہی + مگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہی + ناسخ شعر صبح سے کرتے ہین معمار مرے گھر کو سفید + شام سے کرتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ + جرأت شعر خوبرویون کی خموشی مین بھی سو گھاتین ہین + یہ جو ہی کم سخنی آہین بہت باتین ہین + ولہ شعر نہ آیا اور سمجھہ اس چرخ کو آیا تو یہ آیا + گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجران کا + اور داخل طباق ہی صنعت **تدبیج** یعنی ذکر اقسام رنگون کا کرنا بطریق کنایہ + امانت شعر گندمی رنگ کو ہنکر نہ کبھی ہر اکرتے تھے دھانی جوڑے سے کبھی جل کے ہرا کرتے تھے + **مقابلہ** یہ ہی کہ ایک کلام کے مقابل دوسرا کلام اس طرح سے ہو کہ الفاظ دونون کے باہم تضاد رکھتے ہون + ذوق شعر خیر خواہ ہون کے ترے چہرے پہ ہو رنگ نشاط + اور بدخواہ ہون کے رخسار پہ اشک حسرت + اس صنعت کو سکاکی مصنف مفتاح نے علیحدہ لکھا ہی اور مصنف تلخیص اور مطول نے داخل تضاد کیا ہی **مراعاة النظیر** جسکو تناسب اور توفیق بھی کہتے ہین مراد ایراد ایسے الفاظ سے ہی جنمین اور کوئی نسبت سوائے تضاد کے ہو + ذوق شعر تیرا ماتھی ہی فلک کا کہشان ہی خرطوم + کان دونون مہ و خورشید ہین ذنب سر ہی راس **ایہام** یہ صنعت دو قسم ہی ایہام تضاد اور ایہام تناسب جسکو توریہ بھی کہتے ہین یعنی ایسا لفظ لانا کہ دو معنی رکھتا ہو اور معنی دوم کہ غیر مقصود ہی کسی لفظ سے اگر نسبت تضاد کی رکھتا ہو وہ ایہام تضاد ہی اگر اور کوئی نسبت ہی تو ایہام تناسب مثال ایہام تضاد کی + امانت شعر دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا مین نے + سارے تالاب کے سوتون کو جگایا مین نے + لفظ سوتون کا یہان معنی منبع ہی لیکن معنی دوم خفتہ کہ غیر مقصود ہی لفظ جگانے سے ایہام رکھتا ہی ولہ شعر ہجر یار مین رولاتا ہی ہمین ابر سیاہ + غم واندوہ بڑھاتی ہی گھٹا ساون کی + لفظ گھٹا مناسب بڑھانے کے ہی اور معنی مقصود ابر کے ہین مثال ایہام تناسب ذوق شعر نہ چھوڑیگی جیتا مجھے چشم قاتل + یقین ہی یقین بلکہ عین الیقین ہی + لفظ عین کے معنی مقصود محض کے ہین اور معنی دوم مناسب چشم کے ہین **مشاکلہ** وہ ہی کہ ایک چیز کو الفاظ مناسب چیز دیگر سے ذکر کرین بسبب قربت دونون کے چنانچہ شعر شعر گردش ہی مین رہے ہی جو دن رات آسمان + شاید یہ چال بخت سے سیکھی اور ڈالی ہی **مزاوجہ** یہ کہ دو معنی ذکر کرین اور جو امر ایک پر لکھا جائے دوسرے پر بھی ثابت کیا جائے + ست مایوفی شعر ہم جو چپ بیٹھین تو کہلائین ہٹری + آپ چپ بیٹھین تغافل ٹھہرے + **ارصاد** یا تسہیم یہ کہ قبل عجز بیت کے ایسا الفاظ اون مین لائین کہ سامع کو معلوم ہو جاوے کہ فلان لفظ عجز مین آوے گا بشرطیکہ روی قافیہ سامع کو معلوم ہووے + سر ور شعر کمال شخص زوال تو ہی اوسپر لاکھہ حاسد ہون + بھلا نازان نہون کیونکر مین اپنی بے کمالی کا + مصحف امکو کہتے ہین

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین

تدبیج

مقابلہ

مراعاة النظیر

ایہام
لغوی معنی وہم مین ڈالنا

مشاکلہ

مزاوجہ

ارصاد

مضمون

کہ تغیر نقاط سے وہ لفظ دوسرا ہو جائے جیسے اس شعر میں لفظ گبر شعر گبر تجکو پسند ہی ہر دم + ترک کر خو یہ خوش نہیں زنہار

تزلزل

تزلزل اس صنعت کی خاصیت ہی کہ تبدیل حرکت سے وہ لفظ دوسری صورت پر ہو جائے جیسے لفظ آخر کا مصرع اول

عکس

میں شعر میری جانب کو گذر خستہ + میں بھی تیرا ہوں طالب دیدار + عکس وہ ہی کہ اول دو جزو ذکر کریں پھر جزو آخر کو
مقدم اور جزو اول کو موخر کریں + ذوق شعر ہیت نیک تری ہی آئینہ حسن عمل + عمل خیر ترا جلوہ حسن نیت + [illegible]
یکجا دونوں ہم نہوں گے + ہم ہونگے وہ نہوں گے وہ ہونگے ہم نہونگے + کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک مصرع کے قلب سے
مصرع دوم حاصل ہو اوسکو عکس و طرد کہتے ہیں بیت یہ خوبی و زیبائی یوسف نے کہاں پائی + یوسف نے
کہاں پائی یہ خوبی و زیبائی +

رجوع

رجوع وہ ہی کہ ایک کلام لکھکر اوسکو ناقص سمجھکر اوس سے بہتر لکھے + فرد شعر مراد وہ جہاں
نسرین پری سے ہمسر + نہیں نہیں یہ خطا ہی پری سے بہتر ہی +

استخدام

استخدام یہ ہی کہ ایک لفظ دو معنی میں ذکر کریں اور
ارادہ ایک معنی کا ہو اور دوسری جگہہ معنی دوم اوسکے ارادہ کریں لا ادری شعر کے حاصل کیا فرقت ہی میں لو نام وصال
جان دی ہمنے مٹا یا خلش ہجران کو + مصرع اول میں وصال سے معنی مرگ کے مراد ہیں اور باعتبار لفظ ہجران کے کہ مصرع دوم
میں ہی وصل بمعنی ملاقات سمجھا جاتا ہی

لف و نشر

لف و نشر وہ ہی کہ اول چند چیز ذکر کریں پھر چند چیز ایسی ذکر کریں کہ ہر ایک
جزو اوسکا تعلق اجزائے جملہ اول سے رکھتا ہو پس اگر تفصیل مطابق ترتیب اجمال کے ہی اوسکو لف و نشر مرتب کہتے ہیں
ورنہ غیر مرتب مثال مرتب + امانت شعر زلف و عارض پہ فدا شام و سحر رہنے لگا + برق تن تن کے بت رشک قمر رہنے لگا
انشا شعر مثل خلیل و عیسی و نوح و ابو البشر ہیں مجھکو بھی شہرہ جہاں آتش و باد و آب و خاک + لا اعلم شعر سرو گل شوق میں
تیرے قد و عارض کے سدا + نالہ کرتے ہیں ہم قمری و بلبل کی طرح + امین و بار لف ہی مثال غیر مرتب بیت
یاد میں اوس طرہ و رخسار کی + ہاتھہ سر پر مارتا ہوں صبح و شام + کبھی نشر درہم و برہم بھی ذکر کرتے ہیں اوسکو
مختلط الترتیب کہتے ہیں جیسے ہوشیار شعر عقل و روی و سعادت اوسکے سے + ہی مہ و مہر و مشتری بیکار +

تفسیر

تفسیر جسکو تبیین بھی کہتے ہیں یعنی چند چیز اول مجمل ذکر کی جائیں پھر اونکو مفصل کر دیا جائے لا ادری شعر ٹوٹا پھٹا سنگ گیا
اور پھر کھلا بندھا + مالا دوپٹہ محرم و جوڑا شب وصال + انشا شعر ایک جلائے اک اوڑائے ایک ڈوبائے اک گرائے +
لیویں لپیٹ لپیٹ کے جان آتش و باد و آب و خاک + یہ مثال تفسیر خفی کی ہی اگر الفاظ مبہم کو مکرر لاویں اوسکو تفسیر
جلی کہتے ہیں جیسے ہوشیار شعر دشمنوں سے رکھے ہی داد و ستد + دی ہی غم لے ہی اونکی جان نزار + اور یہ صنعت بھی
مرتب اور غیر مرتب ہوتی ہی اور فرق لف و نشر اور تفسیر میں یہ ہی کہ اگر الفاظ کے درمیان تناسب بطریق مراعاة النظیر کے ہو
اوسکو لف و نشر کہتے ہیں ورنہ تفسیر اور واضح ہو کہ سکاکی کے نزدیک تفسیر کا وجود نہیں بلکہ لف و نشر ہی

جمع

جمع مراد جمع کرنے
چند چیز سے ہی ایک حکم میں ذوق شعر خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے + عشق کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے
نسیم شعر چکنی ڈلی عطر الایچی پان نقل و می و جام و خوان الوان + رغبت سے اونھیں کھلا پلا کے + بولا شہزادہ مسکرا کے

ولہ شعر معمول سے بزم میں ہوئے جمع + مینا و کباب و مجمر و شمع + تفریق وہ کہ دو چیز میں فرق بیان کیا جائے
ناسخ شعر شمشاد کو تمہارے قد موزون سے کیا شبیہ + سینہ کہاں یہ چہرہ کہاں یہ کمر کہاں + تقسیم مسلسل طرز اس صنعت کا
یہ ہی کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت میں چند چیز کو درج کرے اور دوسرے مصرع میں چند لفظ لاوے کہ ہر ایک کی
تطبیق مناسب اوسکے ہو جائے چنانچہ شعر تیری محفل میں زہرہ و کیوان + اک دعا گو دوم ہی خدمتگار + تجرید
یہ صنعت اسطرح پر ہی کہ ایک موصوف مشہور کی صفت بیان کیجائے مگر اپنے ممدوح کو ایک اسلوب سے اوسکے مساوی
کردے چنانچہ شعر شعر کم تو حاتم سے کب سخا میں ہی گو وہ دیتا تھا مال و زر بسیار + تقسیم لا ادری شعر وہی دیوے گا
مجھے صبر و سکون جسنے دیا + رخ زیبا تجھے اور دیدۂ گریان مجھکو + قطعہ قسمت کیا ہر چیز کو قسام ازل نے + جو شخص
کہ جس چیز کے قابل نظر آیا + بلبل کو دیا نالہ اور پروانے کو جلنا + غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا + جمع مع التفریق
شعر دونوں صاحب فیض ہیں آپس میں یکسان اور تو + پر وہ دیتا ہی صدف کو قطرہ تو مجکو گہر + جمع مع التقسیم
شعر تیغ و افسر کا ہی تو مالک عنایت سے تری + تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا + جمع مع التفریق و التقسیم
قطعہ سب سخی ہیں ابر و دریا اور وہ عالیجناب + یاں فیض اسنے نباتات اور غواص و گدا + پر کرے ہی نالہ دریا
ابر روے وقت فیض + یا لب خندان وہ والا فرے ہی دائما + مبالغۂ مقبول یعنی مدح یا ذم میں حد سے گذر جانا
اور وہ تین قسم ہی اگر ادعای مذکور بحسب عقل اور عادت ممکن ہی اوسکو تبلیغ اور اگر بحسب عقل ممکن لیکن خلاف عادت
ہی اوسکو اغراق اور اگر بحسب عقل و عادت دونوں کے ممتنع ہی اوسکو غلو کہتے ہین مثال تبلیغ انشا شعر دل کے نالو سے
جگر دکھنے لگا + یاں تلک روئے کہ سر دکھنے لگا + اکثر کثرت گریہ سے سر درد پیدا ہوتا ہی اور قرین قیاس بھی ہی
مثال اغراق سحر لکھنوی در تعریف اسپ شعر صبحکو ہو کوئی انگریز اگر اوس پہ سوار + حاضری کھاے سیا ٹو میں لبنیز
لشن + اگرچہ عقل دلالت کرتی ہی کہ کمال تیز روی سے ممکن ہی لیکن خلاف عادت ہی مثال غلو در تعریف اسپ
ولہ شعر گردنی اوڑھ کے سو جاے اگر کوئی سئیس + رات بھر خواب میں ٹاپا کرے اوتر دکھن + مذہب کلامی
یعنی کلام میں دلیل مثل اہل علم کلام کے لکھی جائے لا اعلم شعر کس طرح ہنسے اس دہن تنگ سے وہ شوخ + تقسیم بہ
جز کے ہین دلائل سبھی باطل + مذہب فقہی اگر دلیل بطور علما کے ہو لا ادری شعر آنکھیں خدا نے دیکھنے کو
دین ہین میری جان + دیکھا کسی نے تیری طرف کو تو کیا ہوا + حسن التعلیل یعنی کسی امر کی علت بطرز پسندیدہ
ثابت کرنا کہ درحقیقت وہ نہو ناسخ شعر سودا ہے چشم یار کی ہی یہ بھی اک دلیل + خشکی کمال ہی جو ہرن کے کباب میں +
سرور شعر تنی رہتی ہی اکثر چادر مہتاب تربت پر + کہ تا معلوم ہو سبکو قتیل مہ جبینان ہوں + انشا شعر ایکدم تو دیکھنے کو
نکالی تھی اپنی تیغ + اندام خور پہ لرزہ ہی تا حال ملتزم + تاکید المدح بما یشبہ الذم یعنی اسطرح صفت کرنا کہ سامع کو
بادی النظر میں اشتباہ ہو کہ قائل ارادہ ذم کا رکھتا ہی لیکن بعد غور اور فہم معنی معلوم کرے کہ عین مدح ہی شعر

تفریق
تقسیم مسلسل
تجرید
تقسیم
جمع مع التفریق
جمع مع التقسیم
جمع مع التفریق والتقسیم
مبالغۂ مقبول
مذہب کلامی
مذہب فقہی
حسن التعلیل
تاکید المدح بما یشبہ الذم

توسراپا حسن ہے لیکن نہین ہے آدمی + کوئی تجھسا حور ہی تو یا پری ہی کیا ہی تو + لفظ لیکن کہ واسطے استثنا کے آتا ہی سامع کو اشتباہ دیتا ہی کہ قائل کوئی مضمون مخالف جملۂ اول کے لکھے گا مگر غور مضمون شعر سے معلوم ہوا کہ عین مدح ہی تاکید الذم بما یشبہ المدح شعر برا تجسا نہین کوئی زمانے مین مگر کیا ہی + کہ گر صحبت مین کوئی بیٹھے تو وہ تجسا ہی بن جائے + نوازش شعر کسے تیغ جفا سے چرخ سے امید ہنسنے کی + جو ہووے بھی تو ہان شاید دہان زخم خندان ہو + استتباع جسکو مدح موجہ بھی کہتے ہین وہ ہی کہ مدح کسی کی اسطرح کرین کہ ایک مدح سے مدح دوم حاصل ہو المولفہ شعر لب ترا شیرین ہی مانند سخن + اور کمر معدوم ہی مثل دہن + ادماج وہ ہی کہ ایسا کلام ہو کہ اوس سے دو معنی حاصل ہون جرأت شعر بشکل چھرہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھر اؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن + لفظ پھر اؤ دو معنی رکھتا ہی + امانت شعر سُنی کسی نے نہین غم کی داستان میری + وہ کم سخن ہون کہ گویا نہین زبان میری + لفظ گویا خواہ معنی گوینده اور خواہ مخفف گویا کہ کلمۂ تشبیہ ہی + سرور شعر گر اوسکے ہجر مین یون ہی اندوگین رہے + تو ہووے گا وصال و لا یہ یقین رہے + وصال بمعنی مرگ و بمعنی ملاقات دونون جائز ہین + لاادری شعر اوسکے عارض کو دیکھہ جیتے ہین + عارضی اپنی زندگانی ہی + منسوب بعارض یا چند روزہ توجیہ جسکو ذوالوجہین اور محتمل الضدین بھی کہتے ہین وہ ہی کہ کلام دو صورت مختلف پر دلالت کرے جیسے ہجو اور مدح علی ہذا القیاس لمولفہ شعر کیا ہی تاثیر ہی واللہ تری صحبت کو + یک بیک لحظہ مین بن جاسے ہی احمق دانا + اور اسی کی قسم ہی کہ ایک مصرع متضمن ہزل ہو اور مصرع دوم رفع اشتباہ معنی ہزل کا کرے چنانچہ خسرو دہلوی کہتے ہین + شعر کہر میفروشم بدست تو خر + سخن ہاے شیرین بہ از سیم و زر + تو خوش خفتہ بودی کہ من کردہ ام + دعا و ثنا و بوقت سحر + میان دو ران تو خواہم نہاد + یکی اسپ تازی دگر زین زر + الہزل الذی یراد بہ الجد کہ کلام مین صرف الفاظ ظرافت کے ہون مگر مضمون خوب اور بہتر ہو اشعار دنیا اک زال بیوا ہی ہنسے مہر و وفا نے حیا ہی + مردون کے لیے یہ دن ہی رہزن + دنیا کی عدو ہی دین کی دشمن + تجاہل العارف یا تجاہل عارف جسکو سکاکی مصنف مفتاح نے سوق المعلوم مساق غیرہ لکھا ہی یعنی امر معلوم سے اظہار بیخبری کا کرنا واسطے کسی فائدے کے + جرأت شعر ہی زلف یا دھوان ہی یہ شمع جمال کا + اعجاز حسن ناز سے اونچا نہو سکا + یا ابر آفتاب کے پہلو مین آگیا + پیدا ہی یا کہ شام غریبان یہ برملا + جرأت شعر نکر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہی + ہر ایک سے پوچھتا ہی کسنے اسکو مار ڈالا ہی + قول بالموجب کسی شخص کے کلام کو خلاف مراد قائل گمان کرنا + لمولفہ شعر تو جو کہتا ہی کہ تو دل سے نہین کرتا ہی پیار + سچ ہی پیارے مین تو تجکو جان سے ہون چاہتا + ایضاً شعر ناصحا کہتا ہی جو تو عشق اوسکا چھوڑ دے + کیا کوئی بہتر ہی اوس سے جسپہ عاشق ہوون مین + اطراد یہ کہ نام ممدوح کا مع نام آبا کے بترتیب ذکر کرین + قدسی شعر بہار گلشن دین محمد عربی + ضیاے چشم علی نور دیدۂ زہرا + بہار خرمی خاطر حسین و حسن + سرور سینۂ زین العباد شمع ہدی + فروغ شمع شبستان باقر و صادق + غریب خاک

استتباع

ادماج
معنی لغوی لپیٹنا

توجیہ

تجاہل العارف

قول بالموجب

اطراد

تعجب

خراسان علی بن موسی + تعجب یعنی کلام میں تعجب ظاہر کرنا + ناسخ شعر بگڑ جاتا ہی سیب پختہ گر دس روز رکھتے
ہیں + تعجب ہی کہ برسون میں نہ وہ سیب ذقن بگڑا + امانت شعر پھول سے سینے یہ کب ہیں سر پستان پیدا ہوئے

اعتراض الکلام قبل التمام

گلشن میں انارون سے پستان پیدا + اعتراض الکلام قبل الاتمام یا حشو اندر جملے کے ایسا لفظ لانا کہ معنی
بغیر اوسکے بھی درست ہو سکیں وہ تین قسم ہی ملیح و متوسط و قبیح اگر اوس لفظ سے زینت کلام ہی تو ملیح اگر رکھنا اور
نہ رکھنا یکسان ہی متوسط اگر مخل فصاحت ہی قبیح ہی مثال ملیح + امانت شعر یان سے اب جاؤن تو میں راہ لیا ؤں اوسکو
ترتیب زینت کا سب انداز بتاؤں اوسکو + ترتیب و زینت حشو ہی + نظیر شعر جور اور ظلم سے اوسکے نہ کبھی گھبرایا +
نہ کبھی شکوۂ بیداد زبان پر لایا + مثال متوسط شعر تو ہی بحر بیکران میں تشنہ و تفسیدہ لب + اسے جہان جود ہمت
پیاس کو میری بجھا + مثال قبیح شعر اگر تو نے ستم مجھپر کیا تو کیا ہوا پیارے + جفا معشوق اور محبوب کا سہتے ہیں
سب عاشق + شعر روئے آنسو اسقدر ہم ہجر میں + اشک کے طوفان سے دریا ہو گیا لفظ آنسو حشو ہی کبھی ایک جملہ معترضہ

تلمیح

کبھی دوسرے جملے کے اندر واقع ہو جاتا ہی جیسے + غالب شعر خامہ میرا کہ وہ ہی باربد بزم سخن + شاہ کی مدح میں
یون نغمہ سرا ہوتا ہی + تلمیح یا تملیح وہ صنعت ہی کہ کلام مشتمل ہو کسی قصے معروف یا کسی مضمون مشہور پر + سرور
شعر طورکو نور کے جلوے میں جلایا اسنے + کبھی آتش کو بھی گلزار بنایا اسنے + ناسخ شعر حاجت نہیں نماز

سیاقۃ الاعداد

کی مستی میں بھلا + کیا مرتبہ دیا ہی خدا نے شراب کو + تلمیح ہی آیۃ لاتقربوا الصلوۃ کی طرف سیاقۃ الاعداد
اعداد کو کلام میں بترتیب یا بلا ترتیب ذکر کرنا + ذوق شعر اونکو شش جہت میں ہفت دریا لوگ کہتے ہیں + گرے
تھے اشک کے قطرے مرے دو چار آنکھون سے + امانت شعر ایک ہفتے میں بنیں نرگس بیچاری آنکھیں + کوئی دو تین دن

تنسیق الصفات

اوس سے جو کرے چار آنکھیں + تنسیق الصفات ایک موصوف کو صفات متوالیہ سے ذکر کرنا + انشا شعر مستجمع الکلام
و مستحسن الشیم + منبوع فضل و جود و سخا معدن کرم + حکیم تقصدق حسین خان شعر سینے پر دونون چھاتیان انمول
اونچی چکنی کڑی کراری گول + صنعت تلمیح و سیاقۃ الاعداد و تنسیق الصفات کو صاحب حدائق البلاغۃ نے صنائع

سوال و جواب

لفظی میں لکھا ہی سوال و جواب جسکو مراجعہ بھی کہتے ہیں خواہ ہر مصرع میں سوال و جواب خواہ ایک میں سوال دوسرے
میں جواب خواہ ایک بیت میں سوال دوسرے میں جواب ہو + تسلیم شعر پوچھا کہ طلب کیا قناعت + پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت +
ولہ شعر بولا وہ کہ خواب دیکھتا تھا + آتش پہ کباب دیکھتا تھا + بولی وہ کہ ہم بتائیں تعبیر + لسوئی کرے گا کوئی دلگیر +
بولا وہ کہ رات کو افق میں + خورشید تھا آتش شفق میں + بولی وہ بشر ہو تم دلاور + سرسبز ہو قوم آتشی پر + بولا وہ کہ
دیکھی اک شبستان + شعلہ ہوا انجمن میں رقصان + بولی وہ کہ شعلہ میں پری ہون + جو ناچ نچاؤ ناچتی ہون +

حسن الطلب

حسن الطلب یعنی کوئی شی بطرز پسندیدہ طلب کرنا قطعہ دل مرا مجھسے طلب کرتا ہی سو دینار سرخ + میں یہ کہتا ہون کہ
مفلس پاس اتنا زر کہان + سنکے کہتا ہی کہ تمکو شرم بھی آتی نہیں + جھوٹھ سے کیا فائدہ فرمائیے اسے مہربان +

آپ ہین مزاج ایسے کے کہ جسکے ہاتھ سے + سحر کا کیسہ تہی ہی اور خالی جیب کان + کسکو باور ہی کہ تم رکھتے نہیں ہو اندنون + استقدر دولت کہ رکھتے تھے سلاطین کیان + **حسن التکریر** + شعر تو نے مجھے پیارے برا اگر کہا کہا یا ملامت سے غیر کے منہ پر کہا کہا + **حسن المطلع** وہ ہی کہ شعر اول قصیدے کا الفاظ بدیع اور معانی بلیغ سے لکھا جاے اور مستحسن اور مطبوع ہو اور الفاظ فال نیک کے ہون **حسن المقطع** وہ ہی کہ اشعار آخر قصیدے کے الفاظ فصیح اور معانی خوب سے لکھے جائین **حسن التخلص** وہ ہی کہ کسی مضمون مثل ذکر عشق وغیرہ سے مدح ممدوح کی طرف رجوع کرین اور اسی کو گریز کہتے ہین ان تینون صنعت کی مثال باب چہارم مین مثال قصیدے سے واضح ہوگی اسی صنعت حسن التخلص کو قطع الکلام بھی کہتے ہین اور اگر کوئی کلمہ مشعر بہ رجوع مطلب دیگر ذکر کرین اوسکو اقتضاب کہتے ہین چنانچہ دیباچہ کتاب مین لفظ اما بعد اور خطوط مین بعد شرح شوق ملاقات و ذکر آرزو وغیرہ لکھتے ہین **تشبیہ و استعارہ** بیان انکا مفصل باب اول مین ہو چکا **التفات** یہ ہی کہ ایک شخص کو کئی طرق سے یاد کرین منجملہ طرق ثلثہ خطاب و غیبت اور تکلم کے خواہ خطاب سے غیبت کو خواہ غیبت سے تکلم کو خواہ تکلم سے خطاب کو علی ہذا القیاس + انشا شعر اون او نگلیو نمین قول کے چھلے نظر پڑے + واللہ تم بھی سخت چھلے نظر پڑے + غالب شعر کفر سوز او سکا وہ جلوہ ہی کہ جس سے لوٹے + رنگ عاشق کی طرح رونق بتخانہ چین + جان بنا ہا دل جان فیض رسانا شاہا + وصی ختم رسل تو ہی بفتواے یقین + **تعلیق** منحصر کرنا کسی امر کا ثبوت باقی دوسرے امر پر حکم اول کو جزا اور دوم کو شرط کہتے ہین + غالب شعر اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آجاے + کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو + رسالہ عبد الواسع مین اسکی کئی قسمین لکھین ہین **تلمیع** جسکو ذولسانین بھی کہتے ہین یعنی ایک مصرع یا شعر ایک زبان مین ہو اور دوسرا مصرع یا شعر زبان دیگر مین + انشا شعر ای عشق مجھے شاہد اصلی کو دکھالا + قم خذ بیدی وفقک اللہ تعالی + امیر خسرو شعر زحال مسکین مکن تغافل دُرای نینان بنای بتیان + چو تاب ہجران ندارم ای جان نہ لیو کاہے لگاے چھتیان + **ارسال المثل** وہ کہ کوئی ضرب المثل کلام مین لائین سودا شعر گالی نہین نہ دے بوسہ مرے دلکو گوارا + جھوٹا کوئی کھاتا ہی تو میٹھے ہی کے لالچ + اگر دو مثل ایک شعر مین واقع ہون تو ارسال المثلین کہتے ہین + **جامع اللسانین** جسکو ذو روئی بھی لکھا ہی ایسا کلام کہ اوسکو بے تغیر نقاط دو زبان مین پڑھ سکین مثال فارسی و ہندی یار اجاے تو بہتر + **متضمن اللسانین** و متضمن الالسنہ یعنی کلام بہ تغییر نقاط دو یا کئی زبان مین پڑھا جاے + انشا فارسی + بیا بیا حب من جالیا بیا کی باشد + اردو + پیا پیا جب من جالیا پیا کے پاس + عربی بیانا حب من جالنا یبا کی ناس + اسکو ذو وجہتین بھی کہتے ہین + **قلب اللسانین** وہ کلام کہ اگر اوسکو مقلوب پڑھین زبان دیگر مین اوس سے معنی حاصل ہون شعر ہان یار ناہ روز در خانہ اندر آ + یار امے واری مار امے بیار + مقلوب بزبان عربی آرد نا ہنا خرد ذو رھا مر اینا ہ راہ بی مار امی لا دیما دامے

حسن التکریر

حسن المطلع

حسن المقطع

حسن التخلص

تشبیہ و استعارہ

التفات

تعلیق

تلمیع

ارسال المثل

جامع اللسانین

متضمن اللسانین

قلب اللسانین

کلام الجامع ابداع
تضمین و اقتباس

فصل دوم صنائع لفظی میں
جناس بین اللفظین

کلام الجامع کلام شعر پند و نصیحت حکمت اور شکایت روزگار کی لکھنا **ابداع** کلام میں نیا مضمون لکھنا حقیقت مین کوئی صنعت نہین بلکہ اساتذہ کا کلام اکثر ہوتا ہی **تضمین و اقتباس** وہ ہی کہ کسی دوسرے شاعر کا مصرع یا بیت معروف اپنے کلام مین لاوین بطور مناسب تضمین مصرع کو ابداع اور رفو بھی کہتے ہین اور تضمین بیت یا زیادہ اشعار کو استعانت کہتے ہین + غالب قطعہ مشکل ہی زبس کلام میرا اے دل + سن سن کے اوسے سخنوران کامل + آسان کہنے کی کرتے ہین فرمایش + گویم مشکل و گرنگویم مشکل + مصرعہ چہارم مشہور کسی شاعر کا ہی

فصل دوم صنائع لفظی مین جناس بین اللفظین یا تجنیس اور یہ کئی قسم ہی اول تام یعنی دو لفظ نوع اور عدد اور ہیئت مین موافق ہون پس اگر دونون اسم یا فعل یا حرف ہین اوسکو تجنیس تام مماثل ورنہ مستوفی کہتے ہین مثال مماثل شعر تم رات کو نہ آئے جو اپنے قرار پر + یہ ظلم تمنے کیا کیا اس بیقرار پر + قرار اول المعنی وعدہ اور دوم بمعنی آرام مثال مستوفی + امانت شعر آبداری سے جو ملو نظر آیا وہ گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + ولہ شعر ابرو دیکھون مین عجائب ہین درخشان تو نہچے + اوسکے تو نیچے کو نہ رد ی مہر تابان تو نیچے + **دوم** تجنیس مرکب یعنی دو لفظ متجانس مین سے ایک مفرد ہو دوسرا مرکب پس اگر کتابت مین موافق ہون اوسکو مرکب متشابہ کہتے ہین ورنہ مرکب مفروق مثال مرکب متشابہ + مجروح شعر جتنے مرمر گئے ہتو تم پر + اونکے مرقد ہین سنگ مرمر کے + آباد شعر اشک برسانے مین شہرہ آنکھون نے باہم بدلی + صاف رونے مین نے دیدۂ پرنم بدلی + مثال مرکب مفروق + امانت شعر روئے گل ہی نہین تیز وہ رخسارے ہین + ایک رخ کیسا خجل اوس سے تو رخ سارے ہین + ولہ شعر پانون آخر کو مرا اور تری پیشانی ہی + جو مین کہتا ہون وہ اک دن ترے پیش آنی ہی + اور اگر تجنیس ایک کلمہ اور دوسرے کلمے کے جزو سے مرکب ہو اوسکو تجنیس مرفو کہتے ہین + امانت شعر سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر + ایسے سینے نہین دیکھے ہین کسی نے سن بھر + لفظ کسی کا جزو دوسرے لفظ سے کے ساتھ ملکر تجنیس ہوا اور اگر صرف صورت اور تعداد حروف مین متشابہ ہون لیکن حرکات مین مختلف اوسکو محرف کہتے ہین + ذوق شعر پھینکے ہی ایک جنبش مژگان مین وہ پری + اس اپنے ناتوان کو پرے کوہ قاف سے + اور اگر ایک لفظ مین نسبت دوسری کے ایک حرف زائد ہو اوسکو تجنیس زائد یا تجنیس ناقص یا تجنیس مطرف کہتے ہین اور وہ حرف زائد تین حالت سے خالی نہین یا شروع مین یا وسط مین یا آخر مین ہوگا مثال اونکی امانت شعر نافہ وش شوخ کی بن جائے تو قفل وہ ہن + بیٹ سکے آگے تجھے کوئی لپیٹ آسے نہ بن + ولہ شعر اوسکی قامت پہ قیامت کا گمان کرون گر مین خیال + کب قیامت نے بھلا پائی ہی یہ حشر کی چال + محسن شعر اوٹھہ کھڑے ہوئے تعظیم ہی طاعت ہی قدو قامت نہین یہ نعرۂ قد قامت ہی + سوز شعر چشم کا کام اشکباری ہی + چشمہ فیض ہی کہ جاری ہی + جرعہ شعر کیا جو وعدہ شب اوسنے دن پہاڑ ہوا + یہ دیکھیو مری شامت کہ ہوتی شام نہین + اور اگر وہ دو لفظ

نوع حروف مین مختلف ہون پس اگر حروف مختلفہ قریب المخرج ہین اوسکو جناس مضارع کہتے ہین ورنہ جناس لاحق مثال
جناس مضارع + انشا شعر اقرب سمجھ کے لپنے سے رہ جاے وہ ہین بس عقرب کے نیش پر بھی جو رکھے حمل قدم +
مثال جناس لاحق + امانت شعر جان ناساز ہو وہ نغمۂ خوش ناز ہی یہ + دل مضطر کو صدا سوز ہو وہ ساز ہی یہ + ولہ شعر
عشق کے نام سے جسم سبک گاہ تھا + دور تھا کوہ مصیبت غم جانکاہ تھا + نسیم شعر خط خاتم سے کے وہ ہوائی
پہنا ہوئی اور سپتے پرائی + اور جو کسی قسم تجنیس کے دو لفظ متجانس بلا فصل متواتر واقع ہون اوسکو تجنیس مکرر و مزدوج
کہتے ہین مثال تام مکرر + انشا شعر میری زبان سے مدح کہان اوسکی ہو سکے + توصیف مین ہی جسکے زبان قلم قلم +
مثال مرکب مکرر ولہ شعر جو بات تجھسے چاہے ہی اپنا مزاج آج + قربان تیرے گل یہ نہ ٹال آج آج آج + تجھے ہی
آگ دلمیں پڑی ہی اشتیاق کی + تیرے سوا کسی سے ہوا اسکا علاج آج + تمام غزل اسی صنعت مین ہی مثال زائد مکرر
نوا بدایونی شعر یہ بر مینا و جام و بن بگڑ بجائے کمان کمانہ + ہماری چھاتی سے داغ دل کا کرے ہی تک کر نشانہ شانہ +
تمام غزل اسی صنعت مین ہی + ناسخ شعر یہ التجا ہی پیر مغان کی جناب مین + رکھون مین ساق ساقی گلفام دوش پر +
مثال جناس لاحق مکرر + انشا شعر جب تک کہ خوب واقف راز نہان نہون + مین تو سخن مین عشق کے بولون نہان نہون +
خلوت مین تیری بار نہ جلوت مین مجھکو ہاے + باتین جو دل مین بھر رہی ہین سو کہان کہون + تمام غزل اسی صنعت مین
ہی اور اگر صرف صورت کتابت مین موافق ہون اوسکو تجنیس خط یا تصحیف کہتے ہین جیسے الفاظ زخم رحم و چشم و جسم
و شمع و سمع وغیرہ + غالب شعر باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل + ابر بہار خمکدہ کس کے دماغ کا + اور یہی ہین مہمل ہی لانا
الفاظ دائرہ دار متواتر کا + اعلم شعر رتبہ بڑھے ہی خلق سے اپنی ہی شان کا + صاحب کے سے کچھ نہ بھی گھٹے ہی مکانکا
یا آنا بدات حروف کا متواتر اور تجنیس ہی کی ایک قسم ہی قلب یعنی اختلاف ترتیب حروف کا اور وہ دو قسم ہی

قلب

قلب کل اور قلب بعض قلب کل وہ ہی کہ حروف کلمہ بالترتیب قلب کیے جائین + انشا شعر ابھی جھمکا لگا وے بارش
کوئی مست بھر کے نعرہ + جو زمین پہ پھینک مارے قدح شراب اولٹا + ولہ شعر تو جو باتون مین رکیگا تو یہ جانونگا کہ سمجھا
مرے جان و دل کے مالک نے مرا کلام اولٹا + مجھے مار کیون نہ ڈالے تری الف اولٹے کا فر + کہ سکھا دیا ہی تو نے اوسے لفظ
رام اولٹا + سحر ایک ماش پھینکا جو مجھے دکھا کے اوسنے + تو اشارہ مین نے تاڑا کہ یہ لفظ شام اولٹا + فقط اس لفافے پر ہی
کہ خط آشنا کو پونہچے + تو لکھا ہی اوسنے انشا یہ مرا ہی نام اولٹا + مقلوب بعض وہ کہ حروف کلمے کے نا مرتب قلب کرین
جیسے مرحوم و محروم + شعر شعر کمال بحث ہی علم کلام مین رہتی + دہن مین لوگ بہت قیل و قال کرتے ہین + اور اگر
تمام کلام کے قلب سے وہی کلام حاصل ہو اوسکو مقلوب مستوی کہتے ہین مصرع اول شعر انشا کا مقلوب مستوی ہی شعر
رواج اور یہ ہی وہ ہو شناسا انشا + کہ ہو رہا ہو وہ آگاہ رسم اہل کلام + اور جب ایک بیت یا مصرع کے الفاظ اول
و آخر مقلوب ہون اوسکو مقلوب مجنح کہتے ہین جیسے ہوشیار شعر لرے وحشی کہان جو خاک ہو دل + جان میرے حرم کرلے یار +

اسکے اجزا مقلوب مستوی ہین کبھی تمام مصرع مقلوب مستوی ہوتا ہی + **انشا شعر** لو روح ور دل و روح ور دل ام + ما آل کل اہو رسے رو ما آل کلام + اسمین غیر منقوط و مقلوب مستوی دونون صنعتین مجتمع ہین اور ایک قسم قلب کی ہی ایسی رباعی کہ لفظ اول مصرع دوم مقلوب لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول مصرع سوم مقلوب لفظ آخر مصرع دوم کا ہو علی ہذا القیاس رباعی رت بے پیدا ہمیشہ ہووے نو بر + رب کی قدرت سے ہوتے ہین اسے سب در + رد جو کوئی یہ بات کرے اوسکا تن + نت مسیحے قمچیان لگا خون سے تر + اور شامل تجنیس ہی اشتقاق و شبہ اشتقاق

اشتقاق

اشتقاق ایسے الفاظ کا لانا کہ ایک مادے سے مشتق ہون + **نسیم شعر** ہنسنے ہنستے کہا ہنسنے کیون + ہنستا نہین بے سبب کوئی یون

شبہ اشتقاق

شبہ اشتقاق امانت **شعر** سچ اگر پوچھو تو وہ ساعدون کی جانین ہین + کشور حسن میں شانون کی بڑی شانین ہین + **ولہ** کلیان پڑتی تھین کب اے گلبدن اس طرح کی جیب + پاشجامہ بیسی کا ترے پائنچون مین فرق ہی اب +

ردالعجز علی الصدر

رد العجز علی الصدر یہ صنعت منحصر ہی بعض مصطلحات عروض کے جاننے پر واضح ہو کہ باصطلاح عروضیان جزو اول مصرع اول کو صدر اور اوسکے جزو آخر کو عروض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو آخر کو ضرب و عجز کہتے ہین اور اجزاے وسط ہر دو مصارع کو حشو بیت یہ صنعت چار قسم ہی اول یہ کہ جو لفظ صدر مین آئے وہی عجز مین ہو دوم یہ کہ جو لفظ حشو مصرع اول مین واقع ہو وہی عجز مین آئے سوم جو لفظ عروض مین ہو وہی عجز مین ہو چہارم جو لفظ ابتدا مین واقع ہو وہی عجز مین واقع ہو مگر ہر ایک قسم مین تین نوع پر ہی کیونکہ وقوع لفظ کا مکرر تین حالت سے خالی نہین یا وہی لفظ بعینہ مکرر لکھا جائے یا بطریق تجنیس یا بطریق اشتقاق یا شبہ اشتقاق + **سحر شعر** کمال شیء زوال شیء ہی اوسپر لکھ حاسد ہون + بھلا نازان نہون کیونکر مین اپنی بے کمالی کا + **مجروح شعر** جیتے نے مر مر گئے بتو تم پر + اونکے مرقد ہین سنگ مرمر کے + **انشا شعر** سابقہ جلسے مری آہ سے رکھتی ہی گرم + تب ہی برق شرر بار سباق آتش + **ولہ شعر** تھا وہان نام خدا عالم خود بینی گرم + اوسکے نتھنون کی پھڑک مین تھی غضب کی آہٹ + **ولہ** قدرت خدا کی دیکھو تو اسلام کا شرف + دم مارنے کی جا ہی نہین مانتے نہ دم + اور اسی صنعت کی ایک قسم ہی کہ لفظ آخر مصرع اول مصرع دوم کے اول مین ہو اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع اول کے سوم کے اول مین علی ہذا القیاس اور اوسکو معاد کہتے ہین + **رنگین شعر** فرہاد کو شیرین جو بہت آتی یاد + یاد اوسکی ہین اپنے دل کو رکھتا وہ شاد + شاد اوسکا ہمیشہ ذکر رکھتا اوسکو + اوسکو کر یاد شاد رہتا فرہاد + اسی قسم سے ہی **امانت شعر** اوسکے سلک دندان سے جو آنکھ اپنی لڑی + جب لڑی آنکھ تو اک فکر طبیعت کو پڑی + جب پڑی فکر تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی + کیسی موتی کی لڑی اوسمین شرارت ہی بڑی + ہی شرارت جو بڑی اوسمین تو سیارے ہین + ہین جو سیارے تو آنکھون کے مرے تارے ہین +

لزوم مالایلزم

لزوم مالایلزم یا اعنات یہ صنعت ہی کہ قافیے مین التزام کسی حرف کا قبل روی کے کرین یا سے تہ صرف اوس قافیے مین جسمین حرف قید یا تاسیس ہو واقع ہو سکتا ہی + **انشا شعر** ابکے یہ سردی پڑی ہر ایک تارا جم گیا

کاسہ چرخ برین سایے کا سارا جھم گیا + تمام غزل مین التزام کیا ہی کہ قبل الف سوی کے الف ورا لایا ہی ورنہ قافیہ
تار کا پیدا ابھی ہو سکتا ہی اور اسی مین داخل ہی لزوم کسی چیز کا ہر بیت یا مصرع مین + لا اعلم شعر ناگنی سیلی تری
اور حلقہ بیچا ہی مور جسطرح ہو مور سے اس ناگنی کو تو بچا + ناگنی جان پر کہان ہو مور سے تدبیرین + مور جسکا
ہو چلے وان ناگنی کا زور کیا + ہر مصرع مین ناگنی اور مور آیا ہی اور اسی قسم سے ہی غزل شہیدی بتکرار لفظ دو
شہیدی + شعر سو ند تم دو ہی بوسے دو دو لے کچھ ڈھب کے دو + قول ہی مشہور بن مطلب کے سو مطلب کے دو + اور اسی
قسم مین ہی قطع الحروف یعنی حذف کسی حرف کا کلام مین جیسے حذف الف مین لفظ ایک عبد العزیز اعجاز سہسوانی شعر سینہ عشق ہو
سنو جو یکسر ہو + عشق کی دل پہ وہ مصیبت ہی + اور اسیکی قسم مین ہین منقوط و غیر منقوط و رقطا و خیفا و مقطع و موصل
منقوط وہ کہ کلام کے سب حروف معجمہ ہون شعر فارسی شعر بخشش فیض ببینی زین جشن + جنبش غنج ببینی زین جشن +
غیر منقوط یا تعطیل جسمین سب حروف مہملہ ہون انشاء اللہ خان کا ایک دیوان تمام اسی صنعت مین ہی یہ شعر اول اوسکا ہی
شعر اور کسکا آسرا ہو سر گروہ اہل ودا کا + آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا + رقطا وہ کہ ہر کلمے مین ایک حرف منقوط
ایک غیر منقوط بالترتیب ہو + خیفا یہ کہ کلام مین ایک کلمے کے حروف معجمہ اور ایک کے مہملہ بترتیب ہون اس شعر کا
مصرع اول رقطا اور مصرع دوم صنعت خیفا مین ہی + انشا شعر شہ بلند لب باب مجھے سبھی دیو + جبین لامع زینت
حصول جشن مرام + مقطع وہ کہ تمام حروف کلام کے کتابت مین علیحدہ لکھے جاوین + عاجز بدایونی شعر اے دے
وہ دو واسے درد دوام + دوڑ دوڑا اے رات دن آرام + موصل وہ ہی کہ دو حرف تمام کلام کے ملا کر لکھے جائین
خواہ تین تین خواہ چار چار علی ہذا القیاس کبھی تمام حروف مصرع کے ملا کر لکھے جاتے ہین عاجز شعر کبھی کہی سنی
تمنے حیف جی کی خبر نے لی کیسی ستم کیش نے کہے ہمپر + کبھیکہیسنیتمنےحیفجیکیخبر + نلیکیسیستمکیشنےکہےہمپر
جب موصل لکھے سے حروف دندانہ دار بکثرت آوین اوسکو منشاری کہتے ہین یعنی بصورت ارہ + واسع الشفتین جسکے
پڑھنے مین لب سے لب نہ ملے عاجز شعر اقرار کر گیا تھا کہ آؤنگا رات کو + کیا ہو گیا نہ آیا ہنوز انتظار ہی + نظیری
ایک تمام غزل اسی صنعت مین ہی شعر اول اوسکا یہ ہی نظیر شعر آیا نہین جو کر کے اقرار ہنستے ہنستے + جل دے گیا ہی شاید
عیار ہنستے ہنستے + واصل الشفتین جسکے پڑھنے مین لب سے لب ہر کلمے مین ملے مثال فارسی شعر بت من مبدم
فریبندہ + بلبل من لب پیالہ بنہ + تحت النقاط کہ سب حروف کے نقطے نیچے ہون + اعجاز شعر صد صدقے صد بار ہی سہے
صد مرحبا + اے دل بگیر میرے واسطے + فوق النقاط کہ سب حروف کے نقطے اوپر ہون + اعجاز شعر
اسقدر کم ہمت او دل تو نتھا + عشق آفت زا کا گر کرتا گلا + سجع نثر مین ایسا ہی جیسا قافیہ نظم مین لیکن سجع نظم مین
بھی واقع ہوتا ہی اور سجع تین قسم ہی مطرف متوازی متوازن + سجع مطرف وہ ہی کہ فقرہ نثر مین دو کلمے آخر کے وزن
مین مختلف اور روی مین متفق ہون جیسے وہ یار بڑا بڑا الوار ہی اور نظم مین جیسے میر تقی شعر عشق ہی تازہ کار

منقوط
غیر منقوط
رقطا (لغوی معنی کو سمجھ لین)
خیفا
مقطع
موصل
واسع الشفتین
واصل الشفتین
تحت النقاط
فوق النقاط
سجع

و تازہ خیال + ہر جگہ اوسکی کئی ہی پیال + اور سجع متوازی وہ ہی کہ دو فقرے کے کلمات آخر وزن اور روی دونون متفق
ہون جیسے مین تجھپر جان دیتا اور اپنے سر پر بلا لیتا ہون اور نظم مین جیسے میر حسن شعر کرون پہلے توحید یزدان
رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + اگر جمیع الفاظ نثر یا نظم مین مقابل اور متحد الوزن و القوافی لائین اوسکو ترصیع کہتے
ہین جیسے نثر تیری تعریف تحریر سے بیرون ہی اور تیری توصیف تقریر سے افزون ہی + اور نظم غالب شعر تیری دانش
مری اصلاح مفاسد کی رہین + تیری بخشش مرے انجاح مقاصد کی کفیل + لفظ آخر بسبب رعایت قافیہ اصل قصیدہ مقفی
نہین اور سجع موازنہ وہ ہی کہ کلمات آخر دو فقرے نثر کے متحد الوزن ہون مگر روی مختلف جیسے ہمارا یار بڑا جمیل ہی اور
زمانے مین بے نظیر ہی اور کبھی ایسا سجع موازنہ ہوتا ہی کہ سب الفاظ نثر یا نظم مین متحد الوزن اور مختلف الروی مقابل واقع
ہوتے ہین اور یہ بمنزلہ ترصیع ہی جیسا قامت موزون کے روبرو سرو روان ناچیز ہی اور رکاکل پیچان کے سامنے مشک ختن بے قدر ہی
اور مثال نظم غالب شعر اے شہنشاہ فلک منظر بے مثل و نظیر + اے جہاندار کرم شیوہ بے شبہ و عدیل + مصنف تلخیص نے اسکا مماثلہ
نام لکھا ہی مگر سکاکی نے اوسکو بھی داخل ترصیع لکھا ہی مگر اصل یہ ہی کہ ترصیع مین اتحاد وزن و قافیہ دونون شرط ہین اور یہان
قافیہ معتبر نہین اور واضح ہو کہ وزن یہان مراد وزن عروضیان سے ہی کہ اوسمین توافق حرکات کا ضرور نہین جیسے ارد کبر
بر وزن مفاعیلن نہ وزن صرفیان مراد ہی کہ اوسمین توافق حرکات کا ضرور رہی اور شعرائے عجم مسجع اوس نظم کو کہتے ہین
کہ ہر بیت قصیدے یا غزل مین تین سجع لائین اور چوتھا قافیہ اصل قصیدہ یا غزل کا ہو تاسخ شعر یہ نور ہی رو ہے جبین کا کہ
ہو خجل چاند چودھوین کا + جو حلقہ ہی زلف عنبرین کا وہ ایک نافہ ہی مشک چین کا + زبسکہ وصف دہان شیرین کا ہی ورد زبان
شیرین + بدن مین جبتک ہی جان شیرین مزا دہن مین ہی انگبین کا + یہ جوش پر یان ہی اشک کا یم کہ ساتون اب ہین قعر سے کم
جسے کہ کہتے ہین ہفت قلزم شرر ہی اک آہ آتشین کا + ذو القافیتین جسمین دو قافیے ہون للاعلم شعر غیر کے آنے مین گھر تیرے
ہی نقصان ترا + مین ترے واسطے کہتا ہون کہا مان مرا + اور اگر دو قافیے کے درمیان ردیف ہو تو اوسکو ذو القافیتین
مع الحاجب کہتے ہین یہ شعر کہین آنکھون سے خون ہو کے بہا + کہین دل مین جنون ہو کے رہا + متلون جو شعر دو یا زیادہ
بحرون مین پڑھا جائے انشا شعر بیٹھے جہان مین غیر سب مجھکو بلاتے ہو عبث + دل کو کڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو
عبث + مفتعلن مفاعلن چاربار یا مستفعلن آٹھ بار و لہ شعر نرگستان کی ہی تک دیکھو مجھین آئینے مین + باغ مت جاؤ کہ ہی من
چمن آئینے مین + فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن و لہ شعر کچھ یہ مجھی کو یون نہین اوسکی
بھبن نے غش کیا + غنچے بھی چٹ سے فق ہوئے سارے چمن نے غش کیا + مثل شعر مثال و مرتبہ چارون غزلین اسی صنعت مین
ہین جالی تخلص شیر بدایونی کی غزل چار بحر مین پڑھی جاتی ہی شعر اول شعر نسبت سے بادون جو سرآیا ہی آہ + ہو گئے نالون سے
ہم اپنے تباہ + اول بحر رمل مسدس فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوم رمل مسدس مخبون فاعلاتن فعلاتن فعلات سوم خفیف
مخبون مقصور مشعب فاعلاتن مفاعلن فعلان چہارم سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات متلون کی ایک قسم ہی

متلون

محذوف

محذوف ومنقوص محذوف وہ شعر کہ جسکا لفظ اول ہر مصرع کا دور کر دیا جاوے تو کسی دوسری بحر میں ہو جاوے
لا اعلم شعر مجھکو سوا نکے اے آفت جان بہر خدا + بندہ تیرا ہون مین کر رحم میان بہر خدا + آمین کیا فائدہ مجھکو جو کیا
تو نے قتل + پوچھنے بھی انصاف کر اے سرو روان بہر خدا + لفظ مجھکو و بندہ و آمین و پوچھنے بھی ہر چہار مصرع سے دور

منقوص

کیجیے تو بحر دوم ہو جاتی ہی اور معنی قائم منقوص لا اعلم شعر بیرحم جلانہ جی کو میرے چیپڑہ + معلوم ہین مجھکو مکر تیرے
چیپڑہ + کسواسطے اسقدر رہتو مجھے لبس لبس + تو آوے گا ہاے میرے گورے چیپڑہ + لفظ چیپڑہ تین مصرع سے اور مصرع

ترافق

سوم لفظ لبس لبس دور کرنے سے وزن دیگر ہوتا ہی اور معنی قائم ترافق جسکو توافق بھی کہتے ہین چار مصرع اسطرح کے
کہنا کہ جس مصرع کو چاہین اول قرار دین اور علی ہذا القیاس دوم سوم چہارم لا اعلم شعر مفتون ہون مین اس شرم و حیا کا دلسے +
عاشق ہون مین اس ناز و ادا کا دلسے + شیدا ہون مین اس لطف و وفا کا دلسے + کشتہ ہون مین اس طرز وفا کا دلسے +

نظم النثر

نظم النثر صنعت ایجاد امیر خسرو دہلوی ہی اور وہ یہ ہی کہ ایسے اشعار کہے جاوین کہ نثر بھی پڑھے جاوین لیکن حالت
نثر مین بندش اور نشست الفاظ کا درست رہنا اور صفائے کلام ضرور ہی کیونکہ بلا لحاظ اس قید کے ہر نظم کو نثر پڑھ سکتے ہین
نظم اجی صاحب سنو تو تمنے کل کیا کہا تھا اور آج کسلیے ٹل گئے اپنے کلام سے صاحب + ایسی الفت بھی کچھ نہین اجی حضرت
ہمتو سر دینے تک بھی حاضر تھے + پر تمھارے تو دیکھے ڈھنگ سنئے + واہ جی واہ آپکے قربان ہو جیے کیا ہی ننھے اور

معرب

نادان بن گئے ہو خدا سے تنک ڈرو + یاد تو کیجیے قرارون کو + معرب یعنی اگر التزام فتحے کا کیا جاوے تو کسرہ
وضمہ نہ آئے اور اگر التزام کسرے کا ہو تو فتحہ اور ضمہ نہ آئے اور در حالت التزام ضمہ کسرہ اور فتحہ نہ واقع ہو مثال فتحہ
لمولفہ شعر کل کا وعدہ کر گیا ہی کل صنم + کر نہ آیا آج تو بس ہی غضب + مثال ضمہ از ہوشیار شعر صلصل و سنبل و گل و بلبل +

جامع الحروف

مجھکو جو ہون حصول خوب تو یار + لفظ یار مین فتحہ بسبب التزام قافیے قصیدے کے ہی جامع الحروف وہ کلام ہی جسمین
سب حروف تہجی موجود ہون شعر اے جہاندار الغیاث اے کافر سالقب + لذت صد جنا مریض عشق تو بر وا رطب +
اور اسی قسم سے ہی یہ قطعہ کہ ایک ایک جملہ حروف متشابہ مین سے بترتیب منقوط و غیر منقوط واقع ہوئے ہین قطعہ جواب صلاح ہو
کچھ وہ میاں کالے کاش + تو ہوئے حرص نشاط اور سماع دف کا ذوق + ہلاک ہون کہ دل خام کار نادان کو + فغان آہ بہ

توشیح
توشیح لغوی معنی ہار پہنانا ۱۲

لائے ہین ہاے غم کے شوق + توشیح وہ کلام نظم ہی کہ اگر حروف اول جملہ مصاریع کو یکجا کرین کوئی نام یا بیت حاصل ہو
جیسے باہم چھوٹے لال لمولفہ شعر چشم نے تیری مجھے لوٹ لیا اسے دلدار + ہی برا حال مرا دیکھ ادھر کو اے یار + وعدہ
وصل کبھی وہ تو پورا کر دے + ٹالے بالے مین گذارے گا کہان تک ہر بار + یا خدا کونسا جادو کیا مجھپر اوسنے کیا
چھین کے مجھسے خرد و صبر و قرار + عشق مین تیرے ہوا سحر کا یہ حال یون + لب شیرین سے نہ پوچھا کبھی حال دل زار +

مبادلۃ الراسین

مبادلۃ الراسین وہ ہی کہ دو لفظ مین حرف اول تبدیل کر دیا جاوے لمولفہ شعر اگر حق نے بخشی ہی عقل عجب +

براعۃ الاستہلال

تو سن مجھسے یہ ایک نقل عجیب + براعۃ الاستہلال لانا ایسے الفاظ کا اول قصیدے یا مثنوی وغیرہ مین کہ جس سے

معلوم ہوجائے وہ مطلب جو آگے بیان کیا جائے گا جیسے مثنوی گلزار نسیم کے شعر اول اکثر داستان کے اسی صنعت مین ہین
تسلیم شعر یا یا جو سفید چشم صفحا + یون میل قلم نے سرمہ کھینچا + ولہ شعر شادی کے لیے ہی کاک شنجرف + انگشت قبول
دیدہ حرف + **تضمین المزدوج** وہ داراس سے ہی کہ کلام مین دو لفظ مسجع لائین + شعر وان پھانس چبھی ہی
اوسکے غم کی + یان سانس نہین ہی ایک دم کی + پھانس اور سانس تضمین المزدوج ہی **اظہار مضمر** جیسے ع ہی لب دست
مخزن شکر + رباعی ا عاشق ہا مہر وا راز دل زار + ۲ سو طرح کا زیور اور خال رخسار + ۳ سب آو کرو غور
نشان وصاحب + ۴ مشتاق کا عزم جانکر آخر کار + اگر کوئی شخص ایک حرف مصرع بالا سے لے لے اور اوس سے
پوچھے کہ رباعی کے کون کون مصرع مین وہ حرف واقع ہی جنھین بتلاوے اونکے ہندسے جمع کرکے مصرع مذکور
مین سے مطابق اوسکے شمار کرکے وہی حرف ہوگا **معما** وہ کلام ہی کہ جس سے کوئی نام مرد کا بموجب اصول وقواعد معما
کے نکلے جیسے باسم مہتاب رای حکیم مومن خان مومن شعر دینے کیونکر سبھی ہی کار اولٹا + ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا +
بعمل قلب نام مہتاب رای مصرع دوم سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ معما داخل علم بدیع ہی مگر چونکہ اسکے شعب و فروع بہت ہین
لہذا برأسہ ایک فن گنا جاتا ہی **لغز** وہ کلام ہی کہ جس سے باعتبار علامات اور خواص اور صفات کے کوئی چیز معلوم
کیجاوے اور اوسکو فارسی مین چیستان کہتے ہین مثال فارسی ترازو شعر یکی اہی عجب دیدم کہ شش پا و دو سر دارد + عجائب
ازین بشنو میان پشت دم دارد + چیستان باسم کرسی از سید ارشد علی سیفی تخلص شعر چیست آن چیزی کہ ہست
اندر مکان + چار پا دارد ولی نبود روان + گاہ بالای فلک کہ بر زمین + آیتی باشد ز رب العالمین + ہست زیبا
در عمارات بلند + بہر حسن خط ہم امد دلپسند + گرچہ در آغوش انسان اکشد + لیک منسوب خاکش بحر وہ + از سلوک فقر
بیباید اساس + تا کہ باشد اسپ سیفی لباس + **مدور** وہ کہ ارکان شعر کو
دائرے مین لکھین جس جگہ سے چاہین شروع کرین
وزن اور معنی قائم رہین مثال لمولفہ **مصرع**
مربع وہ صنعت کہ اشعار طول اور عرض مین یکسان پڑھے جاوین مثال لمولفہ
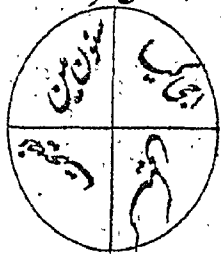
کرون کیا	خفا ہی	الٰہی	وہ دلبر
عبث ہی	وہ مجھسے	عبث کیون	سمن بر
الٰہی	عبث کیون	خفا ہی	غضب ہی
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہی	ستمگر

مثلث وہ ہی کہ رباعی کے تین مصرع کہے جائین اور بعض الفاظ اونھین مصرعون سے مصرع چہارم بن جاوے
رباعی تجھسا نہین پیارا کوئی اے رشک قمر + محبوب کوئی نہوگا تجھسے بہتر + اے دلبر نازنین تجھے کہتے ہین سب +

تضمین المزدوج
اظہار مضمر
معما
لغز
مدور
مربع
مثلث

مشجر تجھسا نہین محبوب کوئی اے دلبر مشجر جو کلام کہ بصورت شجر لکھکر پڑھتے ہین اسکے مثال درخت تاڑ

شمشاد
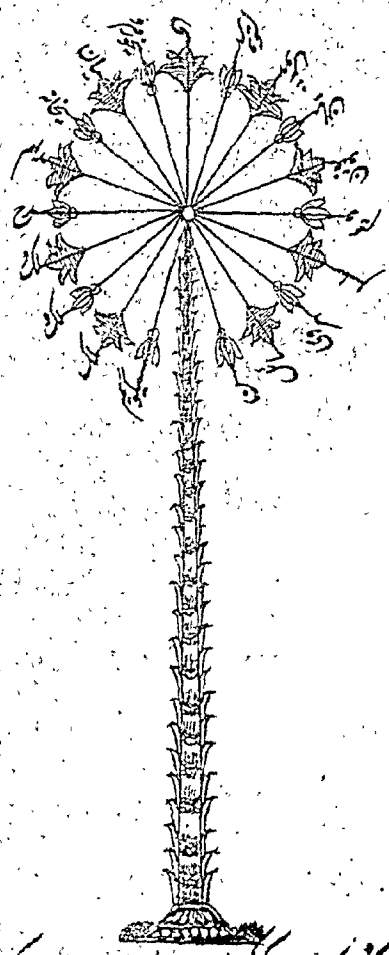
تاریخ تاریخ وہ کلام جسکے کسی مصرع یا الفاظ خاص کے حروف سے باعتبار حساب جمل سنہ کسی واقعے کے حاصل ہوتے ہون مثال اسکی تاریخات تصنیف کتاب ہذا سے سبر ہن ہوگی کبھی تاریخ مین بطور تعمیہ اشارہ کرتے ہین تدبیر خلے یا تخرجے کیطرف یعنی کوئی حرف زائد یا کم کردینے پر تخرجہ تاریخ تولد مین فال ہی

باب سوم علم عروض مین مشتمل مقدمے اور فصل پر

مقدمہ مقدمہ تعریف عروض و شعر اور فضیلت شعر مین واضح ہو کہ عروض وہ علم ہی کہ جس سے کلام موزون یعنی نظم اور غیر موزون یعنی نثر مین تمیز ہو جاتی ہی اور کلام موزون گو کہ بامعنی اور مقفی ہو بشرطیکہ قصد متکلم سے صادر ہوا ہو شعر کہتے ہین اور بقول بعض قصد متکلم شعر مین داخل شرط نہین یہ قول غلط ہی کیونکہ ایسا شخص کوئی شاذ ہوگا کہ کبھی کلام موزون بے قصد اوس سے سرزد نہوا ہو پس تمام جہان شاعر ہوا اس لیے کلام الٰہی ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ + ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ + لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا اور حدیث شریف انا ابن عبد المطلب + انا النبی لا کذب شعر نہین اور قول بعض کا ہی کہ قافیہ بھی شعر مین ضروریات سے نہین بلا مرعارضی ہی مثل مطلع غزل وغیرہ

اور واضع عروض کا خلیل بن احمد بصری ہی کہ کوبۂ گازر کی آواز سے اس علم کو استخراج کیا اور وجہ تسمیہ مین اسکے اختلاف
ہی بعض کہتے ہین کہ عروض نام مکّے کا ہی اور خلیل کو مکّے مین اس علم کا الہام ہوا تیمنا اوسکو مکّے کے نام سے موسوم کیا
یا یہ کہ عروض کے معنی ظہور کے ہین اور اس علم سے بھی وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہو جاتا ہی یا یہ کہ عروض کے معنی جا
ظہور کے ہین اور یہ علم بھی معروض علیہ شعر کا ہی اور بقول بعض عروض راہ کشادۂ درۂ کوہ کو کہتے ہین چنانچہ راہ درۂ کوہ سے
موضع اور منزل کو پہونچ جاتے ہین اسی طرح اس علم سے کلام صحیح و غیر صحیح و موزون و غیر موزون معلوم ہو جاتے ہین
اور بقول بعض عروض بمعنی ابر ہی اور جیسے ابر سے فائدہ پہونچتا ہی ایسے ہی علم عروض سے فوائد کلام حاصل ہوتے ہین اور یا یہ
کہ عروض نام ستون خیمے کا ہی اور بیت بمعنی خانۂ پلاس کہ اکثر اہل عرب زمانۂ قدیم مین بناتے تھے پس جیسا کہ خیمے کو ستون اور ر
سّی او میخ ضرور ہی بیت کو بھی عروض سبب و وتد فاصلہ لازم ہی اور شعر اول آدم علیہ السلام نے زبان سُریانی مین ہابیل
کے مرثیے مین جبکہ قابیل نے اوسکو مار ڈالا کہا ہی اور اسکے مطلع کا ترجمہ زبان عربی مین یہ ہی **شعر** تغیرت البلاد
وَمَنْ عَلَيْهَا ٭ وَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرًّا وَقَبِيحًا ٭ اور موجد شعر عربی یعرب بن قحطان بن سام بن نوح علیہ السلام
ہی شعر اول اوسکا یہ ہی **شعر** مِنَ النَّاسِ مِن ابٍ وَ امٍ ٭ خلیف جہل و طیف علم ٭ اور موجد شعر فارسی بہرام گور
بادشاہ جد سوم نو شیروان عادل ہی شعر اول اوسکا یہ ہی **شعر** منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ ٭ نام بہرام مرا و پدرم
بو جبلہ ٭ اور بعض کہتے ہین کہ مصرع دوم **ع** نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ ٭ دلارام نام اوسکی معشوقہ کا ہی کہ اوسکے
جواب مین کہا تھا اور بقول بعض موجد شعر فارسی ابو حفص حکیم سغدی ہوا کہ سنہ ۳۰۰ ہجری مین تھا شعر اوسکا یہ ہی **شعر** آہو
کوہی در دشت چگونہ دو دا ٭ یار ندارد بی یار چگونہ رود ا ٭ اور اوسکے بعد سنہ چار صدی ہجری مین عنصری و عسجدی
و فرخی نامی شاعر ہوئے اور پھر سنہ پانصدی مین فلکی و خاقانی شروانی و رودکی وغیرہ نامور ہوئے من بعد نظامی
اپنے وقت کے اوستاد ہوئے اور کہا ہی **قطعہ** در شعر سہ تن پیمبرانند ٭ ہر چند کہ لا نبی بعدی ٭ ابیات و قصیدہ و غزل را
فردوسی و انوری و سعدی ٭ اور اردو مین شعر گوئی زمانۂ شیخ سعدی اور امیر خسرو سے پائی جاتی ہی اور صاحب دیوان
اول ولی شاعر ہوا اور فن شعر بہترین فنون ہی جو لوگ مذمت شعرا مین کلام الٰہی اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ
سند لاتے ہین وہ استثنائے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کو خیال نہین کرتے اور حدیث اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ
لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً اور نیزان المومن لیضرب بالسیف واللسان اور الشعراء تلامذ
الرحمن اور الشعراء امراء الکلام سے خبر نہین رکھتے اگر فی الحقیقت فن شعر معیوب ہوتا تو اصحاب و مشائخ اسطرف
توجہ نکرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصیدۂ بانت سعاد مصنفۂ کعب بن زہیر کو اصلاح نفرماتے اور قصائد
حسّانؓ بن ثابت پر صلۂ تحسین عنایت نکرتے فرید الدین عطار نے کہا ہی **شعر** شاعری جزویست از پیغمبری ٭
جاہلانش کفر خوانند از خری ٭ لیکن مضامین کفریہ اور کلام ہزل البتہ داخل عیب ہی سو وہ مخصوص نظم نہین نظم و نثر

دونون مین ممنوع ہی اور اَلشّعرُ اَکذَبُہ اون شعرا کے حق مین ہی جو ایام جہالت مین تعریف لات و منات کی شعر و سجع
مین کہتے تھے اور اونکو خدا سمجھتے تھے اور مبالغہ و استعارہ و تشبیہ مثلاً کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چاند کے ہی یا ممدوح کا
گھوڑا افلاک الافلاک کی سیر کرتا ہی یا تیز روی مین جن سا ہی داخل کفر اور جھوٹ نہین جھوٹ وہ ہی کہ سننے والے کو اوس سے
ادراک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف مین مبالغہ ہی ایسی
عبارتین حدیث شریف مین بھی آئین ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین ایسا ہی

فصل اول ارکان اور اسما اور تعداد اور اصول بحور مین واضح ہو کہ خلیل نے عروض کو پندرہ بحر مین بنایا تھا لیکن
۱۵ بحر مین حصر نہین ہو سکتا اور اونکو چند الفاظ مین جنکو ارکان و اصول فاعیل و افاعیل و تفاعیل کہتے ہین منتظم کیا وہ دس ہین
دو خماسی یعنی پنج حرفی فعولن فاعلن آٹھ سباعی مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بضم التا بلا تنوین
فاع لاتن مس تفع لن منفصل اور تین چیزوں سے جنکو اصول سہ گانہ کہتے ہین مرکب ہین اول سبب یعنی کلمہ دو حرفی پس اگر اول
متحرک دوم ساکن ہو تو اوسکو سبب خفیف کہتے ہین جیسے دل اگر دونون متحرک ہون تو اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین جیسے لفظ دل در حالت
اضافت دوم وتد یعنی کلمہ سہ حرفی پس اگر آخر ساکن ہی تو وتد مقرون یا مجموع کہتے ہین جیسے چمن اور اگر وسط ساکن
تو مفروق جیسے لفظ یار در حالت اضافت سوم فاصلہ اگر تین حرف متحرک متوالی اور چہارم ساکن ہو تو صغری جیسے
صنما اور اگر چار حرف متحرک متوالی اور پنجم ساکن ہو تو کبری کہتے ہین جیسے لفظ شکنمش فارسی مین فاصلے کی مثال اردو
مین مسموع نہین بعض فاصلہ صغری کو فاصلہ بصاد مہملہ اور فاصلہ کبری کو فاضلہ بضاد معجمہ کہتے ہین اور بعض دونون کو
بضاد معجمہ بولتے ہین مع قید صغری و کبری اور بعض فاصلے کا کچھ وجود نہین رکھتے ہین کیونکہ فاصلہ صغری اجتماع
سبب ثقیل اور خفیف کا ہی اور کبری اجتماع سبب ثقیل اور وتد مقرون کا ہی اور بعض عروضیان پارسی سبب و وتد و فاصلہ
تینون کو تین تین قسم کہتے ہین سبب خفیف و ثقیل و متوسط و وتد مجموع و مفروق و کثرت فاصلہ صغری و کبری و عظمی
مثال سبب متوسط یار یعنی ایک متحرک دو ساکن و وتد کثرت دو متحرک دو ساکن جیسے جہان فاصلہ عظمی پانچ حرف متحرک
متوالی ایک ساکن اسکی مثال نہین ملی شعرای قدیم نے اصول سہ گانہ مین اشعار موزون کیے یعنی شعر مین صرف سبب یا صرف وتد
یا صرف فاصلہ آوے لیکن جب وہ پسند طبائع نہوئے اوسکو چھوڑکر اصول سہ گانہ کو باہم ترکیب دیکر اوزان ایجاد کیے اور
واضح ہو کہ فعولن مرکب ہی وتد مجموع سے مقدم سبب خفیف پر اور فاعلن بالعکس اسکے اور مفاعیلن وتد مجموع سے مقدم
دو سبب خفیف پر اور مستفعلن بالعکس اور مفعولات دو سبب خفیف سے مقدم وتد مفروق پر اور فاع لاتن بالعکس اور
مس تفع لن وتد مفروق سے درمیان دو سبب خفیف کے اور مفاعلتن وتد مجموع سے مقدم فاصلہ صغری پر اور متفاعلن
بالعکس اسکے اور ۱۵ بحر ایجاد خلیل یہ ہین ہزج رجز رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع خفیف طویل
مدید بسیط وافر کامل متقارب پھر بحر متدارک ابو الحسن اخفش نے ایجاد کی بعد اخفش کے یوسف عروضی نیشاپوری

بحر قریب نکالی پھر کسی شخص نے مشاکل نکالی بعدہ بزرجمہر نے جدید جسکو غریب بھی کہتے ہین ایجاد کی سوا اسکے
رکفت زلل اور فرع نقش خبب مواسع مرکن عمیق مذیل صریم قلیب کبیر حمیم سلیم حمید صغیر بحور مخترعہ متاخرین
ہین یہان صرف ۱۹ بحور اول کا بیان کیا جاتا ہی پس ان مین سے سات بحرین مفرد ہین یعنی تکرار ایک رکن سے حاصل ہوتی ہین
اول وافر اور اوسمین بیت آٹھہ مفاعلتن سے تمام ہوتی ہی اور کامل مین آٹھہ متفاعلن سے اور ہزج مین آٹھہ مفاعیلن سے
اور رجز مین آٹھہ مستفعلن سے اور رمل مین آٹھہ فاعلاتن سے اور متقارب مین آٹھہ فعولن سے تمام ہوتی ہی اور متدارک
آٹھہ فاعلن سے اور نو بحرین مرکب ہین یعنی تکرار دو رکن سے حاصل ہوتی ہین اول طویل اسمین بیت چار فعولن مفاعیلن سے اور مدید مین چار فاعلاتن فاعلن
سے اور بسیط مین چار مستفعلن فاعلن سے اور سریع مین دو مستفعلن مستفعلن مفعولات سے اور خفیف مین دو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے اور منسرح مین چار
مستفعلن مفعولات سے اور مجتث مین چار مس تفع لن فاعلاتن سے اور مضارع مین چار مفاعیلن فاعلاتن سے اور مقتضب مین چار مفعولات
مستفعلن سے تمام ہوتی ہی اور واضح ہو کہ اوزان مذکورہ بالا بطور اصول کے ہین اور انکو سالم کہتے ہین اور بسبب الحاق زحاف
کے جسکا بیان آگے آئے گا بہت قسم ہو جاتی ہین جسمین زحاف ہوتا ہی اوسکو مزاحف کہتے ہین اور جس بیت مین آٹھہ رکن
ہوتے ہین اوسکو مثمن اور جسمین چھہ ہون اوسکو مسدس کہتے ہین اور یہی دو مستعمل شعراے عجم ہین باقی مربع و مثلث و مثنی و موحد
مخصوص عرب ہی اور متاخرین نے بعض بحور کو دس سولہ بتیس رکن کا بھی کیا ہی اور اشعار مثمن و مسدس وغیرہ دو حصے ہوتے
ہین ہر حصے کو مصرع کہتے ہین اور مصرع اول کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو عروض اور مصرع دوم کے رکن اول کو
ابتدا و مطلع اور رکن آخر کو ضرب و عجز اور باقی ارکان ہر دو مصاریع کو حشو کہتے ہین اور مربع مین حشو نہین ہوتا اور مثلث اور مثنی
کو بعض بمنزلہ مصرع اول کے خیال کرتے ہین رکن اول کو صدر آخر کو عروض اور بعضے بمنزلہ مصرع دوم رکن اول کو ابتدا
اور مطلع آخر کو ضرب و عجز بولتے ہین اور رکن وسط مثلث کو حشو کہتے ہین اور بحر خفیف و سریع مسدس الاصل
ہین یعنی مثمن نہین آتی اور بحور مثمن الاصل کو اگر مسدس لاوین اوسکو مجزو کہتے ہین

فصل دوم انفکاک بحور مین واضح ہو کہ بسبب حاصل ہونے ارکان عشرہ مذکورہ کے ہمدگر سے باعتبار تقدیم و تاخیر اسباب
و اوتاد و فواصل کے بعض بحور بھی بعض بحور سے حاصل ہو سکتے ہین مثلا رکن مفاعیلن کو اگر عکس کرو تو مستفعلن ہوتا ہی اور اگر
وتد کو درمیان دو سبب کے لاؤ تو فاعلاتن ہوتا ہی اور واسطے انفکاک بحور کے خلیل نے پانچ دائرے ایجاد کیے ہین اول دائرہ
مختلفہ بحر طویل و مدید و بسیط اوس سے استخراج ہین یعنی اگر فعو سے شروع کرین طویل حاصل ہوتی ہی اگر لن سے شروع کرین
تو لن مفاعی لن فعو بر وزن فاعلاتن فاعلن بحر مدید حاصل ہوتی ہی اگر عیلن سے آغاز کرو تو عیلن فعولن مفا بر وزن مستفعلن فاعلن
بحر بسیط ہی دوم دائرہ مؤتلفہ بحر کامل و وافر اس سے مستخرج ہین اگر متفا سے شروع کرین کامل اگر علن سے شروع کرین بحر وافر
حاصل ہوتی ہی سوم دائرہ مجتلبہ بحر ہزج و رمل و رجز اس سے حاصل ہوتی ہی اگر مفا سے شروع کرین ہزج اگر عیلن سے تو رجز اگر لن
سے تو بحر رمل حاصل ہوگی چہارم دائرہ مشتبہہ بحر سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مجتث و مقتضب اسی دائرے سے مستخرج ہین

فصل دوم انفکاک بحور مین

بشرطیکہ منسرح وغیرہ مثمن کو بھی مسدس اعتبار کرین پس اگر مستفعلن اول سے شروع کرین بحر سریع اگر دوم سے تو منسرح
مسدس اگر تفعلن دوم سے تو بحر خفیف اگر علن دوم سے تو مضارع مسدس اگر مفعولات سے تو مقتضب مسدس اگر عولات
سے شروع کرین بحر مجتث مسدس حاصل ہوتی ہی اور اس دائرے سے ظاہر ہی کہ مس تفع لن بحر خفیف مین اور فاع لاتن بحر مضارع
مین منفصل ہی کیونکہ تفع اور فاع انفکاک مین مقابل لات کے واقع ہین اور بحر جدید قریب مشاکل بھی اسی دائرے سے
ہین اگر تفعلن اول سے شروع کیجیے جدید اگر علن اول سے تو قریب اگر لات سے تو بحر مشاکل ہوتی ہی واضح ہو کہ بعض اہل عروض
نے دائرہ مشتبہہ کو بصورت دیگر لکھا ہی اور اوس سے صرف چار بحر مثمن الاصل ہی نکالی ہین مگر مزاحف اور ایک دائرہ جدید مسمی بہ
منتزعہ ایجاد کرکے اوس سے بحر سریع و خفیف و تین بحور مجددہ یعنی قریب و جدید و مشاکل کو کہ مسدس ہین استخراج
کیا ہی مگر مزاحف چونکہ مآل واحد ہی لہذا قلمی شکل اوسکی نہین لکھی پنجم دائرہ منفردہ کہ اوس سے صرف بحر متقارب حاصل ہوتی ہی
اور اخفش نے متدارک اوس دائرے سے استخراج کرکے تام دائرے کا متفقہ رکھا ہی شکل دائرون کی +

دائرہ مؤتلفہ

دائرہ مجتلبہ

دائرہ متفقہ

دائرہ مختلفہ

دائرہ مشتبہہ

فصل سوم زحاف و علل کے بیان میں واضح ہو کہ اکثر ارکان میں تغیر واقع ہوتی ہی وہ تغیرات تین قسم ہیں اول کم کرنے
کسی حرف سے دوم افزایش سے سوم تسکین متحرک سے بقول بعض زحاف ساکن یا حذف کرنے حرف آخر سبب کو
کہتے ہیں اور دیگر تغیرات کو علل اور بعض سب تغیرات کو زحاف **قسم اول** زحاف منفرد وہ اضمار عبارت ہی اسکان تا
متفاعلن سے اور چونکہ اہل عروض رکن مزاحف غیر مانوس کو لفظ مانوس متفق الوزن کے ساتھ بدل لیتے ہیں اسلیے
متفاعلن مضمر کو مستفعلن سے بدل لیتے ہیں **عصب** اسکان لام مفاعلتن کو کہتے ہیں اور اسکو مفاعیلن سے نقل کرتے ہیں
اور عصب مخصوص بحر وافر ہی **خبن** عبارت ہی اسقاط ساکن سبب خفیف سے کہ اول رکن کے واقع ہو پس فاعلن مخبون
فعلن اور فاعلاتن متصل فعلاتن اور مستفعلن متصل یا منفصل متفعلن منقول بہ مفاعلن اور مفعولات معولات منقول بہ
فعولات یا مفاعیل ہوتا ہی اور جس بحر میں یہ پانچ رکن ہوں وہ مخبون ہو گی **طی** عبارت ہی اسقاط ساکن چہارم
دو سبب خفیف سے کہ اول رکن میں واقع ہوں پس مستفعلن مستعلن منقول بہ مفتعلن اور مفعولات مفعلات منقول بہ فاعلات اور طی
بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح اور مقتضب میں آتا ہی اور بشرط اضمار بحر کامل میں بھی آتا ہی **کف** عبارت ہی اسقاط
ساکن ہفتم سبب پس مفاعیلن مفاعیل اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلات ہوتا ہی اور یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج
اور رمل اور خفیف و مجتث و مضارع میں واقع ہوتا ہی **قبض** عبارت ہی اسقاط ساکن پنجم سبب سے پس مفاعیلن مفاعلن
اور فعولن فعول ہوتا ہی اور یہ زحاف بحر طویل و ہزج و مدید و متقارب و مضارع میں واقع ہوتا ہی **قسم دوم** زحاف
مزدوج یعنی جو دو زحاف سے مرکب ہیں **خبل** اجتماع خبن اور طی کو کہتے ہیں پس مستفعلن متعلن منقول بہ فعلتن اور مفعولات
معلات منقول بہ فعلات ہو جاتا ہی اور بحر منسرح وغیرہ میں واقع ہوتا ہی **خزل** اجتماع اضمار و طی کا ہی پس متفاعلن
متفعلن ہو جاتا ہی منقول بہ مفتعلن آتا ہی اور یہ مخصوص اسی رکن اور بحر کامل سے ہی **وقص** عبارت ہی اجتماع اضمار و خبن سے
رکن متفاعلن میں منقول بہ مفاعلن سے ہو جاتا ہی اور مخصوص بحر کامل ہی **عقل** مراد اجتماع عصب اور قبض سے ہی پس
مفاعلتن منقول بہ مفاعلن ہو جاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی **شکل** مراد اجتماع خبن و کف سے ہی پس فاعلاتن فعلات
اور مستفعلن متفعل بضم لام منقول بہ مفاعیل ہو جاتا ہی اور یہ بحر خفیف اور مدید و رمل و مقتضب و مجتث میں واقع ہوتا ہی
نقص عبارت اجتماع عصب و کف سے پس مفاعلتن مفاعیل ہو جاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی اور صاحب ابو البلاغت
نے لکھا ہی کہ نقص عبارت اجتماع اضمار و طی سے ہی رکن متفاعلن میں پس متفعلن منقول بہ مفتعلن ہوتا ہی اور مخصوص بحر
کامل ہی اور دو آخر زحاف ہی **تشعیث** عبارت اسقاط متحرک وتد مجموع فاعلاتن سے ہی بقول بعض عین ساقط ہوتا ہی
اور بقول بعض لام اور بقول بعض ساکن وتد مجموع یعنی الف کو ساقط کر کے ماقبل کو ساکن کر دیتے ہیں تینوں صورتیں
منقول بہ مفعولن سے ہوتا ہی اور یہ مدید و خفیف و رمل و مجتث میں آتا ہی مضارع میں نہیں آتا کیونکہ اوسمیں وتد مجموع
نہیں ہی وتد مفروق ہی **معاقبہ** دو سبب خفیف کہ کسی شعر میں مجتمع ہوں اونکا زحاف سے سلامت رکھنا بطور جواز

یا ایک سلامت رکھنا بطور وجوب اور یہ اجتماع دو سبب کا خواہ از روے وضع رکن کے ہو جیسے مستفعلن و مفاعیلن میں خواہ زحاف سے
جیسے مستفعلن کہ متفاعلن سے بعمل اضمار حاصل ہوتا ہی اور مفاعلتن عصب سے مفاعیلن ہو جاتا ہی خواہ دو ارکان کے اتصال
سے مثلاً بحر رمل میں فاعلاتن فاعلاتن یا سبب آخر رکن اول اور سبب اول رکن آخر دونوں کو سالم رکھکے تن فا کہو یا نون سبب
اول کو حذف کر کے ت فا کہو یا الف سبب ثانی کو دور کر کے تن ف پڑھو اور نہیں جائز ہی کہ نون و الف دونوں معًا دور کر کے
ت ف پڑھو کیونکہ اس صورت مین تفعلا فاصلہ کبری کہ اہل عروض ثقیل سمجھتے ہین پیدا ہو جائے گا اور معاقبہ مدید
و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل و کامل و مجتث مین واقع ہوتا ہی اور کامل و وافر مین بشرطیکہ مضمر و معصوب ہو واقع
ہو گا **مراقبہ** معًا حذف کرنا دو سبب خفیف کا مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن سے مشاکل و قریب و جدید مین مراقبہ
لازم ہی سریع و منسرح مین اکثر واقع ہوتا ہی اور خفیف مین جائز ہی **مکانفہ** بحر سریع و منسرح و بسیط و رجز مین
تین حالت مین جائز رکھنا یعنی ان بحور مین جائز ہی کہ دونون سبب خفیف کو معًا سلامت رکھین یا معًا حذف کردین یا ایک کو
سلامت رکھین ایک کو ساقط کردین **قسم سوم** علل کے بیان مین یعنی تغیرات سواے زحاف تین قسم ہین اول وہ کہ آخر
رکن مین زیادہ کرین تین ہین **اذالہ** وہ ہی کہ الف وتد مجموع مین کہ آخر رکن کے ہو قبل ساکن زیادہ کرین پس متفاعلن
متفاعلان اور فاعلن فاعلان اور مستفعلن مستفعلان ہوتا ہی اور یہ رجز و متدارک و بسیط و کامل و سریع و منسرح
و مقتضب مین آتا ہی اور عروض و ضرب مین اکثر واقع ہوتا ہی اور حشو مین شاذ اور صدر و ابتدا مین ممنوع **تسبیغ** یا اسباغ وہ ہی
کہ سبب خفیف مین کہ آخر رکن کے واقع ہو قبل ساکن کے الف لائین پس مفاعیلن مفاعیلان اور فعولن فعولان اور فاعلاتن فاعلاتان
منقول بہ فاعلیان اور بحر ہزج و رمل و مضارع و متقارب و مدید و طویل و مجتث مین کم الوقوع ہی **ترفیل** وتد مجموع
میں کہ عروض و ضرب مین واقع ہو سبب خفیف زیادہ کرنا پس متفاعلن متفاعلن تن منقول بہ متفاعلاتن اور مستفعلن تن
منقول بہ مستفعلاتن اور فاعلن فاعلن تن منقول بہ فاعلاتن ہو جاتا ہی اور یہ نادر الوقوع ہی عربی مین مخصوص بحر کامل ہی
اور رجز مین بھی آتا ہی اور جو اول رکن مین زیادہ کرین **خزم** وہ ہی یعنی ایک یا دو یا تین یا چار حرف زیادہ کر دینا اور
اوسکو تقطیع مین شمار نہین کرتے اور یہ مخصوص اشعار عرب ہی قدماے فارسی ایک حرف زیادہ لے آتے تھے مگر متاخرین
فارسی اور اردو مین متروک اور جو آخر ارکان سے ساقط ہوتے ہین نو ہین **حذف** عبارت ہی اسقاط سبب خفیف سے
آخر رکن سے پس فعولن فعو منقول بہ فعل مفاعیلن مفاعی منقول بہ فعولن فاعلاتن فاعلا منقول بہ فاعلن ہوتا ہی اور
حذف رمل و طویل و متقارب و مجتث و مدید و ہزج و خفیف مین واقع ہوتا ہی **قطف** عبارت اجتماع عصب و حذف سے
ہی پس مفاعلتن مفاعل منقول بہ فعولن حاصل ہوتا ہی اور مختص بحر وافر ہی **قصر** عبارت اسقاط ساکن سبب سے کہ آخر رکن کے
ہو اور اسکان ماقبل سے ہی پس مفاعیلن مفاعیل اور فاعلاتن فاعلات یا فاعلان اور فعولن فعول او مس تفع لن
منفصل مستفعل منقول بہ مفعولن ہو جاتا ہی **قطع** عبارت اسقاط ساکن وتد مجموع کا کہ آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہی

مکانفہ ایک ... [illegible] ۱۲

اذالہ کے معنی دراز کرنا ۱۲

تسبیغ تمام کرنا ۱۲

ترفیل کے معنی کھینچنا اور دراز کرنا ۱۲

حذف دور کرنا ۱۲

قصر چھوٹا کرنا ۱۲

قطع کاٹنا ۱۲

پس مستفعلن ستفعل منقول مفعولن فاعلن فاعل منقول فعلن بسکون عین متفاعلن متفاعل منقول فعلاتن ہوتا ہی اور قطع فاعلاتن میں اسطرح
ہوتا ہی کہ سبب خفیف آخر کو دور کرکے اور ساکن وتد مجموع کو بھی دور کرکے ماقبل کو ساکن کریں پس فاعل منقول بہ فعلن رہتا ہی
اور یہ بحر رجز و کامل و رمل و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب میں آتا ہی **حذ** عبارت اسقاط وتد مجموع
سے ہی آخر رکن سے پس مستفعلن مستف اور فاعلن فا او متفاعلن متفا اول منقول بہ فعلن بسکون عین دوم بہ فع سوم بہ فعلن
بتحریک عین ہوا اور یہ بحر کامل و رجز و متدارک میں اکثر آتا ہی **صلم** عبارت اسقاط وتد مفروق سے ہی رکن مفعولات سے
پس مفعو منقول بہ فعلن بسکون عین رہا **وقف** عبارت ہی اسکان تا کے مفعولات اور نقل بہ مفعولان ہی **کسف** عبارت ہی
اجتماع وقف و کسف مفعولات میں پس مفعولا منقول بہ مفعولن ہوا اور صلم و وقف و کسف تینوں بحر سریع و منسرح و مقتضب
میں آتے ہیں **بتر** اجتماع حذف و قطع کا ہی فعولن میں فع رہا اور اجتماع قطع حذف کا فاعلاتن میں فاعل منقول بہ فعلن
اور اجتماع خرم اور جب کا مفاعیلن میں فا منقول بہ فع حاصل ہوا اور یہ بحر تقارب و ہزج و رمل و مضارع و مجتث و خفیف
میں آتا ہی بیان خرم و جب کا آگے آئے گا اور جس رکن میں یہ حاف آتا ہی اوسکو ابتر کہتے ہیں آور جو اول رکن سے ساقط
ہوتے ہیں دس ہیں **خرم** عبارت ہی اسقاط حرف اول وتد مجموع سے کہ اول رکن میں واقع ہو جیسے مفاعیلن میں فاعیلن
منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ تغییر جب مفاعیلن میں آتی ہی اوسکو اخرم ہی کہتے ہیں اور بحر ہزج و مضارع میں واقع ہوتا ہی ورنہ
جب اور کسی رکن میں واقع ہوتا ہی تو کسی لقب خاص سے کہا جاتا ہی چنانچہ جب فعولن میں صرف خرم کریں اوسکو اثلم
کہتے ہیں اگر خرم کو قبض کے ساتھ جمع کریں اوسکو اثرم **ثلم** جبکہ فعولن میں خرم کریں عولن منقول بہ فعلن بسکون عین حاصل ہوتا ہی
ثرم عبارت اجتماع قبض و خرم سے ہی فعولن میں پس عول منقول فعل رہا یہ دونوں تغیر طویل و متقارب میں واقع ہوتے ہیں
شتر اجتماع خرم و قبض کا ہی مفاعیلن میں پس فاعلن حاصل ہوا اوسکو اشتر کہتے ہیں **خرب** اجتماع خرم و کف کا ہی مفاعیلن میں پس
فاعیل منقول بہ مفعول رہا اشتر و اخرب دونوں ہزج و مضارع میں واقع ہوتے ہیں **عضب** مفاعلتن میں خرم کرنا فاعلتن منقول
بہ مفتعلن ہو **اقصم** اجتماع خرم اور عصب بصاد مہملہ کا ہی مفاعلتن میں پس فاعلتن منقول بہ مفعولن رہا **جمم** اجتماع عقل و خرم کا مفاعلتن
میں پس فاعتن منقول بہ فاعلن ہو **عقص** اجتماع خرم و نقص سے ہی مفاعلتن میں پس فاعلت منقول بہ مفعول رہا اعضب
و اقصم و اجم و اعقص مخصوص بحر وافر ہیں **رفع** اسقاط ایک سبب کا اوس رکن سے جسکے اول میں دو سبب واقع ہوں چنانچہ
مستفعلن تفعلن منقول بہ فاعلن اور مفعولات عولات منقول بہ مفعول ہوا اور یہ بحر منسرح و رجز میں آتا ہی **قسم چہارم**
مرکبات جدیدہ میں یعنی جو متاخرین نے بعد خلیل کے استخراج کیے **جب** اسقاط دو سبب خفیف کا ہی آخر مفاعیلن سے
پس مفا منقول بہ فعل رہا **ہتم** اجتماع حذف و قصر کا ہی مفاعیلن میں پس مفاع منقول بہ فعول ہوا **زلل** اجتماع خرم و ہتم کا ہی
مفاعیلن میں فاع رہا یہ تینوں ہزج و مضارع میں واقع ہوتے ہیں **خلع** اجتماع خبن و قطع کا ہی پس مستفعلن فعولن اور
فاعلن فعل ہو گیا **جحف** یہ کہ اول فاعلاتن کو خبن کیا فعلاتن رہا پس فعلا کہ فاصلہ صغری ہی دور کیا تن رہا منقول

جو رفع ہوا ربع اجتماع خبن و قطع کا ہی فاعلاتن میں بعد خبن فعلاتن بعد قطع فعلن رہا بسکون لام تن رمل و مضارع میں
آتا ہی جدع اسقاط دو نون سبب خفیف مفعولات کا اور اسکان تا کا پس لات متقول فاع رہا بحر مفعولات میں بعد
جدع کے دور کرنا الف کا فاع میں سے فع رہا اور یہ دونوں بحر سریع و منسرح و مقتضب میں آتے ہیں کشف اجتماع
طی و کسف کا مفعولات میں پس مفعلا منقول فاعلن ہو اقسام پنجم اس کریں کہ ہر ایک رکن میں کون کون تغیرات واقع
ہوتے ہیں اور فروع ہر رکن کے کسقدر ہیں **زحاف مفاعیلن** کے ۱۲ ہیں قبض کف خرم خرب بتر شتر حذف
قصر ہتم جب زلل تسبیغ اور **فروع** ۱۶ مقبوض مفاعلن مکفوف مفاعیلُ اخرم مفعولن اخرب مفعول ابتر فع اشتر فاعلن
محذوف فعولن مقصور مفاعیل بسکون لام اہتم فعول مجبوب فعل ازل فاع مسبغ مفاعیلان مقبوض مسبغ مفاعلان
اخرم مسبغ مفعولان اشتر مسبغ فاعلان محذوف مسبغ فعولان **زحاف فاعلاتن** ۱۱ ہیں خبن کف شکل قطع
حذف قصر تشعیث جحف تسبیغ بتر ربع **فروع** ۱۵ ہیں مخبون فعلاتن مکفوف فاعلاتُ مشکول فعلاتُ
مخبون محذوف فعِلن بکسر عین محذوف فاعلن مقصور فاعلات مشعث مفعولن مجحوف فع مسبغ فاعلیان
ابتر فعلن بسکون عین مربوع فعل مقصور مخبون فعِلان بکسر عین مقطوع مسبغ فعلان بسکون عین مجحوب مسبغ
فاع مخبون مسبغ فعلیان **زحاف مستفعلن** ۹ ہیں خبن طی خبل قطع خلع حذذ اذاله رفع ترفیل فروع ۱۶
مخبون مفاعلن مطوی مفتعلن مخبول فعلتن مقطوع مفعولن مخلع فعولن محذوذ فعلن بسکون عین مذال مستفعلان مرفوع فاعلن
مرفل مستفعلاتن مخبون مذال مفاعلان مطوی مذال مفتعلان مرفوع مذال فاعلان محذوذ و محذوف فع مخبول مذال
فعلتان مخبون مرفل مفاعلاتن مطوی مرفل مفتعلاتن **زحاف مفعولات** ۹ ہیں خبن طی وقف کسف صلم
رفع خبل جدع نحر اور **فروع** ۱۵ ہیں مخبون مفاعیلُ بضم التا مطوی فاعلاتُ بضم التا موقوف مفعولان مکسوف
مفعولن اصلم فعلن بسکون عین مرفوع مفعول مخبول فعلاتُ بضم تا مجدوع فاع منحور فع مخبون موقوف مفاعیل
بسکون لام مطوی موقوف فاعلات بسکون تا مطوی مکسوف فاعلن مخبول موقوف فعلات مخبول مکسوف فعلن بکسر عین
مخبون مکسوف فعولن **زحاف مفاعلتن** سات ہیں عصب عضب عقل قطف قسم جمم عقص **فروع** آٹھ ہیں معصوب
مفاعیلن معضوب مفتعلن معقول مفاعلن مقطوف فعولن اقصم مفعولن اجم فاعلن اعقص مفعول معصوب مکفوف مفاعیل
زحاف متفاعلن سات ہیں اضمار وقص قطع خزل حذذ اذاله ترفیل **فروع** ۱۷ ہیں مضمر مستفعلن موقوص
مفاعلن مقطوع فعلاتن مخزول مفتعلن احذ فعِلن بکسر عین مذال متفاعلان مرفل متفاعلاتن احذ مضمر فعلن بسکون
عین مقطوع مضمر مفعولن احذ مذال فعِلان بکسر عین احذ مضمر مذال فعلان بسکون عین مخزول مذال مفتعلان
مضمر مذال مستفعلان مضمر مرفل مستفعلاتن موقوص مذال مفاعلان موقوص مرفل مفاعلاتن مخزول مرفل مفتعلاتن
زحاف فعولن کے سات ہیں قبض قصر حذف ثلم ثرم بتر تسبیغ **فروع** آٹھ ہیں مقبوض فعولُ بضم لام مقصور

فعول بسکون لام محذوف فعل اثلم فعلن اثرم فعل ابتر فع مسبغ فعولان اثلم مسبغ فعلان بسکون عین زحاف فاعلن کے ۶ ہین قطع خبن خلع حذف ترفیل اذالہ و فروع ۸ ہین مقطوع فعلن بسکون عین مخبون فعلن بکسر عین مخلع فعل بفتح عین و سکون لام محذوف فع مرفل فاعلاتن مذال فاعلان مخبون مذال فعلان مقطوع مذال فعلان زحاف فاع لاتن منفصل کے ۳ ہین کف قصر حذف فروع بھی ۳ مکفوف فاعلات بضم التاء مقصور فاعلات ساکن الآخر محذوف فاعلن زحاف مس تفع لن کے ۳ ہین خبن قصر تشکل مخبون مفاعلن مقصور مفعولن بسکون لام مشکول مفاعل بضم لام مخبون مقصور فعولن یہ چار فروع ہینا

فصل چہارم تقطیع کے بیان میں تقطیع اصطلاح میں وہ ہی کہ اجزاے شعر کو اجزاے ارکان اوس بحر کے ساتھ اس طرح مقابل قطع کرنا کہ متحرک مقابل متحرک کے اور ساکن مقابل ساکن کے واقع ہو اور اتفاق نوعیت حرکت کا ضرور نہین یعنی اگر مقابل فتحے کے کسرہ یا ضمہ ہو تو مضایقہ نہین علیٰ ہذا القیاس مثلاً مرے دلبر اور سخن کہنا دونون بروزن مفاعیلن آور تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہی غیر ملفوظ شمار مین نہین آتے پس جو حرف کہ تلفظ مین آتے ہین اور کتابت مین نہین وہ یہ ہین اول الف ممدودہ کہ بجاے دو الف کے گنا جاتا ہی جیسے آیا ہی بروزن مفعولن اور سواے اسکے الفاظ زبان عربی کے بھی حالت اشباع حرکت بجاے حرف شمار کیے جاتے ہین جیسے الف رحمن اور السلام اور سموات اور طٰہٰ اور ہذا کا اور واو و یا الفاظ لہٗ و بہٖ مین دوم تنوین جیسے ایضاً و علمٌ بروزن فعلن سوم حرف مشدد بجاے دو حرف شمار کیا جاتا ہی جیسے فرّخ بروزن فعلن چہارم ہمزہ بھی ایک حرف گنا جاتا ہی جیسے جاؤ بروزن فعلن اور جو کتابت مین ہین اور تلفظ مین نہین آتے اول الف وصل بعض الفاظ مثل اس اسن آب آک وغیرہ کا جبکہ ملفوظ نہو گا تقطیع مین بھی شمار نہو گا جیسے الف لفظ آک کا اس مصرع مین* ناسخ مصرع ہر قدم پر جاے گرداک آتش محشر اوٹھا + کبھی الف آخر لفظ کا بھی ملفوظ نہین ہوتا جیسے ع رہا دل غم سے بیقرار سدا + اور الفاظ عربی مین الف اکثر نہین پڑھا جاتا جیسے ایہا الناس اور انا الحق اور ابا عبد اللہ اور عبد الحمید وغیرہ دوم یاے بعض الفاظ کی بھی تلفظ مین نہین آتی جیسے ع مجھے اب طاقت گفتار نہین + اور بعض الفاظ عربی مین مثل فی الجملہ اور غازی الدین اور ابی الفضل اور اولی الالباب اور ذوی الروح وغیرہ اور یا لفظ مین کی جیسے ع مین جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگو + سوم واو بھی بعض مواقع مین تلفظ مین نہین آتا جیسے واو جو کو تو وغیرہ کا ع یہ شرکت تو بندی کو بھاتی نہین + اور واو معدولہ جیسے خود اور خویش اور اوس کا کہ تقطیع مین حذف اور خلش اور ہمراہین کنا جاے گا اور الفاظ عربی مین جیسے ابو الحسن اور ابو الہوس اور اولو العلم اور واو عطف کا جیسے واو اول و سوم اس مصرع مین ع دل و جان قرار و ہوش نہین + چہارم حرکت بجاے حرف گنی جاتی ہی جیسے اضافت یا اس مصرع مین ع نکہت گل سے پریشان تھا دماغ + پنجم حرف مخلوط التلفظ جیسے کیا کسر کچھ مجھ منہ ہنسا کہ تقطیع مین کا کر کچ مج منہ ہنسا گنا جاتا ہی ششم ہاے مختفی آخر بعض الفاظ کے کبھی کبھی شمار مین نہین آتی جیسے شعر اب خامہ سے دا شگاف یون ہی + دل ملنے کی راہ صاف یون ہی + اگر عروض و ضرب مین واقع ہو تو بجاے

فصل چہارم تقطیع

حرف شمار مین آتی ہی ع دل اسکا ماںگا کاغذ دوات خامہ لکھا گلچین کے نام نامہ + اور یہ ہا حالت اضافت مین ہمزہ یلینہ
سے بدل جاتی ہی تب حرف کے شمار مین آتی ہی اور در حالت اشباع اضافت وحرف کے شمار مین آتی ہی جیسے
ع نالۂ دل عرش پہ پہونچا مرا + ع نالہ دل عرش پہ پہونچا مرا + ہشتم نون غنہ بعد حرف علت جیسے کہان کہین کہون
یون تون جہان تن مین وغیرہ مین البتہ اگر آخر مصرع مین ہوگا بجاے حرف ساکن گنا جائیگا ناسخ شعر نعت کبھی
کسی کی گوارا یہان نہین ہی جس سرزمین کے ہم ہین وہان آسمان نہین + قاعدہ دیگر جب کوئی دو حرف ساکن
سواے نون غنہ بعد حرف علت کے وسط مصرع مین واقع ہون تو تقطیع مین ساکن دوم متحرک کیا جاتا ہی مگر آخر مصرع
مین دونون بحال رہتے ہین غالب شعر خون ہی دل خاک مین احوال بتان پر یعنی + انکے ناخن ہوے محتاج حنا میرے بعد
حرف کاف لفظ خاک کا متحرک ہوگا اور دال لفظ بعد کا بحال رہیگا اور اگر تین ساکن جمع ہون پس اگر
وسط مصرع مین ہین تو اول کو بحال دوسرے کو متحرک تیسرے کو ساقط کرتے ہین اور اگر آخر مصرع مین تو ایک کو
ساقط باقی کو بحال ع ہی دوست وہ جو دوست کی خاطر جلاے دل غالب شعر آمد خط سے ہوا ہی سرد جو بازار دوست
دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست + الفاظ جو اوپر لکھے گئے بطور نمونے کے ہین اسی طرح جاننا چاہیے کہ حروف
ملفوظ معتبر اور غیر ملفوظ ساقط ہوتے ہین اب ایک شعر کی تقطیع بطور مثال لکھی جاتی ہی میر حسن شعر کرون پہلے
توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہی اس طرح کر دیہ فعولن لتوحی
فعولن دیزدا فعولن رقم فعل جھکا جس فعولن کسجدے فعولن کُ اول فعولن قلم فعل + اور یاد رہے کہ تقطیع مین جاننا
بحر اور ارکان کا ضرور ہی تا کہ تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین تمیز ہو مثلاً ع نہو اوس سے مایوس امیدوار + کہ بحر تقارب
مین بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہی وزن غیر حقیقی مین بھی یون تقطیع ہو سکتا ہی نہو اوس فعولن سمایوس مفاعیل
امیدوار مستفعلان اور جب ایک بحر دوسری بحر کے ساتھ مشتبہ ہو تو جس سے کہ تکلف حاصل ہو اوس بحر سے
سمجھنا چاہیے جیسے شعر امام الدین طالب کا شعر پروانہ مرے گھر سے جب ہوا صنم + ستم ہوا ستم ہوا ستم + کہ تقطیع اوسکی چہار
مفاعلن سے ہی اگر مفاعلن کو منقول مستفعلن مخبون کا جانین بحر رجز مسدس مخبون ہوگی اور اگر مفاعیلن مقبوض اعتبار کرین
بحر ہزج مسدس مقبوض ہوگی لیکن مفاعلن مستفعلن سے بعد نقل حاصل ہوتا ہی اور مفاعیلن مقبوض سے بدون نقل لہذا اسکو بحر ہزج سے سمجھنا بہتر

فصل پنجم مثال بحور اور اوزان مستعملہ شعراے اردو مین واضح ہو کہ بحور طویل و مدید و بسیط و وافر و مقتضب
کا ال مستعمل شعراے عجم نہین اور شاذ قابل اعتبار نہین بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن آٹھ بار ناسخ شعر مرا سینہ ہی مشرق
آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا + اس وزن مین اگر کوئی رکن سالم اور کوئی مسبغ
لائین تو جائز ہی مثمن مقبوض بہادر سنگھ کام بدایونی شعر یہ تھوڑی سی تھوڑی میں ندے کلائی موڑ موڑ کر + بھلا ہو
تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر + مفاعلن آٹھ بار مثمن اشتر فاعلن مفاعیلن چار بار رنگین شعر عشق مین ترے مرا رنگ

فصل پنجم
بحر ہزج

زعفرانی ہی + ضعف ہی رفیق اپنا یار ناتوانی ہی + مثمن اخرب مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن امانت شعر بھولا ہون
مین عالم کو سرشار اسے کہتے ہین + مستی سے نہین غافل ہشیار اسے کہتے ہین + مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیل + ذوق شعر جھومر کا نظر سر پہ ترے اب تو پڑا چاند + تھا وعدہ چڑھے چاند کا لا بوسہ چڑھا چاند + مثمن اخرب
مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن + ناسخ شعر دل لیتی ہی وہ زلف سیہ فام ہمارا + بجھتا ہی چراغ آج سر شام
ہمارا + اجتماع ان دونون وزن کا ایک شعر مین جائز ہی + ذوق شعر ہی بادہ کشون کے لیے اک غیب سے تایید زاہد جو دعا
مانگتا باران کے لیے ہی + مثمن مقصور محذوف + امام الدین طالب شعر تپ ہجر سے ای یار دل زار جلا ہی + ذرا دیکھ
دل زار نیا باغ کھلا ہی + مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن اس وزن مین اگر سب مفاعیل آوین جائز ہی مسدس مقصور
العروض والضرب یا محذوف الاخیرین یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اجتماع ان دونون کا ایک شعر
مین جائز ہی راحت شعر شب فرقت مین بیتابی سے ہر دم + جلا کرتا ہون مثل شمع کافور + مسدس اخرب مقبوض
محذوف الآخر یا مقصور الآخر و مسدس اخرم اشتر محذوف یا مقصور الآخر یعنی مفعول مفاعلن
فعولن + یا مفاعیل و مفعولن فاعلن فعولن + یا مفاعیل اجتماع ان چارون کا جائز ہی نسیم شعر انسان کا سر و دور قفس سا ہی
پریون کا ناچ دیکھتا ہی + ولہ شعر خالق نے عیسے تھے چار فرزند + دانا عاقل ذکی خردمند + مصرع اول و دوم
و سوم و چہارم وزن اول و سوم و دوم و چہارم پر ہی بحر رجز مثمن سالم مستفعلن آٹھ بار + ناسخ شعر زندان مین
بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر + بلبل قفس مین ہو وے گلزار آتا ہی نظر + مثمن مطوی مخبون مفتعلن مفاعلن چار بار
+ جرات شعر پھرتا ہون تجھ بغیر مین ہو کے دوانہ ہو بہو + شہر بشہر دہ بدہ خانہ بخانہ کو بکو + بحر رمل مثمن محذوف
یا مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلات + منیر شعر اس طرح دل کو محبت تجھسے ہی ای شعلہ رو
جس طرح آتش سے رکھتا ہی سمندر اختلاط + عروض محذوف ضرب مقصور ہی مثمن مشکول فعلات فاعلاتن چار بار
انشا شعر مجھے کیون نہ آسے ساقی نظر آفتاب الٹا + کہ پڑا ہی آج خم مین قدح شراب الٹا + مثمن مخبون مقصور یا
محذوف یا مخبون مسبغ مقطوع یا ابتر یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات + یا فعلن بکسر عین + یا فعلان
بسکون عین + یا فعلن بسکون عین + فکی شعر شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کی طرف + صورت سیل کبھی جاتا ہون دریا کی طرف
ولہ شعر راہ پر لائیے جسکو وہی رہزن ہو جاے + دوستی کیجیے جس سے وہی دشمن ہو جاے + جرات شعر چین اس
دل کو نہ اک آن ترے بن آیا + دن گیا رات ہوئی رات گئی دن آیا + ان چارون کا اجتماع جائز ہی اور انمین اگر صدر
و ابتدا مثل حشو کے یعنی مخبون آ جاے تو جائز ہی + امانت شعر نہ کسی بحر لطافت یہ کرے چشم کو وا + حلقہ گیسو
محبوب ہی گرداب بلا + صدر مخبون ہی + مسدس مقصور یا محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلات + یا فاعلن
اجتماع جائز ہی + غالب شعر پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال + پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا + مسدس مخبون مقصور

بحر رجز

بحر رمل

یا محذوف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلات یا فعلن + غالب شعر کچھ تو دے اے فلک نا انصاف + آہ و فریاد کی رخصت
ہی سہی + اور عروض و ضرب اگر ابتر یا مسبغ مقطوع لائیں اور صدر و ابتدا کبھی اگر مخبون لائیں جائز ہی ولہ شعر قطع کیجے
نہ تعلق ہم سے + کچھ نہیں ہی تو عداوت ہی سہی + عروض ابتر ہی ولہ شعر غلطی ہاے مضامین مت پوچھ + لوگ نالے کو
رسا باندھتے ہین + صدر مخبون اور ضرب مسبغ مقطوع ہی ۔ **بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف** مفتعلن مفتعلن

بحر سریع

فاعلات یا فاعلن + طالب شعر ہم نے کیا تجھ پہ دل و جان نثار + تو نہوا ہاے دل و جان سے یار + ذوق شعر دیکھا وہ تماشا
دل آرام کو + عید ہوئی ذوق وصلے شام کو + اجتماع جائز ہی اور اگر بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن آئے
جائز ہی لمولفہ شعر پوچھ نہ کچھ مجھ سے کہ ہی کیا ہوا + دل مرا تجھ پر ہی شیدا ہوا + اور اسی تغیر کو عوام سکتہ کہتے ہین **مطوی
مقطوع مجدوع** مفتعلن مفعولن فاع + طالب شعر تو ہی سراپا حسن و ناز + مین ہون مجسم سوز و گداز + اس وزن مین
بجاے مقطوع یعنی مفعولن کے لانا مکفوف یعنی مستفعل مضموم اللام کا جائز ہی جیسے مصرع ثانی مین علی ہذا القیاس بجاے
مجدوع یعنی فاع کے منحور یعنی فع لانا جائز ہی **بحر منسرح مثمن مطوی موقوف** مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات سوا

بحر منسرح

شعر سننے سمجھنے کو بات حق سنے وہ لے گوش و ہوش + حق بطرف جسکے ہو آج نہ رہیو خموش + اس وزن مین اگر بجاے
مفعولات مطوی موقوف یعنی فاعلات کے مطوی مکسوف یعنی فاعلن موقع ہو تو جائز ہی جیسے مصرع دوم کے حشو مین
اور اگر رکن مستفعلن مین بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن کسی جگہہ واقع ہو تو جائز ہی **مثمن مطوی منحور**
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + غالب شعر آکہ مری جان کو قرار نہین ہی + طاقت بیداد انتظار نہین ہی + اگر عروض
و ضرب بجاے منحور یعنی فع کے مجدوع یعنی فاع لائین جائز ہی **بحر مضارع مثمن اخرب** مفعول فاع لاتن چار بار

بحر مضارع

ذوق شعر ہم ہین غلام اونکے جو ہین وفا کے بندے + اسکو یقین جانو کہ ہو خدا کے بندے + اسمین اگر عروض مسبغ آئے
یعنی فاعلیان تو جائز ہی میر درد شعر مرتا نہین ہون کچھ مین اس سخت دل کے ہاتھون + جیتا ہون آپ اپنے کمبخت دل کے
ہاتھون + اور اگر اس وزن مین رکن فاع لاتن کا حشو مین ایک جا سالم اور ایک جا مکفوف یعنی فاعلات اور بجاے
مفاعیلان مفاعیل آئے جائز ہی طالب شعر ظالم نہین ہی الفت دل مین ترے ذرا بھی + رحم آیا کچھ نہ تجھکو تیرے عشق مین ابھی
بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن **مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور** مفعول
فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلات + غالب شعر کیون جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر + جلتا ہون اپنی طاقت
دیدار دیکھکر + ذوق شعر ہون طائر خیال نہ پر ہین نہ میرے بال + پر اوڑکے جا پہونچتا کہین سے کہین ہون مین +
اجتماع جائز ہی اور اگر فاع لاتن اور مفعول دونون حشو مین سالم لائین جائز ہی لمولفہ شعر یہ ظلم اوسکے دل پہ اوٹھا
ہمیشہ آہ + میرا جگر تو دیکھو اسد کی پناہ + **مثمن مکفوف مقصور یا محذوف** مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات یا
فاعلن لمولفہ شعر اگر دل ہی ترا صاف تو کیون مجھسے خفا ہی + مجھے صاف یہ بتلا دے کہ کیا میری خطا ہی + **بحر مجتث**

بحر مجتث

مثمن مخبون مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن + غالب شعر عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے + کہ اپنے سایے سے سر پاون سے ہی دو قدم آگے + مثمن مخبون محذوف یعنی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن + اگر عروض و ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت عین یا مقطوع مسبغ یعنی فعلان بسکون عین آئے تو مضایقہ نہین + شعر شعر ہوا ہون بردیہ غم سے کہ لوٹتا جو کبھی + تمام سبزہ بیابان کا زعفران ہوتا + غالب شعر نہین ہی سایہ کہ سنکر نوید مقدم یار + گئے ہین چند قدم پیشتر در و دیوار +

بحر خفیف

بحر خفیف مخبون فاعلاتن مفاعلن فعلاتن + طالب شعر سوز دل شرح گر کرون سر محفل + دامن شمع تر کرون سر محفل + مخبون محذوف یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن عروض و ضرب اگر ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت عین یا مخبون مقصور مشعث یعنی فعلان بسکون عین آئے تو جائز ہی + غالب شعر دل ہوا ہے خرام ناز سے پھر + محشرستان بیقراری ہی + ذوق شعر واعظا چھوڑ ذکر نعمت خلد + کہ شراب و کباب کی باتین ہین +

بحر مقتضب

بحر مقتضب مثمن مطوی فاعلات مفتعلن چار بار لمؤلفہ شعر تجھہ بغیر رشک پری کم جو ش آئے سیر چمن گل ہین خار دلکو مرے دیتے ہین زیادہ الم +

بحر کامل

بحر کامل مثمن سالم متفاعلن آٹھہ بار + جرأت شعر جو چمن مین گذرے تو اے صبا تو یہ کہیو بلبل زار سے + کہ خزان کا دن بھی ہی سامنے نہ لگا نا دل کو بہار سے + اگر عروض و ضرب مذال ہو مضایقہ نہین + وحشت شعر تری چشم کے جو مریض ہین جز اجل کے اونکی دوا نہین + ہو معالج اونکا مسیح بھی تو اونھین امید شفا نہین + مثمن مضمر متفاعلن مستفعلن چار بار + طالب شعر نہوئی کبھی مجھسے خطا نہ ہوا کرو مجھپر خفا نہ کیا کرو تم گالیان نہ کیا کرو مجھپر جفا + ہمین اگر عروض و ضرب مضمر مذال ہو تو جائز ہی +

بحر بسیط

بحر بسیط مثمن سالم مستفعلن فاعلن چار بار + ولایت علی گویا شعر مین نے کہا آ صنم اپنے گھر بیجا صنم + تو ہی خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم + بسیط مثمن مخبون مفاعلن فعلن چار بار + ولہ شعر وکھا دے شکل فرا صنم برائے خدا + یہ ہی سوال مرا گلہ رہے نہ ذرا + مسدس مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن + ولہ شعر دیکھکے تجکو پری اک ذری + آگئی مجھکو وہین بیخبری +

بحر وافر

بحر وافر مثمن سالم مفاعلتن آٹھہ بار + طالب شعر ڈرا کے کہا بھلا نے بھلا خفا جو ذرا ہوا وہ صنم + مرا بھی ذرا گلہ نرہا ہنسا جو کیا مجھے یہ ستم +

بحر متقارب

بحر متقارب مثمن سالم فعولن آٹھہ بار + ذوق شعر چنی تو نے افشان جو اے مہ جبین ہی + ستارون مین کیا کیا چنان کی جبین ہی + مثمن مقصور یا محذوف فعولن فعولن فعولن فعول یا فعل + میر حسن شعر کدھر ہی تو اے ساقی گلعذار + مرا غم سے دل ہو گیا خار خار + اجتماع جائز ہی + متقارب مثمن اثلم فعلن فعولن چار بار + طالب شعر اے وائے قسمت دیکھا نہ تجھکو + حسرت رہے گی تا مرگ مجھکو + مثمن مقبوض اثلم مقصور فعول فعلن چار بار + ولہ شعر تڑپ رہا ہون مین نیم بسمل + خبر لے میری شتاب قاتل +

بحر متدارک

بحر متدارک مثمن سالم فاعلن آٹھہ بار + ولہ شعر کیا کرون مین گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا + مثمن مخبون فعلن بکسر عین آٹھہ بار + ظفر شعر مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا + ترا یون ہی میں دوست یگانہ رہا + مثمن مقطوع فعلن بسکون عین آٹھہ بار + طالب شعر ہر دم کرتا ہون مین زاری + دیکھی بس بس تیری یاری + فائدہ

بعض شعرائے عجم اور فصحائے ہند نے آٹھہ سے زیادہ رکن کے اشعار بھی کہے ہین جیسے شعر ظفر کا مسدس یعنی چھ رکن کا
شعر ہو کے خاک اپنا مٹا دینا جسے منظور ہو وہ خاکسار خاک رہ ہو خاک پا ہو یہ بھی ہو اور وہ بھی اور کچھ نہو + بروزن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلا یا فاعلن اور بعض بحور کا مضاعف استعمال کیا ہی جیسے بحر ہزج مثمن سالم مضاعف
شعر چمن مین وہ نگار سبز خط گیسو پریشان است قد خوش چشم مہ سیما جو آکر جلوہ گر ہووے + بنفشہ جا پڑے سو دامن سنبل
پیچ کھائے یا بجل شمشاد نرگس رہ گل چاک جگر ہووے + متقارب مثمن سالم مضاعف + ذوق شعر تمنا نہین ہی کہ امداد کو
طپش کا صلہ ہو کہ مرد قلق ہو + یہی حق ہی قاتل اگر حق دلائے یہ بسمل ترے پاؤن پر جان بحق ہو + متقارب مثمن مقبوض
اثلم مضاعف + ہوس شعر سوائے اندوہ و یاس و حرمان ہوا نہ حاصل جہان سے ہمکو + اوٹھائین کاندھے پہ بار ہستی سفر ہی
بہتر یہان سے ہمکو + فعول فعلن آٹھہ بار + متدارک مثمن مخبون مضاعف + شعر نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے
ہوئے نہ ادھر کے ہوئے + گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے + فعلن سولہ بار
متدارک مثمن مقطوع احذ مضاعف + ذوق شعر جس ہاتھ مین جام لعل کی ہو اور اوسمین لب لعل سرکش ہو + پھر زلف سے و
دست ہوسے جسمین اخگر آتش ہو + فعلن سولہ بار بعض جا مخبون واقع ہوا ہی عروض و ضرب احذ ہی بروزن فعلن فعلن
فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع کبھی حشو بھی محذوذ ہوتا ہی + ترآب شعر باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا تھا خارستان +
دم سے ترے اے باد صبا آگ لگی گلشن مین ہی + فعلن فعلن فعلن فع فعلن فعلن فعلن فع + جرأت شعر رنگ بھبوکا ہونٹھ ملائم
اور گچھون مین سختی ہی + سینے سے لے ناف تلک اک قاقم کی سی تختی ہی + فائدہ ایک مصرع کا آخر مقصور آئے دوسرا
محذوف تو جائز ہی جیسا اکثر اوپر گذرا اور اگر عروض و ضرب مین سے ایک سالم ہو دوسرا مسبغ تو بھی جائز ہی جیسا اوپر گذرا
اور اس بیت مین + شعر ہو مشہور عالم مین ہمارا نام سو سو کوس + لیے پھرتی ہی ہمکو گردش ایام سو سو کوس + یا صدر
و ابتدا مین سے ایک سالم دوسرا مخبون جیسے + غالب شعر غلطیہائے مضامین مت پوچھ + لوگ نالے کو رسا باندھتے ہین +
فصل ششم واضح ہو کہ سوائے بحور شانزدہ گانہ مذکور الصدر کے دیگر بحور کہ ایجاد متاخرین ہین چونکہ اکثر غیر مستعمل
اور بحور قدیم سے بادنی تفاوت حاصل ہو سکتی ہین لہذا شرح بیان اونکا نہین کیا مجملاً نام اونکے لکھتا ہون
اول قریب مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دوبار دوم جدید جسکو غریب بھی کہتے ہین فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
دوبار سوم مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دوبار سوائے اسکے بعض اہل عروض نے دائرہ مختلفہ سے سوائے
طویل مدید بسیط کے بحر عریض و عمیق کو انفکاک کیا ہی یعنی مفا سے شروع کرکے مفاعیلن فعولن چار بار عریض اور لن فعو
سے شروع کرکے لن فعولن مفاعی بوزن فاعلن فاعلاتن بحر عمیق اور بعض اہل عروض پارسی مثل بہرام سرخسی بزرجمہری
وغیرہ نے بحور نوزدہ گانہ مذکورہ سے نو بحرین اور استخراج کی ہین اور کہتے ہین کہ دائرہ اوسکا عبد اللہ قریشی نے
ایجاد کرکے منعکسہ نام رکھا اول صریم مفاعیلن فاعلاتن دوبار دوم کبیر مفعولات مفعولات مستفعلن دوبار سوم بدیل

فصل ششم

مستفعلن مستفعلن دوبار چہارم قلیب فاعلات مفاعیلن دوبار پنجم حمید مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار ششم صغیر مستفعلن فاعلاتن مستفعلن دوبار ہفتم اصم فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ہشتم سلیم مستفعلن مفعولات مفعولات دوبار نہم حمیم فاع لاتن مستفعلن مستفعلن دوبار اور سوائے اسکے عاشق صادق نامے ایک شخص نے ہمعصران امیر خسرو دہلوی اسے رسالہ جامع الصنائع مصنفہ اپنے مین تین بحرین اور ایجاد کی ہین اور دو رکن بھی تازہ پیدا کیے ہین متفاعلتن اور مفعولاتن اور غور سے معلوم ہوگا کہ متفاعلتن اجتماع دو فعلن بکسر عین کا ہی اور مفعولاتن دو فعلن بسکون عین کا کہ متدارک مخبون اور مقطوع ہین وہ تین بحرین یہ ہین اول کفت متفاعلتن آٹھہ بار دوم زلل مفتعلاتن آٹھہ بار سوم اوفر مفعولاتن آٹھہ بار اور علاوہ ازین اور بھی بحرین ہین خبب مفعول فعلا ل چار بار مواسع فاعلتن مفعول فعولن چار بار ہرکن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن فعلاتن دوبار

باب چہارم علم قوافی مین

فصل اول حروف قافیہ کے بیان مین واضح ہو کہ قافیہ اصطلاح مین عبارت ہی ایک یا چند حروف معین سے کہ اونکو آخر مصرع یا بیت مین الفاظ مختلفہ مین لائین اور وہ نو حرف ہین اول روی کہ اصل قافیہ ہی یعنی روی قافیے مین ضرور ہوگا گو اور حرف نہون اور چار حرف یعنی ردف قید تاسیس دخیل روی سے قبل آتے ہین اور چار حرف یعنی وصل خروج نائرہ مزید بعد روی کے واقع ہوتے ہین پس ردف عبارت ہی حروف مدہ یعنی الف و واو و یاے تحتانی سے کہ بدون واسطہ حرف متحرک کے قبل روی سے واقع ہو اور ردف کے ماقبل کی حرکت اونکے مطابق ہو یعنی ماقبل الف فتحہ اور ماقبل واو ضمہ اور ماقبل یا کسرہ ہو غالب شعر جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آئے + جان کالبد صورت دیوار مین آئے + ولہ شعر نقش فریادی ہی کسکی شوخی تحریر کا + کاغذی ہی پیرہن ہر پیکر تصویر کا + ولہ شعر شب کہ وہ مجلس فروز خلوت ناموس تھا + رشتہ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا + اور اگر درمیان ردف اور روی کے ایک ساکن واقع ہو بعض اوسکو دخل ردف سمجھکر ردف زائد یا مرکب کہتے ہین اور محقق طوسی نے دخل روی کا سمجھکر اوسکو روی مضاعف لکھا ہی اور وہ چھہ حرف ہین ش س ر ف خ ن س کی مثال جیسے راست کاست دوست پوست زیست جلیست علی ہذا القیاس باقی حروف جیسے گوشت کارد کوفت تاخت چاند اور قافیہ واو و یای معروف و مجہول کا بعض اساتذہ فارسی کے کلام مین پایا جاتا ہی لیکن احتراز بہتر ہی اور شعرا ے اردو مین تو محض ناجائز سودا شعر کرتے اوسکو لگے نہ ذرہ دیر + مہر مہ کو شکل نان و پنیر + ولہ شعر ہوا دیکھہ حیران صغیر و کبیر + جب آسکے آگے سے اوٹھہ بھاگے قالین کے شیر **حرف قید** اور کوئی حرف سواے حروف علت کہ قبل روی سے ساکن واقع ہو جیسے ابر صبر ستر چتر فتر کتر اجر فجر بحر نحر بخت تخت صد رقد عذب جذب درد مرد دزد وزد دست پست چشم پشم

تجنیس فصل و فسع رسع و قطع قطع نظم نظم بعد رعد مفت رفت عقل نقل ذکر فکر حلم علم امر جمر بند بند دور جو۔ قہر زہر سیر حیر
واضح ہو کہ مثال واو و یا میں ماقبل کو حرکت موافق ادنکے نہیں ورنہ ردف ہو جاتا حرف تاسیس وہ الف ساکن ہی کہ قبل
روی سے او رہا ہیں اوسکے اور روی کے ایک متحرک جسکو دخیل کہتے ہیں واسطہ ہو جیسے کامل شامل و تجاہل و تساہل
نسیم شعر مشرق سے رواں ہوا دلا اور جس طرح افق سے شاہ خاور ہوا و حرف دخیل ہی اور اختلاف وف کا جائز نہیں
اور اختلاف تاسیس کا اہل عجم کے نزدیک مضایقہ نہیں بلکہ التزام تاسیس از قسم صنائع ہی اور اتفاق دخیل کا بھی چنداں
ضرور نہیں کیونکہ قافیہ عاقل و جاہل و شامل کا جائز ہی اتفاق انکا اختیاری ہی سودا شعر لگا کہنے کہ کوئی ہی حاضر
بولا او سوقت دیوطی کا ناظر اور اختلاف حرف قید کا بھی اگرچہ جائز نہیں مگر شعرائے فارس بلحاظ قرب مخرج کے
اکثر ایسا قافیہ جائز رکھتے ہیں جیسا اس شعر میں شعر امڈا ہی آنسو ونکا مری آنکھ سے وہ بحر ہین جسکے آگے سات سمندر بھی
ایک لہر لیکن اردو میں روا نہیں حرف وصل بے فاصلہ بعد روی کے آتا ہی اور اوسکو متحرک کر دیتا ہی جیسے ہائے نسبت
اور یائے مصدری اور علامت اضافت یا جمع وغیرہ اور علی ہذا القیاس وصل کے بعد خروج اور اوسکے بعد مزید اور پھر
نائرہ بترتیب آتے ہیں اور جو حرف بعد نائرہ کے آئے وہ داخل نائرہ ہی اور بقول خواجہ نصیر الدین طوسی کے وہ داخل
ردیف ہی خواہ کلمہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل مگر باتفاق اکثر علماء ردیف میں مستقل ہونا کلمے کا شرط ہی جیسے جلاوے گا گلاوے گا
اسمیں لام حرف روی الف وصل و خروج یا مزید کاف و الف نائرہ شعر شعر کیا تجلی ہی ترے چاند سے رخسار و نکی چاندنی
چھٹکی ہی لکھے کی تری دیواروں پر بے حرف روی واو وصل نون خروج پر ردیف اور اختلاف ان چاروں حرفوں کا جائز ہی
اور علامت شناخت حرف روی حرف وصل کی یہ ہی کہ وصل کے حذف کرنے سے لفظ با معنی رہتا ہی اور حذف روی سے مہمل

فصل دوم حرکات حروف قافیہ میں اور وہ چھ ہیں رس اشباع توجیہ حذو مجری نفاذ رس حرکت فتحہ حرف ماقبل الف تاسیس
کو کہتے ہیں اور اشباع حرکت حرف دخیل کو شعر شعر کیا ہو قمر اوس حور شمائل کے برابر ہیں جو تی کے تارے مہ کامل کے
برابر حرکت فتحہ میم و کاف رس اور حرکت کسرہ یا و میم اشباع ہی اور حذو حرکت حرف ماقبل ردف اور قید کو کہتے ہیں مثال
حذو ردف غالب شعر دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں یعنی ہماری جیب میں اک تار بھی نہیں وله شعر ذکر میرا بہ بدی
بھی اوسے منظور نہیں غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دور نہیں مثال حذو قید وله شعر نہ سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھکر عذر مستی ایکدن اور توجیہ حرکت ماقبل روی کو کہتے ہیں بشرطیکہ روی ساکن ہو اور کوئی
حرف حروف قافیہ سے اوسکے ساتھ ہو وله شعر یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
حرکت دال و با توجیہ ہی اور حرکت حرف روی کو مجری کہتے ہیں جیسے حرکت تا شعر غالب مثال حذو قید میں اور حرکت
حرف وصل کو نفاذ کہتے ہیں سرور شعر غیروں کے ساتھ تمکو وان ہمکناریاں ہیں یاں دبہلو و دل اور
بیقراریاں ہیں اور حرکت خروج و مزید کو بھی نفاذ ہی کہتے ہیں اور اختلاف کسی حرکت کا اردو میں جائز نہیں

مگر بعضون کے نزدیک جبکہ حرف روی متحرک ہو یعنی مع حرف وصل ہو تو اختلاف توجیہ و اشباع و حذو قید کا جائز ہی جیسے آہستہ و دستہ شکستہ دری عنصری برابری شاطری

فصل سوم القاب قافیہ میں روی اگر ساکن ہو اوسکو مقید اور متحرک ہو اوسکو مطلق کہتے ہین اور یہ دونون دو قسم ہین یعنی اگر سواے روی کوئی وصل حرف قافیے مین نہو اوسکو مجرد کہتے ہین اور اگر اور حرف بھی ہو تو قافیے کو اوس سے منسوب کرتے ہین مثلاً مقید مجردہ یا مرفہ یا موسسہ یا موصولہ علی ہذا القیاس مطلق مجردہ یا مرفہ یا موسسہ یا موصولہ اور واضح ہو کہ قافیہ اگر حرف قید کے ساتھہ ہو اوسکو بھی مرفہ کہتے ہین اور اگر مشتمل خروج و در مزید یا نایرہ ہو اوسکو بھی اسیطرح کہتے ہیں

فصل چہارم تقسیم القاب قافیہ مین باعتبار حروف ساکن و متحرک کے اور وہ پانچ قسم ہی مترادف متواتر متدارک متراکب متکاوس **مترادف** وہ کہ آخر قافیے مین دو ساکن بلا فصل واقع ہون غالب **شعر** نالہ جز حسن طلب اے ستم ایجاد نہین ہی تقاضاے جفا شکوہ بیداد نہین + **متواتر** وہ کہ مابین دو ساکن کے ایک متحرک واقع ہو **وله شعر** رہا گر کوئی تا قیامت سلامت + پھر اک روز مرنا ہی حضرت سلامت + **متدارک** وہ کہ درمیان دو ساکن کے دو متحرک ہون میر حسن **شعر** کرون پہلے توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + **متراکب** وہ کہ درمیان دو ساکن کے تین متحرک واقع ہون طالب **شعر** تیغ ابرو سے جو حذر نکرے + اوسکی آئی ہی موت کیون نمرے + **متکاوس** وہ کہ درمیان دو ساکن کے چار متحرک واقع ہون اور یہ قلیل اور مخصوص عرب ہی

فصل پنجم عیوب قافیہ مین اول **غلو** یعنی روی ایک جگہہ ساکن دوسری جگہہ متحرک لانا **شعر** نہ پوچھہ مجھسے کہ رکھتا ہی اضطراب جگر + نہین ہی مجھکو خبر دل سے لے کے تا بجگر + دوم **اکفا** یعنی اختلاف حرف روی کا خواہ ایک حرف فارسی اور ایک عربی یا ہندی ہو جیسے سگ و تنگ و لب و تپ تور و چھوڑ وغیرہ خواہ دونون حرف قریب المخرج ہون جیسے نکاح گناہ الغیاث التماس **شعر** دل کو زبس تصور جانان سے ربط ہی + تصویر یار آینۂ دل پہ ثبت ہی + رشیع لکھنوی **شعر** ساق سیمین کو تری دیکھکے گوری گوری + شمع محفل مین ہوئی جاتی ہی تھوڑی تھوڑی + از عشرت **شعر** اگر آہن کا ہو معشوق کا دل + یہ عاشق کا اگر ہی جذب کامل + وہ آہن کو بھی بالتخصیص کھینچے + بہ رنگ سنگ مقناطیس کھینچے + و جہ الاجتراز ہی سوم **سناد** یعنی اختلاف ردف و ریہ فارسی ہندی مین محض ناجائز ہی البتہ اہل عرب ردف یا و ردف واو کا قافیہ درست رکھتے ہین جیسے جمیل و نزول و منیر و بدور چہارم **اختلاف حرف قید** خواہ بعید المخرج خواہ قریب المخرج جیسے عمر و شعر و بحر و شہر مثال فصل اول مین گذری پنجم **اختلاف اشباع** جیسے تجاہل و کاہل اور ان دونون کو بھی بعض داخل سناد جانتے ہین ششم **اقوا** یعنی اختلاف توجیہ و حذو قید کا مثلاً قافیہ دُرا اور دَرا اور مَست و سُست کا + سودا **شعر** لکھدیا مجنون کو شیر شتر + آہ یا مستقی سے جا نصد کر + **وله شعر** ترے کوچے سے جو مین آپکو چلتے دیکھا + جی کسی تن سے نہ اسطرح نکلتے دیکھا + تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے مین لبون کو زخم کے دن رات مین ہلتے دیکھا + **وله شعر** ساقی چمن مین چھوڑ کے مجھکو کدھر چلا + پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا + عالم تو مر رہا ہی ہر اک آن پہ تری + تیغ و سپر تو لے کے

یکس پہ پھر چلا + ہفتم **تعدی** یعنی حرف وصل ایک جگہہ متحرک دوسری جگہہ ساکن لائین اور بقول سکاکی کے تعدی جب
مخل وزن ہو عیب ہی ورنہ نہین مگر شعرائے عجم کے نزدیک عیب ہی ہشتم **ایطا** جسکو فارسی مین شایگان کہتے ہین قافیے مین
معنی واحد پر تکرار کلمے کی کرنا اور وہ دو قسم ہی خفی اور جلی **خفی** وہ کہ تکرار بادی النظر مین معلوم ہو جیسے دانا بینا حیران
سرگردان آب گلاب **جلی** وہ کہ تکرار ظاہر ہو جیسے دردمند حاجتمند جلو رہو بکری مرغی جانا رونا جاتا ہی دیکھتا ہی
اور زوائد یعنی علامت جمع یا تانیث یا علامت کسی صیغے کے آخر سے دور کیجائے تو قافیہ درست نہین ہوتا مثلاً
درد اور حاجت یا چل اور رہ یا جا اور رو اور دیکھ کا قافیہ نہین ہو سکتا اور ایطاے خفی متقدمین نے غزل اور
قطعے مین بعد سات بیت کے اور قصیدے مین بعد چودہ بیت کے جائز رکھا ہی اور متاخرین کے نزدیک بعد بیس
تیس بیت کے جائز ہی اور اگر لفظ واحد کو معنی مختلف پر لائین وہ اصل صنائع ہی + امانت **شعر** آبداری سے جو مجھکو نظر آیا وہ
گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + نہم **تکرار قافیہ معمول** وہ دو قسم ہی ترکیبی و تحلیلی **ترکیبی** وہ کہ دو لفظ
مرکب قافیے دوسرے لفظ کے واقع ہون + آبادو **شعر** رنج یوں نہجاتی ہی فرقت مین کلائی مجھکو + آج کل کیا نہین موت سے کل آئی
مجھکو + **تحلیلی** وہ کہ ایک لفظ کے دو ٹکڑے کرکے ایک کو داخل قافیہ دوسرے کو داخل ردیف رکھین امانت **شعر** آتش
رشک سے حالت مری کیا کیا نہوئی + دل کی اوقات بسر صورت پروانہ ہوئی + اور قافیۂ معمول تمام غزل مین ایک
دو قافیہ مقبول ہی اگر مطلع مین ہو تو بھی مضایقہ نہین + دہم **تضمین** یعنی قافیہ ایسا ہو کہ معنی مصرع ثانی پر موقوف ہون
طالب **شعر** کس روسے نجائے دل سے غم یار اگر + تو مجھکو دکھائے اپنا رخسار مگر + دیکھے نہ رقیب تجھکو زنہار دگر + دیکھے بھی نگر
اوسکی طرف یار نظر + اور واضح ہو کہ ان عیب کو متاخرین صنعت جانتے ہین یازدہم **تغییر** یعنی تبدیل قافیے کا
ایک غزل یا قصیدے مین مثلاً قافیہ جم نم وغیرہ کا ہی بعد چند شعر جام و نام وغیرہ قافیہ کردین
فصل ششم ردیف کے بیان مین واضح ہو کہ ردیف کہ ایجاد شعراے عجم ہی کلمۂ مستقل کو کہتے ہین کہ اوسکو آخر
مصرع یا بیت کے بعد قافیے کے لاتے ہین اور محقق طوسی کے نزدیک کلمۂ غیر مستقل بھی ردیف ہو سکتا ہی اور بقول
محقق مذکور اگر ایک کلمہ معنی مختلف پر دو جگہہ واقع ہو وہ بھی ردیف ہی لیکن باتفاق جملہ علما ردیف مین لفظ مستقل
اور واقع ہونا سب جگہہ معنی واحد پر شرط ہی اور جائز ہی کہ تمام مصرع مشتمل قافیے اور ردیف پر ہو + طالب **شعر**
گھر پاس نہین کہ یار پاس آنے مرے + زر پاس نہین کہ یار پاس آے مرے + پہلے ہی مین کر چکا ہون طالب
قربان + سر پاس نہین کہ یار پاس آے مرے + اور اگر ردیف درمیان دو قافیے کے واقع ہو اوسکو
حاجب کہتے ہین میر **شعر** کہین آنکھون سے خون ہو کے بہا + کہین دل مین جنون ہو کے رہا +

باب پنجم اقسام نظم و نثر کے بیان مین

واضح ہو کہ کلام دو قسم ہی نثر اور نظم نثر تین قسم ہی مسجع مرجز عاری اور نظم دس قسم ہی فرد غزل قصیدہ تشبیب
رباعی قطعہ مثنوی ترجیع بند مسمط مستزاد **فرد** عبارت ہی ایک شعر سے خواہ مقفی خواہ غیر مقفی لیکن کسی غزل یا قصیدے
وغیرہ کی نہو ورنہ قسم علیحدہ شمار نہ کی جاتی اور بقول صاحب دریاے لطافت سند قافیہ ہونا اوسکا بھی ضرور ہی کیونکہ وجہ
تسمیہ اوسکی خالی ہونا قافیے سے ہی اور متضمن کسی مثل وغیرہ مضمون خاص کے ہو اور اکثر شعرائے متقدمین فرد کہتے ہین فوق
فرد جس جگہ بیٹھے ہین با دیدۂ نم اوٹھے ہین + آج کس شخص کا منہ دیکھے ہم اوٹھے ہین **سودا** فرد تو ٹک جگر تو مرے
مرغ نامہ بر کا دیکھ + وہان اوڑے ہی جہان پر جلین فرشتون کے + **غزل** اون اشعار متفق الوزن و القوافی کو کہتے ہین کہ بیان
حسن و عشق و صفت خط و خال معشوق و مجاورت و مکالمت محبوب و حدیث وصال و ہجر و جور و جفاے یار و ذکر شراب و شکوہ
الم مفارقت و جفاے فلک مین ہو اور سواے اسکے اور قسم کے مضامین مثل نصیحت و معرفت و وعظ وغیرہ جو بعض جہلا لکھتے ہین
غزل نہین ہو سکتی اور شعر اول کے دونون مصرعون مین قافیہ ہو اور اوسکو مطلع کہتے ہین باقی اشعار کے مصرع دوم مین قافیہ
ہو مصرع اول مین کچھ ضرور نہین اور شعر دوم کو حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہین اور متاخرین شعر آخر غزل مین تخلص یعنی نام فرضی
اپنا ضرور ذکر کرتے ہین گو متقدمین مین کچھ یہ قید نہ تھی اور اوسکو مقطع کہتے ہین بعض شعرا مطلع مین بھی تخلص ذکر کرتے
ہین اور مقطع مین کسر طرح لاتے ہین کہ معنی دیگر مفہوم ہون مگر یہ قابل پسند اہل تحقیق نہین جیسے سودا شعر جی دیتا ہی
بوسے کی توقع کی فغان تو + ٹک دیکھیو سودا یہ ترا خام نہوے + اور تعداد اشعار غزل کی پانچ سات نو گیارہ تیرہ
پندرہ و سترہ ہی اور بعض نے انتہا ۲۵ شعر لکھی ہی مگر متاخرین فارسی کے کلام مین چالیس سے بھی زیادہ اشعار کی غزل
پائی جاتی ہی اور بقول بعض ادنی تین بیت ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اشعار طاق ہون جفت نہون اور غزل کا مضمون ہر شعر کا
جداگانہ ہوتا ہی یعنی اگر ایک شعر مین وصال اور دوسرے مین ہجر کا مضمون ہو تو جائز ہی لیکن قدما اکثر صرف ایک ہی مضمون مین
غزل کہتے تھے اور یاد رہے کہ اشعار فارسی اور اردو مین عشق مرد کا امرد پر اور ہندی بھاکھا مین عشق عورت کا مرد پر
بیان کیا جاتا ہی پس اگر زبان ریختہ مین وہ دلبرانہ لکھین نا جائز ہی وہ دلبرانہ لکھنا چاہیے اور اگر کوئی شخص عاشق عورت
لکھے تو یہ امر خاص ہی فقط مثال غزل + جرأت **غزل** مشکل مہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھر آؤ تو پیارے
پھرین ہمارے دن + نہین ہی تیرے مریضان ہجر کا چارہ + اب اپنی زیست کے بھرتے ہین یہ بچارے دن +
کبھی اوس سے ہوگی ملاقات مین یہ پوچھون ہون + ذرا تو دیکھ نجومی مرے ستارے دن + بوصل کیونکہ مبدل ہو ین
ہجر کے ایام + مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوے سنوارے دن + لگا یا روگ جوانی مین کیون میان **جرأت** + ابھی تو کھیل تماشے
کے تھے تمھارے دن + **قصیدہ** بعینہٖ مثل غزل کے ہی صرف فرق یہ ہی کہ غزل مین خصوصیت مضمون کی ہی اور
قصیدے مین عام ہی خواہ حمد خواہ نعت خواہ مدح یا ہجو خواہ حکایت وغیرہ ہو اور قصیدہ کم پچیس اور بقول بعض پندرہ بیت سے
نہین ہوتا اور حد قصیدے کی نہین لیکن متاخرین عجم نے ایکسو بیس اور بقول بعض ایک سو ستر بیت مقرر کی ہی

لہ غزل لغوی معنی عورتون سے باتین کرنا اور سخن عشق بازی کرنا منسوب ... [illegible] ... قابل اعتماد نہین ۱۲

لہ قصیدہ لغوی معنی مغز سطبر ۱۲

اور اوسمین اشعار عالی و دقیق و ملیح اور صنائع و بدائعِ لفظی و معنوی بیان کیے جاتے ہین کہ جس سے زور طبیعت شاعر کا
معلوم ہو اور قصیدہ مدح مین دو دو تین تین چار چار مطلع بھی علیحدہ علیحدہ لاتے ہین اور یہ محسنات قصیدہ سے ہی اور اکثر
قصیدہ اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی یعنی اگر ذکر عشق مین ہی تو عشقیہ اگر شکایت گردش زمانہ مین ہی تو حالیہ اگر اپنی تعریف
مین تو فخریہ یا حرف ردیف سے موسوم ہوتا ہی جیسے اگر ردیف جیم ہی تو جیمیہ اور در ردیف میم تو میمیہ یا ردیف سے جیسے
آفتاب ہو تو شمسیہ **تشبیب** بھی مثل غزل کے ہوتا ہی کہ اوسمین ذکر ایام شباب و شراب و کباب و شاہد و مستی و صحبت یار
و موسم بہار و باران و گلزار وغیرہ کا ہو پھر اوس کے بعد کسی نظم خواہ مدح ممدوح خواہ تعریف معشوق وغیرہ کی طرف رجوع کرین
غرض کہ تشبیب ایک خاص قسم تمہید کی جسے گریز بھی کہتے ہین اور بعض اہل تحقیق جملہ تمہید کو خواہ اوسمین کوئی مضمون ہو
تشبیب کہتے ہین جس قصیدے مین تشبیب نہو اوسکو مجرد کہتے ہین مثال

قصیدہ مع تشبیب

اوٹھ گیا بہمن و دی کا چمنستان سے عمل
دیکھکر باغ جہان مین کرم عز و جل
بارے آب روان عکس ہجوم گل سے
شاخ مین گاوزمین کے بھی جو پھوٹے کونپل
کشت کرنے مین ہر اک تخم سے از فیض ہوا
آگیا لعل و زمرد کے پرکھنے مین خلل
نسبت اس فصل کو پر کیا ہی سخن سے میرے
سبزے کا سبز ہی مجمع و ہر اک دنگل
ہی مجھے فیض سخن اسکی ہی مداحی کا
وصیِ ختم رسل اور امام اول
مدح غائب سے کھلے اوسکے نہ مداح کا دل
ایک ستی و نظر آتی ہی بچشم احول
رائے تیری کے موافق جو نہ لکھے نسخہ
دولت ہر دو جہان سے ہو غنی عبد اقل
نرم و سخت مساوی ہی کسو پر آئے
نہ جھجکے وہ نہ مرطے وہ نہ بیڑا اوسمین بل
وصف تیرے کی ہی شایان نہ زبان تیری ہی

تیغ ارو سے گیا ملک خزان سے اصل
قوت نامیہ لیتی ہی نباتات کے عرض
لوٹے ہی سبزے پہ از بسکہ تو ہی بیکل
آنجو گرد چمن لمعۂ خورشید سے ہی
گرے گرتے ہی زمین برگ دہراتا ہی نکل
تا کجا شرح کرون مین کہ بقول عرفی
ہی فضا اسکی تو دو چار ہی ان مین فیصل
ہو جہان کے شعرا کا مرے آگے سر سبز
ذات پر جسکی مبرا ہی کنہ عز و جل
خاک نعلین کی جسکے مدد طالع سے
روبرو مطلع ثانی سے یہ ہو عقدہ حل
مرضی حق تری مرضی سے ہی جو نہ چہ ہر فرد
کرے تاثیر نہ عیسی کا مداوا بہ کسل
وصف تجھے تیغ دو سر کا مین کہون کیا شیدا ور
خواہ بر روے قمر خواہ وہ بر پشت جبل
زیر ران ہی جو تری رخش فلک سیر شہا
سمجھے تو آپ کو یا تجھکو خداوند اجل

سجدۂ شکر مین ہی شاخ ثمردار ہر ایک
قوالت پات تلک پھول سے لے کر تا پھل
جوش روئیدگی خاک سے اب اوج زمین
خط گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول
جوہری کو چمنستان جہان مین اس فصل
اخگر از فیض ہوا سبز شود در منقل
اور میرا سخن آفاق مین تا یوم قیام
نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل
شیر یزدان شہ مردان علی عالی قدر
پوچھے اوس شخص کو جو شخص ہوا عامے ازل
دید تیری بد لی حق سے نگہ کا ہی خلل
اس یقین مین نہ گمان کر سکے زنہار خلل
ہاتھ مین دست کرم کے ترے ہر صبح و مسا
دل مجنون کا جو میدان مین کسے ہی صیقل
اسکو سیف نہین صورت شمشیر قضا
ہی وہ محبوب جسے کہیے نہایت اجل
مدح اپنی نہ سمجھ یہ جو کہا مین اس سے

رتبہ تجھ مدح کا اعلیٰ ہی سخن ہی اسفل
سو تو بہ دہ کیا ہی رہا ہووے جو تجھ سے مخفی
گردش چرخ سے جون شیشۂ ساعت کے کل
اس ستمگار سے جب درد مرا کچھ نہ چلا
صبح جب نکلے ہی خورشید تو دے کر مشعل
رسمت کیشون سے کبھی اتنی ہی اس ملعونکو
آب پیتا ہی گیا ہی بدن اسکا سب گل
نہ کر مجھ پہ گوارا کہ گزند اسکے سے
کہ اسے عمر ابد ہی جو وہان آے اجل
طاقت طول سخن آگے بھی تک سودا کو
نظم تجھ مدح کی بہتر ز کلام اول
برگ پیدا کرے تا باغ میں ہر اک نہال
جب تلک اس سے بر آوے مری امید و امل

عرض احوال ہی اپنا ہی مجھے اس سے غرض
نہیں پنہان دو جہان تیری نظر سے اوجھل
کہی جاتی نہیں وہ مجھ سے جو اس ظالم نے
تب میں لاچار کہی شکوے میں اسکے یہ غزل
سامنے اسکے اوٹھے دست تظلم اوسکا
کہ دیا سر کو لسنے نہ کبھی پھول نہ پھل
کرکے دریافت اس احوال کو اب یا مولا
ہند کی خاک میں اجزاے بدن جاوین گل
میری قسمت کے موافق تو معین کر دے
بخش ای قوت بازوے نبی مرسل
تا ملے خلعت نوروز بہ بستان جہان
پھوٹے تا نامیہ سے شاخ شجر میں کونپل
نخل امید سے اپنے ہون بہ رسند محب

تا باخر یہ جو موزون میں کیا از اول
ہر کرون کیا میں کہ ہی آنکھ پھر دل میرا
اس طرح کی مرلی قات میں ڈالی ہل چل
داد کو کسکی فلک پوچھے کہ از روز ازل
جو ہر عقل میں جس شخص کے آجاے خلل
زہر اپنے کو جو ہیبت سے تری یا حیدر
تجھ سے یون عرض کرے ہی یہ ترا عبد اقل
جلد پونچھا بہ زمین نجف اس عاصی کو
اپنی سرکار سے اب تا تحمل کا بدل
چاہتا ہی کرے آخر وہ دعائیہ پر
یا مصے تا نیر اعظم شرف از برج حمل
تا مسمی رہے یہ منظم بہ باب الجنت
ہو محبت نہ تری جنکو نہ یادین پھل

رباعی جسکو ترانہ اور دوبیتی اور چار مصراعی اور ایک نام اسکا خصی بفتح خاے معجمہ و صاد غیر منقوط بھی ہی منسوب بخصی یعنی ناقص بھی کہتے ہین چار مصراع متفق الوزن و القوافی ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو بہتر ہی اور نہ ہو مضایقہ نہین ایجاد رودکی ہی محمد بن قیس نے رسالۂ عروض مین لکھا ہی کہ ایک دن استاد رودکی چلا جاتا تھا راہ مین بیٹا امیر یعقوب بن لیث صفا کا کہ بارہ سال کا تھا جوز بازی چند اطفال کے ساتھ کرتا تھا یعنی چند جوز کو ایک گھڑے مین ڈالنا چاہتا تھا ایک بار چھ جوز گھڑے مین جا پڑے اور ایک باقی بھی لڑھک کر جا پڑا تب وہ خوش ہو کر کہنے لگا
مصرع غلطان غلطان ہمیرود تا لب گو + رودکی نے سنکر اوس سے چوبیس وزن ایجاد کیے من بعد عروضیون نے اس سے بہت زیادہ اوزان رباعی کے شمار کیے ہین غرض کہ رباعی عبارت ہی دو بیت سے کہ متفق ہون وزن اور قافیے مین لیکن مصرع سوم مین قافیہ شرط نہین اور رباعی بحر ہزج مثمن سے مخصوص ہی اور نو زحاف یعنی خرم خرب قبض کف ہتم جب بتر شتر زلل واقع ہونے سے چوبیس وزن پیدا ہوتے ہین اون مین سے

بارہ وزن اخرب الصدر والابتدا
ہین اور بارہ اخرم الصدر والابتدا

شجرۂ اخرب مسدس و لا ابتدا

شجرۂ اخرم مسدس و لا ابتدا
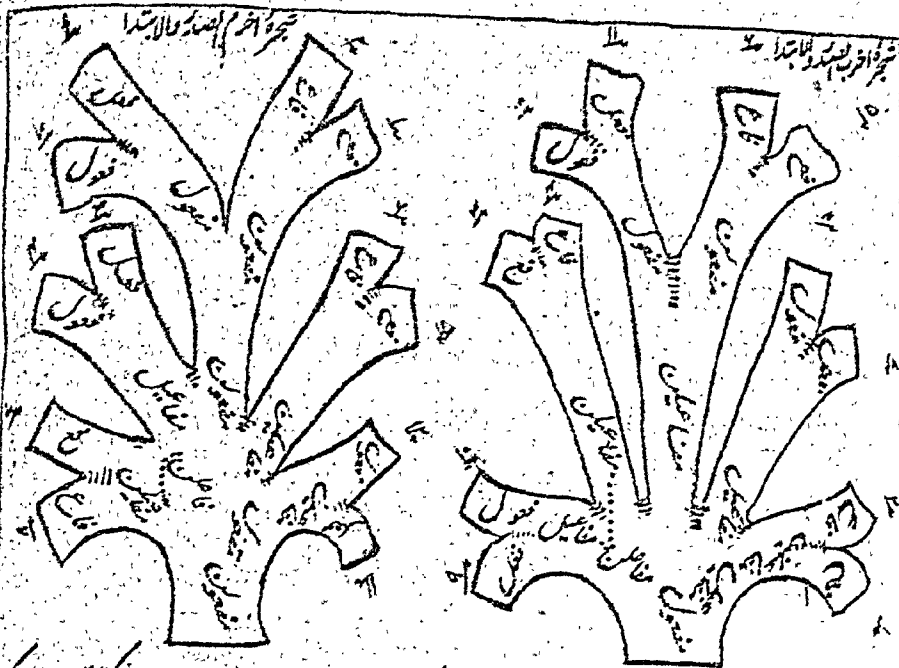
ان چھ رباعی عبدالعزیز خان عزیز بریلوی کا ہر مصرع ایک وزن رباعی پر ہی تین رباعی اوزان اخرب کے اور تین اخرم کے

اخرب کے یہ تین ہیں بترتیب نشان نمبر رباعی

حیرت کو مری غور اگر کرتا ہی ۱+
بینا ہی وہ جو نہ وا کرے آنکھ یہاں ۹

رباعی ہی اہل سخا سے چرخ دون سے جنگ ۱۰
زر جسکی گرہ میں ہی وہی ہی دلتنگ ۴
لیکن ہی دیدۂ بصیرت ور کا نہ ۸

دیگر لازم ہی انسان کو ہو سب سے جدا ۱۱
شہرت عزلت میں ہی مثال عنقا ہے
دیکھو تو گلشن میں گل نے کیا ۹

ہی شبنم حیران کو مجھسے یہ حجاب ۱۲
آئینے کی آنکھ میں بھر آتا ہی آب ۲
ہر پردۂ دیدہ ہی حجاب غفلت ۳
پایا ہی خسیسوں نے تاج و اورنگ ۶

اور رباعیات اوزان اخرم کے یہ ہین رباعی

بینائی آنکھوں میں نرگس کے ہوا ۱
ہوتا ہی مشہور رہے جو تنہا ۵
دیگر دنیا میں ہنسنے سے بشر کون ہی پاک ۱۲
ہنستے ہنستے دامن کر ڈالا چاک ۲

آنکھوں کو کرے چار نہیں یہ اوتاب ۸
دیگر سرمایۂ غفلت ہی تماشائے جہان ۷
عارف کو ہی یہ کھلتا ہی راز نہان ۵
غنچے سے چمن میں نہ ہی یہ معلوم ہوا ۱۱
ہین باغ عالم میں کیا کیا گل خار ۱۰
گلشن میں تب کرے تماشائے بہار ۴
وحدت کے ہی فروغ خورشید فلک ۳
لیکن ہی دیوانہ اگر ہو نہ ہے پاک ۶

اور واضح ہو کہ اگرچہ اہل عروض قید اس امر کی کرتے ہیں کہ اوزان رباعی دائرۂ اول و دوم ایک رباعی میں باہم جمع نہوں مگر شعرا کے کلام میں یہ قید پائی نہیں جاتی امیر سوز رباعی

مدت ہوئی ہمکو جانفشانی کرتے
کیا ہوتا جو مہربانی کرتے
تخت جگر و کباب دل تھے طیار
تم آتے تو ہم بھی میہمانی کرتے

دونوں مصرع اول کے دائرۂ اخرم کے اور مصرع سوم و چہارم دائرۂ اخرب کے ہین قطعہ عبارت ہی دو یا زیادہ ابیات متفق الوزن و القوافی سے کہ مطلع ہر گز اوس میں نہو اور مضمون سب ابیات کا متعلق ہو جداگانہ نہو گویا کہ قطعہ کسی غزل یا قصیدے کا ٹکڑا ہی اور اشعار قطعہ اقل ۲ اور زیادہ ۲۰ تک ہین + ذوق قطعہ میں نہ ترا پا جو دم ذبح تو یہ باعث تھا + کہ تا مد نظر حسن کا آداب مجھے

ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بیشتر تا ہوا لیوے اسطرح جسے انوکہ نہ تلے خواب مجھے

مثنوی[1] یا مزدوج ابیات متفق الوزن کہ ہر بیت کے مصرع باہم مقفی ہون – **میر تقی مثنوی سے**

ہر جلمہ اسکی اک نئی ہی چال
گہ نمک اسکو داغ کا پایا

کہین آنکھون سے خون ہو کے بہا
گہ پتنگا چراغ کا پایا

عشق ہی تازہ کار تازہ خیال
کہین سینہ مین خون ہو کے رہا

اور اوسکے واسطے سات بحرین مخصوص ہین **اول** متقارب مثمن مقصور یا محذوف الآخر ہین اور یہ بحر مخصوص ہی ذکر جنگ سلاطین وغیرہ کے واسطے چنانچہ شاہنامہ اگرچہ میر حسن نے مثنوی سحر البیان مین قصۂ عشقیہ اس بحر مین لکھا ہی **دوم** ہزج مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اور یہ مخصوص ذکر عاشق و معشوق کے واسطے ہی جیسے تلا من و بدماوت و اعجاز عشق **سوم** ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور الآخر یا محذوف الآخر اسمین بھی خصوصیت ذکر عشق کی ہی جیسے گلزار نسیم **چہارم** خفیف مخبون مقصور یا محذوف اس مین معاملات نصائح و حکمت اکثر مذکور رہوتے ہین اور مضامین عشقیہ بھی اکثر نے لکھے ہین جیسے بہار عشق فریب عشق زہر عشق دریاے عشق سراپا سوز **پنجم** رمل مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اس مین حکایات علما و اولیا و حقائق حکمت و نصائح وغیرہ زیبا ہی جیسے گلزار ابراہیم و ایجاد رنگین و گلزار نشاط **ششم** رمل مسدس مخبون مقصور یا محذوف الآخر یعنی فعلاتن فعلاتن فعلان اسمین بھی مضامین حکما اور اولیا وغیرہ کا زیبا ہی اس وزن کا موجد بعض شخص امیر خسرو دہلوی کو کہتے ہین مگر غلط ہی کیونکہ اوس سے بیشتر کے شعرا کے اشعار پائے گئے ہین **ہفتم** سریع مسدس مطوی مقصور یا محذوف الآخر اس وزن مین سواے ذکر عاشق و معشوق کے اگر اور کچھ ذکر ہو تو مضایقہ نہین اگر ان اوزان کے سوا اور وزن مین مثنوی کوئی شخص کہے تو دلچسپ نہین ہوتی

ترجیع بند اگر چند اشعار متفق الوزن و القوافی مثل قصیدے و غزل کے بعد ایک شعر متفق الوزن و مختلف القوافی لائین اوسکو بند کہتے ہین اور اگر چند بند اسی طرح جمع کیے جائین بشرطیکہ شعر مختلف القافیہ ہر بند مین ایک ہی واقع ہو اوسکو ترجیع بند کہتے ہین اور اگر اور شعر بعد ہر بند کے لائین اوسکو ترکیب بند کہتے ہین اور ہر بند کم ۵ بیت سے اور زیادہ گیارہ بیت سے نہو مثال **ترجیع بند حکیم مومن خان مومن**

ہی اوس سے زیادہ بیوفا دل
یہ دشمن جان تمھین مبارک

دلدار کے کھینچنے پڑے ناز
یعنی نہین میرے کام کا دل

مائل ادھر آپ ہی ہوا دل
اس چشم نے کر دیا خراب آہ

دیتا ہون دم اسلیے فتنہ گر پر
تھا ورنہ بہت ہی پارسا دل

اللہ بگڑ گیا ہی کیا دل
ای محرم راز کیا کہون مین

گھونٹے ہی گلے کو کوئی ہمدم
کس آفت جان پر آگیا دل

تو چھوڑ کے مجھے چلا گیا دل
افسوس کہ میرے پاس تھا دل

کیون دعوی دلربائی اتنا
انصاف سے دیکھنا مرا دل

کیسی مری جان پر بن آئی
کیا بات کرون کہ ہی خفا دل

ای مونس غمگسار ہر دم

[1] ملے مثنوی بروزن یعنی بیتین دو دو

کیا پوچھتے ہو کیونکہ ہے کیا دل
پردے مین ہی رشک ماہ میرا
ہی مقبرہ خوابگاہ میرا
اس سد سکندری کو توڑو
ہی شوق ستم گواہ میرا
ای دوستو ہاتھ سے چلا مین
خود جرم ہی عذر خواہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار
گویا کہ دلم نبود از من

آن شوخ چنان ربود از من
کیونکر نہو دل سیاہ میرا
بس آپ مین آؤ تم کہ شاید
آئینہ ہی سنگ راہ میرا
دیکھا تو سے کہ رنگ بدلا
قابو مین نہین دل آہ میرا
ای چارہ گرا ہتو پھینک تبرے [?]
دل دینے مین کیا گناہ میرا

گویا کہ دلم نبود از من
کیا مرنے کے بعد پاؤن پھیلائے
ہو دل مین گذارگاہ میرا
مین کشتہ شہید نے دیتا ہون
ای شوخ فسون نگاہ میرا
مرنا نہین اختیار کی بات
ہی حال بہت تباہ میرا
آن شوخ چنان ربود از من

مثال ترکیب بند از حکیم مومن خان مومن

دل کی طرح سے یہ بھی چلی جان کو کیا ہوا
کیا جانے اوسکی زلف پریشان کو کیا ہوا
شبنم کو پھر ہی جانب خورشید التفات
برہم ہی حال کاکل پیچان کو کیا ہوا
بوے قباے یوسف گل ہی نسیم مین
اوس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا
کتان ہی سینہ چاک رخ ماہ دیکھکر
وہ مہر آسمان نکوئی کہان گیا

دم مین نہین ہی دم مرے جانان کو کیا ہوا
پیتی ہی اپنا خون دل افسوس سے حنا
شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا
لذت فزا نہین الم اوس لب کو کیا ہوئی
اوسکی شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا
دعوی ہی شوخیونکا غزالان دشت کو
اوس وہی غیرت مہ تابان کو کیا ہوا

سر پیٹتا ہی شانہ پڑا دونون ہاتھ سے
اوس سست شکن پنجۂ مرجان کو کیا ہوا
دلمین شکن ہی زلف مسلسل کدھر گئی
کچھ زخم نے مزہ ہی نمکدان کو کیا ہوا
گردش پر اپنی ناز ہی پھر روزگار کو
اوس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا
عیب حجاب شمع رخان جہان گیا

افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین
جس سے کہ زندگی کا مزہ تھا نہین رہا
اپنی خرابیون کو کہان جا کے روئیے
وہ قدردان شکوۂ بیجا نہین رہا
کس سے بنائیے کہ سواے وفات کے
وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا
ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی

یہ گلستان سراے تماشا نہین رہا
وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا
ای چرخ چاہیے سے رہے مہر ماہ کو [?]
وہ شمع روی انجمن آرا نہین رہا
کسکو گلے لگائیے ای شوق ہمکنار
دنیا مین ہاے نام وفا کا نہین رہا
اوس نور چشم حسن کو کیونکر نہ روئیے
یہ آب و تاب حسن اوسی مہ کے دم سے تھی

وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا
حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی
کیا چاہئین روزگار تمنا نہین رہا
دلمین جگہ نہونے کا کس سے گلہ کرون
وہ خوش گلوے سینہ مصفا نہین رہا
اب کسکو دیکھیے کہ کسیکو نہ دیکھیے
آنکھون مین جو رہے کوئی ایسا نہین رہا

مسمط سات قسم ہی مربع مخمس مسدس مسبع مثمن متسع معشر اور یہ اسما باعتبار تعداد مصاریع ہر بند کے ہین پس چاہیے کہ ہر قسم کے بند اول کے سب مصرع

مقفیٰ ہوں آیندہ ہر بند کا قافیہ جدا مگر آخر مصرع اصل قافیہ بند اول کیطرف راجع ہو اور واضح ہو کہ سوائے مخمس باقی اقسام اوسکے قدما میں رائج تھے اب کم مستعمل ہیں اور شعراے زبان ریختہ نے قسم ہشتم یعنی مثلث جسکو اونکی اصطلاح میں تکرار کہتے ہیں ایجاد کیا ہی بہ نعت مذکور

مثال مثلث شعر

سب کو خدا کے نور کا جلوہ دکھا دیا
دل اوسکے عکس نور سے آئینہ ہو گیا
اوسکو مجبرا ہی جو کہتا ازل آگے جو ضیا

آبرو رکھو مری ای یار آگے جو ضیا
جس طرف کو آن کر جھکے تری برق نگاہ
گر شاہ سر پہ افسر رکھکر ہوا تو پھر کیا

نوبت نشان نقارہ در پر ہوا تو پھر کیا
پھیری ہمائی اپنی لے ماہ تا بما ہی
دارا و جم سکندر اکبر ہوا تو پھر کیا

نادیدہ ہوا دل یہ گرفتار کسیکا
یان دیدہ تو تھا طالب دیدار کسیکا
جو دم کہ گذرتا ہی دم بازپسین ہی

کہتے ہیں جو کچھ لوگ جواب اوسکا نہیں ہی
لطف بہار تازگی گلستان تہین
سنبل ہیں بوے کاکل عنبر فشان نہیں

سر پہ اوڑاتی خاک ہی باد سحر کہین
بلبل کا آشیان ہی کہین بال و پر کہین
دلمیں جگر ہین آنکھ میں سر ہین کہان نہین

شمع سان داغ دل خستہ جلاتا ہی مجھے
ڈوبنا ضعف سے مشکل نظر آتا ہی مجھے
ناتوان جان کے سایے سے ڈراتا ہی مجھے

کہیو پیغام مرا اوس مہ لقا سے میرا

سجدے کو مہر و ماہ نے بھی سر جھکا دیا
قامت نے اوسکے فتنۂ محشر جگا دیا
عشق میں دلبر کے ہوں ہمارے آگے جو ضیا

اسقدر اپنی لگا دے ہت و میرے دلمیں چاہ
سر جھکاؤں وان میں سو سو بار آگے جو ضیا
اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پھر کیا

سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پھر کیا
جب آن کر فنا کی سر پر پڑی تباہی

مثال مسدس شعر

یان ہجر سے جینا ہوا دشوار کسیکا
وان بند ہوا روزن دیوار کسیکا
وان اوس بت عیار کو پروا ہی نہین ہی

کہنا نہیں سنتا ہی وہ زنہار کسیکا

مثال مسبع

ایسا کوئی چمن نہین جسمین خزان نہین
بلبل کا شاخ گل پہ کوئی آشیان نہین
شبنم سرشک گرم سے ہی چشم تر کہین

لالے سے آشکار ہی داغ جگر کہین

مثال مثمن شعر

عشق اوس زلف کا دیوانہ بناتا ہی مجھے
موج کے ساتھ ہی دریا بھی ڈوباتا ہی مجھے
ہی تجھے زلف رسا کی قسم ای باد صبا

کہ برا حال ہی ظالم ترے سودائی کا

برقع جو اپنے منہ سے حسن نے اوٹھا دیا
یوسف کا حسن قصۂ پارینہ ہو گیا

مثال مربع شعر

یار سے کہتا تھا یہ ہر بار آگے جو ضیا
جو نظر آئے تو ہی ماہی سے لے کر تا سما

مثال مخمس شعر

ماہی علم مراتب پر زر ہوا تو پھر کیا
کیا رکھ سکے فوج لشکر کی سلطنت پناہی
پھر سر ہانہ لشکر نے تاج بادشاہی

ہی دام بلا طرۂ طرار کسیکا
وان بات بھی کرنے کو نہین یار کسیکا
یان لب پہ مرے آٹھ پہر جان حزین ہی

غافل مرے احوال سے وہ پردہ نشین ہی

شعر افسوس اس چمن میں سرو روان نہین
گل خندہ زن نہین کہ وہ آرام جان نہین
وہ چہچہے نہین ہین وہ شور و فغان نہین

پتھر پہ باغبان پٹکتا ہی سر کہین
خالی پڑا ہی درد و مصیبت سے گھر کہین
فلق اوس مہ کی جدائی کا ستاتا ہی مجھے

مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہی مجھے
قیس محزون جو کبھی آپ میں پاتا ہی مجھے
اگر اوس شوخ کے کوچے میں گذر ہو تیرا

ہو گیا آج غم ہجر سے اعضا اتنا

کوچے سائے کا ہوتا ہی مجھی پہ سوکا

مثال مسبع شعر

بیٹھنے دیتے نہین آبلۂ پا ہمکو
کبھی اس ہنسنے پہ آجاتا ہی رونا ہمکو
آپ ہی بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
گلِ خندان کی قسم عارضِ زیبا کی قسم
درِ دندان کی قسم عقدِ ثریا کی قسم
کہ سوا تیرے کبھی کوئی نہ بھایا ہمکو
نہ ہمین طاقتِ جدائی ہی
بات قسمت سے یہ بڑھائی ہی
زندگی سخت سے حیائی ہی
اوسکے جور و جفا سے بیہم
نہوئے کامیاب مرتے دم
کیا کہون دوستو حکایتِ غم
وان وہی نازِ خودنمائی ہی

جسطرح سے کہ پرِ کاہ کو اوڑتی ہی صبا
ہوگیا زلفِ گرہ گیر کا سودا ہمکو
پاؤن پڑ پڑ کے لیے جاتے ہین صحرا ہمکو
زورِ وحشت نے دکھایا ہی تماشا ہمکو
سنبلِ تر کی قسم زلفِ چلیپا کی قسم
دلِ نالان کی قسم بلبلِ شیدا کی قسم
غمِ مجنون کی قسم عشوۂ لیلی کی قسم

مثال معشر شعر

مرگ نے دیر کیون لگائی ہی
اپنے طالع کی نارسائی ہی
کوفت سے جان لب پہ آئی ہی
نہوا شوق اپنے دل سے کم
اوس دہن نے دکھائی راہِ عدم
اوسکے کوچے مین مثلِ نقشِ قدم

رنگ چہرے کا اوڑ لے لیے جاتا ہی مجھے
طوق و زنجیر سے بس اُنس ہی زیبا ہمکو
کبھی ہنستے ہین کہ اوس گل نے رلایا ہمکو
آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہمکو
شورِ محشر کی قسم قامتِ رعنا کی قسم
چشمِ جادو کی قسم نرگسِ شہلا کی قسم
حسنِ یوسف کی قسم عشقِ زلیخا کی قسم
نہ اوسے پاسِ آشنائی ہی
عمر جینے سے تنگ آئی ہی
ورنہ مرنے مین کیا برائی ہی
ہمنے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہی
بوسۂ لعلِ لب سے وائے ستم
آبِ حیوان تھا اپنے حق مین سم
ہوگئے خاک سے برابر ہم

فائدہ واضح ہو کہ شعراے متاخرین اکثر اقسام مسمط مسدس و مثمن وغیرہ کو بطور ترجیع بند و ترکیب بند کے استعمال کرتے ہین اور مخمس مین اکثر غزل کسی کی تضمین کرتے ہین

مثال مسدس ترکیب بند امانت شعر

غرقِ بحرِ غم و اندوہ مین دل آہ نہو
دل مگر زہرہ جبینون پہ نمائل ہوئے
انتہا سوچ کے وارفتۂ خودکام نہو
سرو کی طرح سے اس باغ مین آزاد رہے
کہ زندگی کی طرف سے جواب ہی دلکو
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو
علاج کیجیے کیا کچھ نہین بن آتی ہی
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو

عشق کے حال سے یارب کوئی آگاہ نہو
حسنِ یوسف بھی نظر آئے تو کچھ چاہ نہو
عشق کے نام سے یارب کوئی بدنام نہو
ابتدا عمر مین الفت کا سر انجام نہو

مثال مسدس ترجیع بند ولہ شعر

نہ دن کو چین نہ راتون کو خواب ہی دلکو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دلکو
اجل بھی ہجر مین صورت نہین دکھاتی ہی
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دلکو

پاؤن اس راہ مین رکھکر کبھی گمراہ نہو
مثلِ ہاروت اسیرِ چہِ بابل ہوئے
خاص مین شورشِ وحشت کی خبر عام نہو
نہ گرفتارِ قدِ غیرتِ شمشاد رہے
فراق مین یہ غمِ بے حساب ہی دلکو
خیالِ یار مین کیا اضطراب ہی دلکو
جدائی اوسکی خدایا بہت ستاتی ہی
نہ یار آتا ہی مجھ تک نہ جان جاتی ہی
کبھی ایک مصرع بطور ترکیب بند اور ایک ترجیع بند ہوتا ہی نظیر شعر

دنیا مین کوئی خاص نہ کوئی عام رہیگا
شادی نہ غم گردش ایام رہیگا
یہ چرخ جو کہاتا ہی پڑا گنبد ازرق
سب ٹھاٹھ یہ اک آن مین ہوجائیگا ہو حق

مخمس مائل التضمین غزل عشرت

جو جاؤن جاؤن کا اوسکو سبق ابھی سے ہی
دماغ دوستو اپنے جو کجکلاہ کا ہی
گیا نہین وہ ارادہ ہی سیر ماہ کا ہی

سے صاحب نعمت ہو ورنہ ناکام رہیگا
سے نعیش نہ دکھہ درد نہ آرام رہیگا
یہ چاند یہ سورج یہ ستارے ہین معلق
آغاز کسی شی کا نہ انجام رہیگا
غم فراق سے جو سینہ شق ابھی سے ہی
شب فراق مین دلبر قلق ابھی سے ہی
نہ جور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہی
یہ نازکی کہ جبین پر عرق ابھی سے ہی

زردار نہ نادار نہ بدانجام رہیگا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا
لوح و قلم و عرش برین ثابت و مطلق
آخر وہی اللہ کا اک نام رہیگا
سپید چہرہ برنگ افق ابھی سے ہی
سحر ہی دور مرا رنگ فق ابھی سے ہی
ہراس دل مین سمایا ہوا جو راہ کا ہی

مستزاد اصل مین ایک جز و زن رباعی کا بعد ہر مصرع رباعی کے لانا ہی اور خوبی مستزاد کی یہ ہی کہ مضمون شعر کا اوس فقرے پر منحصر نہو اس صورت مین اوسکو مستزاد عارض کہتے ہین اور اگر معنی فقرے پر منحصر ہون اوسکو مستزاد لازم جیسے **رباعی لمولف** + شعر

ہی جیسے مر تجھسے جدائی پیارے + ہی حال تباہ | غم سے ہی جان لب پہ آئی پیارے + انا للہ | ای کاش جو جانتا یہ مین پہلے سے + ہوگا یہ حال
کرتا ہرگز نہ آشنائی پیارے + خالق ہی گواہ | اور متاخرین نے غزل کو بھی مستزاد کیا ہی جیسے + جرأت **شعر**

جادو ہی نگہ چھپ ہی غضب قہر ہی مکھڑا اور قد ہی قیامت | غارتگر دین وہ بت کافر ہی سراپا + اللہ کی قدرت
ہین بال بھی بکھرے ہوئے مکھڑے پہ دھوان دھار جون شعلے پہ ہو دود | اور رنگ رخ یار ہی گویا کہ بھبوکا + اور اسپہ ملاحت

کبھی صرف مصرع دوم مین فقرہ مستزاد لاتے ہین + جیسے **مستزاد**

جس باغ مین وہ سرو گل اندام نہین ہی
جس بزم مین وہ شمع دلارام نہین ہی + ویرانہ ہی گویا | پروانہ کو گر آتش جانسوز جلائے + عاشق کا تو جلنے
کے سوا کام نہین ہی + پروانہ ہی گویا +

کبھی کبھی فقرے مستزاد لاتے ہین جیسے + سراج **شعر**

تجھہ زلف کی یہ باس گئی جیسے ختن مین + نافہ ہی آہو پر مشک خطا ہے | ہر غنچہ دل تنگ ہوا پھول چمن مین + ای شوخ سمن بو تجھہ مکھ کی ہوا سے +

کبھی مصرع غزل مین قافیہ نہین بھی لاتے بصرف قافیہ فقرہ مستزاد پر کفایت کرتے ہین + ظفر **شعر**

ہی یہی میری غذا | تو ہی معشوق تجھے غم سے سرکار نہین + کھائے غم تیری بلا | لیکن عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہین +
ہمین پہچانتے ہو | کہو ہم ہین وہی جانباز جنہین جانتے ہو + کرتے ہین جان فدا | طلب بوسہ پہ اتنا تو برا مانتے ہو

واضح ہو کہ اقسام نظم یہی تین ۳ جو مذکور ہوئے آیندہ اکثر نظم اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی اگر تعریف ذات باری ہی تو حمد اور تعریف پیغمبر مین ہی تو نعت اور تعریف بادشاہ و امرا کو مدح اور صفت اصحاب و اہل بیت کو منقبت کہتے ہین جسمین مذمت کسی کی ہو اوسکو ہجو کہتے ہین اور جسمین معشوق سے بیزاری اور عاشق کی نئے پروائی کا مضمون اور دوسرے معشوق سے دل لگانے کی چھیڑ لکھین اوسکو واسوخت کہتے ہین اکثر ترکیب بند مسدس یا مخمس ہوتا ہی اور ذکر شہادت سید الشہدا اور واقعہ کربلا اگر قصیدے کے طور پر ہو اوسکو مجرا اور سلام کہتے ہین

اور مطلع مین بھی لفظ مجرا اور سلام کا لاتے ہین اگر مستزاد ہو تو اکثر اوسکو نوحہ کہتے ہین اگر مسدس یا مثمن خواہ ترجیع بند یا ترکیب بند ہو اوسکو مرثیہ اور جو کلام شکایت انقلاب زمانہ مین ہو اوسکو شہر آشوب کہتے ہین اور جسمین سنہ کسی امر کے نکلتے ہون اوسکو تاریخ کہتے ہین **اقسام نثر** واضح ہو کہ نثر تین قسم ہی مسجع مرجز عاری **مسجع** وہ ہی کہ جسمین کلمات اور آخر فقرتین مقفی ہون جیسے سبزے پر شبنم کے قطرے اسطرح نمودار جیسے زمرد کی تختی پر ہیرے کے ٹکڑے جڑے ہون اور ہر شاخ پر بیلے چنبیلی کی کلیون سے وہ بہار جیسے سبز پری کے گلے مین پھولون کے ہار پڑے ہون اور اقسام سجع بابدوم مین مذکور ہوئے **مرجز** وہ نثر کہ کلمات دونون فقرون کے سب ہموزن ہون مقفی نہون جیسے قامت موزون کے روبرو سرو روان ناچیز ہی اور کاکل پیچان کے سامنے مشک ختن بے قدر ہی + نثر مرجز قلیل الاستعمال ہی **عاری** وہ کہ مسجع و مرجز کے شرائط اوسمین نہون لیکن سلاست و فصاحت الفاظ و متانت و بلاغت معنی رکھتی ہو اور واضح ہو کہ یہ تینون قسم تین قسم ہین سلیس و دقیق و رنگین سلیس وہ کہ الفاظ مروج اور مانوس الاستعمال ہون دقیق وہ کہ متانت اور دقت زیادہ ہو اور مضمون تامل سے مفہوم ہو خواہ دقت لفظی ہو یا معنوی یا لغوی یا اصطلاحی یا تخییلی یا استعارات مشکلہ ہون رنگین وہ کہ تلازم اور مناسبات اوسمین مثل تلازم باغ مین گل و بلبل و غنچہ و شگوفہ و شاخ و باد وغیرہ لکھنا اور پھر تینون تین قسم ہین عالمانہ شاعرانہ منشیانہ عالمانہ وہ کہ دقائق لفظی و معنوی از قسم لغات و استعارات کے ہون شاعرانہ وہ جسمین تشبیہات و تمثیلات و تخییلات ہون منشیانہ وہ جسمین ادائے مطلب موجب محاورہ روزمرہ کے مع شستگی و رنگی تقریر کے ہو

خاتمہ عیوب کلام مین

تنافر الکلمات یعنی لانا حروف قریب المخارج کا کلمات مین کہ تلفظ مین کراہت معلوم ہو **شعر** جب کمان و تیر رہے وہ ہاتھ مین + اک شش سے شیر سو کرے شکار + مصرع دوم کے الفاظ ثقیل ہین **دوم** اثقال اور وہ آنا ایک حرف کا آخر کلمہ اول اور اول کلمہ آخر مین ہی جیسے نفع علم ایسی جگہہ واسطے رفع ثقل کے نفع العلم لکھنا چاہیے **سوم** واقع ہونا حروف مشدد الآخر کا بلا اضافت و عطف کے جیسے فلان کس محد ہی و رضد کرتا ہی **چہارم** تتابع یعنی توالی اضافات جیسے **شعر**

لوٹ دیتی ہی صف عشاق کی اک آن مین ۔ جنبش ابروے شوخ دشمن جان حزین

پنجم ضعف تالیف لانا ترکیب کلام کا خلاف استعمال فصحا کے **مصرع** دلبر نے مہر جان عاشق ناشاد سوز ۔ لفظ جان و سوز مین فصل ہونا ضعف تالیف ہی **ششم** غرابت استعمال ایسے لغات کا کلام مین ہی کہ غیر مروج اور اکثر اشخاص اوس سے واقف نہون اور حاجت کتاب لغت کی ہو جیسے جیسے ملماس بمعنی قلم و سرحان بجاے گرگ یا کلمہ غیر مانوس الاستعمال لانا جیسے خدا کو بجاے کریم سخی یا ناطق لکھنا یا بجاے سرمہ لگانے کے سرمہ دینا **ہفتم** مخالفت لانا ایسے لفظ کا جو قیاس لغوی یا قاعدہ صرف کے خلاف ہو جیسے نسیم **شعر** مصئون وہ قضا سے مقدر ہی + اوس ہستی کا نام امر نگر ہی + لفظ مصئون غلط ہی مصون بلا ہمزہ صحیح ہی اور فک اضافت یا زیادہ آنا اضافت کا جیسے + امانت **شعر**

ایسے راضی ہو تو قرآن اوٹھالاؤن مین + رکھہ تو اوی مصحف و ہاتھہ قسم کھاؤن مین + لفظ مصحف مین اضافت غلط واقع ہی
اور سقاط عین مبلے غیر ہائے مختفی وحائے حطی وغیرہ ایسی داخل ہی آزاد شعر ہو کے خاک عالم مین تیرے کشتگان پھر لگے
مصر مین جیسے غبار کاروان پھرنے لگے + ولہ شعر تجھکو چاہا تو ہمین تونے ستایا سچ ہی + حاصل ہوتی ہی بدی دہر مین
نیکی کے بدلے ہشتم اخلال یعنی چھوڑ دینا کسی لفظ یا حرف کا کلام سے کہ معنی بدون اوسکے تمام ہون یا زیادہ لانا
کسی حرف کا کہ معنی مین خلل ڈالے جیسے حکیم تصدق حسین خان شعر ہو گئے تم اگرچہ سودائی + دور پونہچے کی اکی رسوائی +
نہم تکلف کہ الفاظ مصنوعی غیر جائز لائین یعنی جو الفاظ استعمال فصحا مین نہین اپنی طبیعت سے ایجاد کرکے لکھین جیسے
ملبب بجائے لبالب اور مترش بجائے تراشیدہ دہم تکرار کہ ایک لفظ معنی واحد پر چند جگہہ لائین جیسے شعر کامیابی مری
کچھہ آسمان کو رشک ہی + اس سبب مجھپر ستم کرتا ہی ہر دم آسمان + مصرع اول مین آسمان فضول ہی یازدہم تخلیع
وزن نامطبوع و ناخوش و ارکان ثقیل مین شعر لکھنا دوازدہم تضمین ایسا شعر لکھنا کہ مضمون اوسکا منحصر شعر دوم پر ہو
جیسے قطعہ بند اشعار پس یہ سابق مین عیب تھا اب اکثر شعرا کے کلام مین قطعات پائے جاتے ہین سیزدہم ابتذال
یعنی الفاظ عامہ کہ خواص اوسکے استعمال سے احتراز کرتے ہین کلام مین لانا جیسے شعر آب حیات ہی ہی وہ کہتا ہی گی
نمبلی + زاہد کی پارسائی کو مارین ہین لمندھیر + یا وہ کلام کہ اشتباہ معنی مبتذل کا رکھتا ہو لا اعلم شعر وہ گرم گرم آکے
جو میرے چلا گیا + مین کیا کہون کہ یار و مجھے غش سا آگیا چہاردہم تغییر یعنی لفظ کو بصورت دیگر استعمال کرین جیسے
آتش مصرع درد وربان سے المضاف ہوا + لفظ المضاعف کے بجائے المضاف لکھا پانزدہم حشو اور صرف
حشو قبیح داخل عیوب ہی جیسے مصرع جفا معشوق اور محبوب کی سہتے ہین سب عاشق + بعض الفاظ مین حشو استعمال
فصحا مین داخل ہی جیسے مکتب خانہ حرم گاہ وغیرہ شانزدہم تناقض کہ کلام مین ایک معنی خلاف دوسرے معنی کے لکھین
جیسے کسی کی صفت مین ستمگر اور باوفا دونون لفظ لکھین حالانکہ ستمگر باوفا نہوگا ہفدہم لکھنا ایسی صفت کا
کسی چیز کے واسطے جو اوسمین نہو جیسے شراب شیرین ہشتدہم تعقید اور یہ دو قسم ہی لفظی اور معنوی اگر بسبب تقدیم تاخیر
الفاظ کے کلام غیر ظاہر الدلالہ مراد قائل پر ہو وہ تعقید لفظی ہی جیسے سودا شعر بارسے آب وان عکس ہجوم گل کے +
لوٹے ہی سبزسے یہ ازبسکہ ہوا ہی بیکل + اصل عبارت یون ہی کہ عکس ہجوم گل کے بار سے آب وان لوٹے ہی تعقید لفظی
جب مخل فہم معنی ہو تو عیب ہی تعقید معنوی یا اغلاق وہ کہ معنی کلام کے بعید الفہم ہون بسبب کثرت لوازم وغیرہ کے
مومن شعر یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا + ہم الزام اوسکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا + معنی یہ کہ معشوق سے
جو شکایت نہ ملنے کی تو اوسنے عذر کیا کہ مین تمھارے جذب دل کا امتحان کرتا ہون اوسکو یہ عذر خوب نکل آیا
پس یہ اپنے ہی جذب دل کا قصور ہی اوسکو الزام نہین لا اعلم شعر تصویر یار ہے نکیرین پاس ہی + رکھہ دینا میری
قبر مین شیشہ گلاب کا + مطلب یہ کہ جب نکیرین مجھسے حال عشق کا پوچھین گے اور اونکو میں تصویر معشوق کی

دکھلاؤن گا وہ غش کر جائینگے اونکے ہوش میں لانے کے لیے شیشۂ گلاب میری قبر میں رکھدینا بس شعر اول کہ جسمین
اخلاق کم اور طبیعت عشاق کی او سکے مضمون کو سمجھ سکتی ہی معیوب نہین اور شعر دوم کا مضمون از قسم معما داخل عیب ہی نوع دوم
سرقہ وہ ہی کہ دوسرے شاعر کا کلام چرا لیا جائے خواہ صرف الفاظ خواہ معانی خواہ دونون اور واضح ہو کہ اگر دو شاعر
کسی شخص کو سخاوت یا شجاعت مین تعریف کرین یا ہجو کرین تو یہ سرقہ نہین ہی البتہ تشبیہ و استعارہ و کنایہ وغیرہ
اگر موافق ہون تو البتہ سرقہ ہی سوائے بعض تشبیہات و استعارات مشہورہ کے مثل تشبیہ شجاع کی شیر اور رستم
کے ساتھہ اور سخی کی دریا وغیرہ اور رخسار معشوق کی گل کے ساتھہ اور قد کی سرو کے ساتھہ اور سرقہ تب ہی کہلائے گا
کہ ایک شاعر کلام شاعر دیگر پر واقف ہو ورنہ توارد ہوگا اور سرقہ دو قسم ہی ظاہر اور غیر ظاہر سرقہ ظاہر تین قسم ہی
انتحال جسکو نسخ بھی کہتے ہین اغارہ جسکو مسخ بھی کہتے ہین اور سلخ انتحال و نسخ وہ کہ کوئی شعر بالکل مع الفاظ
و معنی اپنے نام کر لیا جائے خواہ ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کر دینا بلا تفاوت جیسے لا اعلم شعر
بہانۂ سیر جام یار میگذرد + نسیم ہمچو خدنگ از کنار میگذرد + سودا شعر بہانے سیر جام یار گذرے ہی + نسیم تیر سی
بہ چھاتی کے پار گذرے ہی + لا اعلم شعر آلودہ قطرات عرق دیدہ جبین را + اختر ز فلک می نگرد روئے زمین را +
سودا شعر آلودہ قطرات عرق دیکھہ جبین کو + اختر پڑے جھانکین ہین فلک پر سے زمین کو + مسخ وہ کہ معنی مع بعض
الفاظ کے لیے جائین اور بعض الفاظ تبدیل کر دے جائین جیسے محمد یار بیگ سائل شعر شاخ کو کوئی ہلا دے
تو ثمر جھڑتے ہین + اپنی ہر جنبش مژگان سے گہر جھڑتے ہین + رنگین شعر یون سرشک مژہ اب شام و سحر جھڑتے ہین +
شاخ پر میوہ سے جسطرح ثمر جھڑتے ہین + ذوق شعر ہم اور غیر دونون یکجا ہم نہونگے + ہم ہونگے وہ نہونگے وہ
ہونگے ہم نہونگے + آزاد شعر اغیار تیرے گھر مین اور ہم ہم نہونگے + یا آج وہ نہونگے یا آج ہم نہونگے + سلخ وہ کہ معنی
بالکل لے لین اور الفاظ بالکل تبدیل کر دین + جرأت شعر مر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہی + سبھون سے کہتا
پوچھتا ہی کسنے اسکو مار ڈالا ہی + لا اعلم شعر مجھے قتل کرکے رقیبون سے پوچھا + یہ کسکا پڑا یان پہ تازہ لہو ہی + کسی نے
جسکا وہ سر پڑا ہی + کہا کیا مری بھول جانے کی خو ہی + سرقہ غیر ظاہر وہ ہی کہ معنی کو قلب کر دین یا اور پیرایے مین
ادا کرین اور التباس الفاظ مین بھی کم ہو واضح ہو کہ محمد بن عیش نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ اوستادون نے
دس عیب بسبب وزن اور درستی قافیہ کے واسطے شعر مین جائز رکھے ہین وصل قطع تخفیف تشدید قصر مد اسکان
تحریک منع صرف صرف منع وصل زیادہ کر دینا کسی حرف کا لفظ مین جیسے الف ابا و انالے و ابر مین اور بائے
موحدہ بکردار بسان وغیرہ مین اور رواد برو منید تنومند وغیرہ مین اور ہائے ہوز جیسے شعر مین سودا کے شعر
سجود سے ترے بہرہ ور ہون اہل زمین + مدہے رکوع مین تا قامت سپہر دوتاہ + اور قطع کوئی حرف حروف
اصلی لفظ مین سے ساقط کر دینا + سودا شعر کسطرح شہر کا نہو یہ حال + شیدی کافور سا جو ہو کتوال + ولہ شعر

پتنگ جیسے لیدہی یہ بوہی جون لتاپ — بدمین یہ کہ ابلبل او جڑا کرے ہزار — تخفیف حرف مشدد کو مخفف لانا جیسے لفظ تنور و غم و ممت وغیرہ کہ مشدد الاصل ہین اکثر مخفف استعمال کرتے ہین تشدید یعنی مخفف کو مشدد لانا جیسے زرّ و پرّ وغیرہ اکثر مشدد آیا ہی قصر الف ممدودہ کا مقصورہ لانا سوا شعر — کہا اوس سے کہ بھر سکے آفتابہ محل کے جا ضرور مین رکھوا — مد مقصورہ کو ممدودہ لانا جیسے آستر و آبرہ اسکان حرف متحرک کو ساکن کردینا امانت شعر شدت جوش جنون پاکے مری نس نس مین + فصدین کھاوئین مری دست کے لہو کی قسمین لفظ قسم کہ بفتح سین ہی قسمین بسکون سین لکھا علی ہذا القیاس اکثر تحریک حرف ساکن کو متحرک کردینا یہ بھی اکثر دیکھنے مین آیا ہی

قطعات تاریخ تالیف کتاب لمؤلفہ

رسالہ جبکہ یہ پونہچا باتمام
کہا کہ ہی یہ معیار البلاغت ۱۸۶۶ء
حاصل ہوئے سبھونکو افاضات وافیہ

ایضاً منہ

مصرع تاریخ ہاتف نے کہا
ہو چکا ختم یہ رسالہ جب
آئی آواز غیب سے فی الحال

ہوئی تالیف سے تب مجکو فرصت

ولہ

آئی ندا یہ غیب سے تاریخ کے لیے
مجکو ان اوراق کی تالیف سے
واہ معیار بلاغت ہی عجیب ۱۸۶۶
شائق اسکا ہوا ہر اہل کمال
عیسوی ہجری معنوی صوری

جو پوچھی دل سے مین نے اسکی تاریخ
جب لکھ گیا رسالہ یہ اردو زبان مین
اردو مین یہ کہا ہی عروض و رقافیہ ۱۸۶۶ء
جب ہوئی فرصت بفضل رب نصیب

ایضاً منہ

فکر تاریخ مین سنے کی جب سحر
اکہار آٹھ سو چھیاسٹھ سال ۱۲۸۲ھ

از خلاق مضامین سحر و جناب لالہ ابنکا پرشاد صاحب … متخلص بجوہر

رسالہ سحر نے لکھا یہ جسدم
کہ این جس مین مضامین غرائب
کہ معیار البلاغت ہی عجائب ۱۸۶۶ء
لکھی تاریخ جوہر نے اوسیدم

از سر دفتر نازک خیالان خلف الرشید بخشی چھیدی لال صاحب رئیس سہسوان

جب عروض و قافیہ مین یہ کتاب
میرے مشفق سحر نے تالیف کی
خوب ہی یہ سحر سازی سحر کی ۱۲۸۲ھ
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ شہر محرم ۱۲۸۳ ہجری باہتمام سید … غفران محمد عبد الرحمن سے مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپا

اشتہار

یہ کتاب بفرمائش مصنف مطبع نظامی مین چھپی اور حق تصنیف مصنف زاد حشمتہ نے
مہتمم مطبع کو بخشا لہذا التماس یہ ہی کہ بدون اجازت مصنف و مہتمم مطبع کے کوئی اہل مطبع
قصد طبع اس کتاب کا نفرماوین کہ موجب ملال مصنف و مہتمم کا ہوگا اور تردد مواخذہ نقصان کا پیش آویگا

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن خان

العبد
[illegible] بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

فائدہ ناظرین پر واضح ہو کہ صفحہ ۲۲ کے حاشیے پر صرف تین بحر ہزج رجز رمل کے معنی لغوی و وجہ تسمیہ لکھکر باقی بحور کے رہ گئے لہذا یہان بیان اونکا ہوتا ہی منسرح بمعنی آسان چونکہ اس بحر مین اسباب مقدم ہین اوتاد پر بدین جہت آسان پڑھی جاتی ہی مضارع بمعنی مشابہ اور یہ بحر ہزج سے مشابہ ہی کیونکہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور بقول بعض بحر منسرح سے مشابہ ہی اس امر مین کہ دونون مین جزو دوم وتد مفروق ہی جزو دوم مضارع کا فاع لاتن ہی مشتمل بر فاع اور جزو دوم منسرح کا مفعولات مشتمل بر لات مقتضب بضم تا بمعنی بریدہ یہ بحر منسرح سے قطع کی گئی ہی کیونکہ ارکان دونون کے ایک ہین صرف ترتیب مین اختلاف ہی مجتث مشتق از اجتثاث بمعنی از بیخ بر کندن اس بحر کے مسدس کو خفیف سے نکالا ہی کیونکہ الفاظ دونون کے ایک ہین یعنی مجتث مین مستفعلن مقدم دونون فاعلاتن پر خفیف مین درمیان سریع چونکہ اس بحر مین بہ نسبت اوتاد کے اسباب زیادہ ہین اس سبب جلد پڑھی جاتی ہی خفیف یہ بحر بسبب زیادت اسباب کے سبک ہی طویل واضع علم عروض نے بعض بحور مسدس وضع کی ہین اور بعض جو مثمن مجزو بھی آتی ہین یعنی ایک رکن ہر مصرعہ سے دور کیا جاتا ہی بخلاف اس بحر کے کہ مثمن وضع کی اور مجزو نہین آتی مدید بمعنی کشیدہ یہ بحر بحر طویل سے کھینچکر نکالی گئی ہی کہ اوسکے ارکان سباعی کے دو طرف دو سبب بچھے ہوئے ہین بسیط بچھا ہوا اسکے رکن سباعی کی ابتدا مین دو سبب بچھے ہوئے ہین یا یہ کہ اوسکے ارکان کے ابتدا مین سبب بچھے ہوئے ہین وافر اس بحر مین حرکات بہت ہین چنانچہ ہر رکن مین پانچ متحرک یا یہ کہ اس بحر مین اشعار عرب بہت ہین کامل یہ بحر جیسے دائرے مین وضع ہوئی ہی ویسی ہی تمام و کمال مستعمل ہی متقارب بمعنی نزدیک کیونکہ اوتاد اور اسباب اسکے باہم نزدیک ہین متدارک بمعنی دریافتہ و پیوستہ اس بحر کے اسباب اوتاد سے ملے ہین اور یا یہ کہ یہ بحر ایجاد ابو الحسن اخفش ہی اور شامل ہو گئی بحور خلیل مین قریب یہ بحر مضارع سے قربت رکھتی ہی یا یہ کہ بعد خلیل کے مولانا یوسف نیشاپوری نے وضع کی مشاکل یہ بحر بحر قریب سے مشاکلت رکھتی ہی کیونکہ ارکان دونون کے ایک ہین اسمین فاعلاتن دونون مفاعیلن پر مقدم ہی قریب مین جدید یا غریب کیونکہ یہ تازہ ہی بعد خلیل و ابو الحسن کے

ضمیمہ اغلاط معیار البلاغت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	شیر کی جولن پر	جیوان کی شیر پر
//	۱۶	شیر کی شجاع پر	انسان کی ضاحک پر
۴	۱	رہتی اور بلندی	رہتی اور بلندی و تشبیہ بلیغ
۵	۴	حسی یا عقلی	حسی یا عقلی ہوتی ہین
//	۱۶	مذکور ہون نسیم	مذکور ہون جیسے نرگس سے مراد بمعنی چشم استعارۂ مرشحہ وہ جسمین صرف مناسبات مستعار منہ کے ذکر کیے جاوین نسیم
//	۲۰	بکھرنے والی	گرد بکھرنے والی
//	۲۳	سبب کو بجائے مسبب	مسبب کو بجائے سبب
//	۲۵	مسبب کو بجائے سبب	سبب کو بجائے مسبب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱۱	وصل	وصال
//	۱۹	مالا	بالا
۹	۲، ۳ و ۴	طرز اس صنعت کا یہ ہی کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت مین چند چیز کو درج کرے اور دوسرے مصرع مین چند لفظ لاوے کہ ہر ایک کی تطبیق مناسب اونکے ہو جائے چنانچہ شعر تیری محفل مین زہرہ و کیوان اک دعا گو دوم نہی منکر	طرز اس صنعت کا یہ ہی کہ شاعر اول مصرع مین چند چیز لاوے اور پھر مصرع دوم مین چند چیزین متعلق چیزون سابق کے کرے اور پھر مصرع سوم مین ان چیزونکو جو مصرع دوم مین بیان کی ہین تکرار و سے علی ہذا القیاس چوتھے پانچویں وغیرہ مصاریع مین جیسے نظم مین مجمل ستلج و لیے ترے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۰	تقسیم مسلسل و تجرید بعد صنعت تفریق کے	بعد صنعت جمع مع تفریق و تقسیم کے
۱۰	۱۵	بو دی کہ من کردہ ام دعا و ثناؤ	بو دی کہ من کردہ ام دعا و ثنا سے
//	۱۸	تجاہل العارف یا تجاہل عارف	تجاہل المعارف یا تجاہل عارف
۱۱	۶	زیب و زینت حشو ہی	زینت حشو ہی
۱۲	۱۲	لوسے	ٹوٹی
//	۱۳	ثبوت ما بقی	ثبوت یا نفی
//	۲۲	اردو پیا پیا جب	اردو پیا پیا جیسا
۱۴	۵	کسے دو قسم	کسے قسم
۱۴	۲۴	اہل کلام اور جب	اہل کلام اسکے اجزا متقارب مستوی ہین اور جب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱	اسکے اجزا مقلوب مستوی مین کبھی تمام	کبھی تمام
〃	۱۹	اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع اول کے سوم کے اول مین	اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع سوم کے اول مین
۱۶	۳	مورجسکا	مورجس جا
〃	۶	حذف فاالف مین لفظ ایک عبدالعزیز	حذف الفاظین عبدالعزیز
〃	۹	باتعطیل	یا تعطیل
۱۷	۱	دونون متفق	دونون مین متفق
〃	۲۲	مثال دوم یہ چار من	مثال اول یہ پہلی
۱۹	۵	۳	۴
〃	۶	۴	۸
〃	۸	شار کرکے	شمار کرسکے
〃	۲۱	عبث ہو وہ مجھسے	خفا ہو وہ مجھسے
۲۰	[illegible]	عنبر	عبہر
〃	۵	متقدمے اور فصل پر	مستندے اور فصل پر
۲۳	۸	مضارع مین چار مفاعیلن فاعلاتن سے	مضارع مین چار مفاعیلن فاع لاتن سے
〃	۱۱	موجسد	موحد
۲۵	۲۰	عبارت	عبارت ہی
۲۶	۹	تین حالت مین	تین حالت
۲۷	۱۰و۹	خسدم	خدم
〃	۱۹	عقص جستماع	عقص عبارت اجتماع
۲۸	۱۱	مجوب	مجحوف
۲۹	۲۵	اگر عروض و ضرب مین واقع ہو	اگر آخر مصرع مین واقع ہو
۳۰	۱۸	روانہ مرے گھر سے جب ہوا صنم ستم ہوا ستم ہوا ستم	روانہ میرے گھر سے جب صنم ہوا ستم ہوا ستم ہوا ستم ہوا
〃	۲۵	مرا	میرا
۳۱	۲۰	بسکون مین	بسکون مین شعر گرا دیکھا سرے مدفن پہ تکبیر کے ہاتھ چوم لون او من ت رعنا کے کفن جیسے ہاتھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۷	تجھپری شیدا	تجھپر شیدا
۳۳	۱۵	اپنے گھر نجا	اپنے نہ گھر جا
۳۴	۳	کیا ہی جیسے بحر	کیا ہی عوام ہند اسکو بحر طویل کہتے ہین جیسے بحر
〃	۱۶	گردش ایام سوسو کوس	گردش ایام سوسو کوس اس غزل کے آیندہ شعرون مین عروض سالم آیا ہی
〃	۲۵	مفاعیلن فاعلاتن دو بار	مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار
۳۵	۱	مستفعلن مستفعلن دو بار	مستفعلن مستفعلن فاعلاتن چہار بار
〃	〃	فاعلات مفاعیلن دو بار	فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن دو بار
〃	۷	مفعول فعلال	مفعول فعلان
〃	۱۳	ناگرہ مزید	مزید ناگرہ
۳۶	۲۲	ساتھہ ہو	ساتھہ نہو
۳۷	۱۹	ردف کا	ردف واو کا
۳۸	۵	اور زوائد	کیونکہ زوائد
۳۹	۴	کہتے ہین	کہتے تھے
۴۰	۱	رور طبیعت	زور طبیعت اور قصد تمام
〃	۷	تمہید کی	تمہید کی ہی
۴۱	۱۴	چار مصراعی	چار مصراعی بھی کہتے ہین
〃	۱۵	ناقص بھی کہتے ہین	ناقص
〃	〃	مین	ہین
۴۲	۳	آنکھہ مین	آنکھون مین
〃	۴	گوہی یہ	گو یہ
〃	۵	ہی یہ	یہ
〃	۱۴ و ۱۵	دونون مصرع اول کے دائرہ	مصرع دوم دائرہ اخرم کا باقی تینون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		اخرم کے اور مصرع سوم و چہارم دائرہ اخرب کے ہین	دائرہ اخرب کے ہین
۴۴	۲	دل سیاہ	دن سیاہ
〃	۱۷	سراسے	سزاسے
۴۷	۲۱	تیمن	ہین
۴۸	۱۱	اوس مین	اوس مین ہون
۵۱	۲	آفتابہ	افتابہ
〃	۱۰	مین یہ کیا ہی	مین ہی یہ کیا ہی
〃	۱۴	معیار البلاغۃ	معیار بلاغت
〃	۱۸	خلف الرشید بخشی چھیدی لال صاحب	جناب منشی پیارے لال صاحب خلف الرشید بخشی چھیدی لال صاحب

تمت